حصہ اول

ترجمہ سفرنامہ یورپ اعلیحضرت شاہ ایران

بیادگار

جلوس مسندنشینی اعلیحضرت فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ ہز ہائینس نواب محمد حامد علیخان بہادر والی رامپور دام ملکہ

جسکو

مولوی ابو الحمید فرخی اوستاد فارسی حضور ممدوح نے سال جلوس ۱۳۱۶ ہجری مین

ترجمہ کرکے تقریب مذکور کی یادگار مین شایع کیا

مطبع گلزار ابراہیم مرادآباد مین باہتمام مولوی محمد ابراہیم پروپرائیٹر طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ سفر فرنگستان کا روزنامہ ہے جسکو سعادت و مبارکی کے ساتھ خداوند تعالی و قادر بے مثال غفور و رحیم چاہے تو بشرط سلامتی مزاج لکھتا ہون۔ طہران سے انزلی تک کو تو ہمنے پہلے گیلان کے سفر مین مفصل لکھا تھا یہان شرح اور تفصیل کی حاجت نہین ہے۔ مگر دار الخلافہ طہران سے نکلنے کی کیفیت کو مع اُن واقعات کے جو انزلی تک پیش آئی ہین انشاء اللہ تعالی لکھتا ہون اُس کے بعد کشتی مین بیٹھنے کے دن سے ہمراہیون کی تفصیل روزنامہ کشتی کے سلسلہ مین لکھی جائیگی حسن توفیق اور امداد الہی سے شنبہ کے روز اکیسوین صفر کو ہم طہران سے فرنگستان کی سیر کے ارادہ پر اُٹھے اب تک ایک پورا سال ہوا کہ فرنگستان کے سفر کا اعلان ہو چکا ہے اور چند روز جو سبب یہی تھا کہ درد سینہ اور زکام شدید عارض ہوا اور میرا حال کچھ اچھا نہ تھا کمال درجہ کا ضعف جسم اور یہ علالت تھی ایسا کہ مینے ہرگز اپنے کو ویسی کسالت مین نہین دیکھا تھا۔ نوکل بخدا ہم باہر نکلے وزیر اعظم وغیرہ موجود تھے

فدا شہر کیطرف روانہ ہوئے اور کوچہ شمس العمارہ کے دروازہ سے بگہی پر سوار ہوئے بڑا مجمع تھا شہر کے اندر اور باہر راہ دہیراہ گہوڑدوڑ کیطرف چلے۔ آج گہوڑدوڑ بھی ہی۔ ہم بالاخانہ پر جا بیٹھے ملتین اور زن و مرد کی بڑی جمعیت حاضر ہوئی تہی کہانا لائے ہمنے بے رغبتی سے قدرے تناول کیا۔ امیر اخور۔ تیمور میرزا۔ حسام الدولہ۔ حاجی آقا اسمعیل اور سب پیش خدمت حاضر تھے۔ آمین حضور جو چند روز ہوئے بیمار تھا آج آیا تھا۔ کہانے کے بعد گہوڑدوڑ کو دیکھا۔ مراد بیگ نائب کے گہوڑوں نے جو خاص طویلہ کے گہوڑوں میں سے ہین اول کی چار جھنڈیان اوٹھالین۔ ایک پہلی جھنڈی محمد جعفر میرزا کی گھوڑی نے بھی اوٹھالی۔ مہدی قلیخان کے اسپ اقبال نے چوتھی بیرق کو آخری دور مین اوٹھالیا۔ گہوڑدوڑ تمام ہونے کے بعد باہر کے ایلچی وداع کے واسطے حضور مین آئے وزیر اعظم اور اوربھی سب تھے۔ پھر گاڑی پر سوار ہو کر ہم قریہ کن کیطرف چلے نئے خیمے جو تمام چار پار کی سنجاف اور زری وغیرہ کی تھی ندی کے کنارہ پر کہڑے کیتے تھے ایک گھنٹہ کے بعد مہد علیا کن مین آئین شاہ کی والدہ کی مینے زیارت کی وہ دورات وہان رہین آندھی بھی تمام دن چلتی تھی۔

چوبیسوین تاریخ کو

ہم کن کے شاہی مکان مین چلے گئے اور اوسی روز سوار ہو کر شکار کیواسطے کن کے آس پاس والے ٹیکرونپر گئے نائب السلطنت اردل مین تھا پیش خدمتون مین سے ادیب الملک اور صنیع الدولہ محمد باقر خان اور حسین خان اور اسد اللہ خان تھے میر شکار نے شہر سے آکر شکار تلاش کر رکھا تھا کہانے سے پہلے مینے ایک دوسالہ پہاڑی بکرا چھرے سے مارا الحمد للہ خوب گذری آرام سی مینے منزل کیطرف مراجعت کی خدا کے فضل سے میرا مزاج نہایت صحت اور سلامتی کی حالت مین ہی اور کسالت بالکل رفع ہوگئی اب الوچہ کی فصل شروع ہی یعنی بہت چہوٹا ہی اور ابھی کہانے کے قابل نہین ہوا ہی بادام او شگوفے بھی غمزانات مین تیار ہونیکو ہین گل زرد اور گل سرخ بھی کہین کہین دکہائی دیتے ہین۔ مہدی قلیخان ایک شب شہر کو جا کر بیماری کیحالت مین واپس آیا۔

روز چہارشنبہ پچیسوین ۲۵ صفر کو

کن کے مکان مین توقف ہوا امین الدولہ غلامحسین خان محقق حکیم معتولوذن وجیہہ اللہ میرزا شہر سے آئے ہین

روز پنجشنبہ چھبیسوین کو

ہم فوری چاپہ کو گئے کھانا وہین تناول کیا پانی بہت بہتا تھا عضد الملک اور چیف فوٹوگرافر اور تمام پیشخدمت حاضر تھے شامیانہ کو گودی مین نصب کیا تھا ہوا نہایت ہی گرم تھی عصر کے وقت مقام کو مراجعت ہوئی۔ انیس الدولہ شہر سے آگیا طبیعت کسلمند ہے۔

جمعہ ستائیسوین ۲۷ صفر

صبح کو ہم کن مین تھے پیشخدمت وغیرہ سے بہت آدمی شہر سے آئے وزیر اعظم بھی آیا ہے آج منیف افندی دولت عثمانی کا ایلچی جو تازہ وارد ہوا ہے چاہیے حضور مین آوے اوسی پہلی چھاونی مین جابہ وار کے حاشیہ کے اور اور خیمے کھڑے کئے ہین ساڑھے چار گھڑی دن رہے ہم خیمے مین گئے وزیر اعظم آیا معتمد الملک بھی حاضر تھا۔ نصرۃ الدولہ۔ معتمد الدولہ واعتضاد السلطنت۔ عماد الدولہ۔ اور لطف اللہ میرزا نے درباری پوشاک مین تلوار تھامی تھی۔ الحمد للہ ہوا نہین چلتی تھی۔ ایلچی آیا دو شخص نائب سفارت بھی اوس کے ہمراہ تھے ناظم افندی شارژ دافر دفتر سفارت بھی اوس کے ساتھ آیا تھا کہ مرخص ہو کر اپنے ملک کو جاوے منیف افندی فرانسیسی زبان جانتا ہے بخصوص فارسی کو خوب بولتا ہے عمر مین متوسط ہے آصف الدولہ آگیا۔

شنبہ اٹھائیسوین ۲۸

صبح کو سوار ہو کر ہم تماشہ سولقان کو گئے راستہ کے بائین طرف نہایت عمدہ جھال ہے۔ ایک جگہ کے

قابل پانی جاری تھا شامیانہ کھڑا کیا ہمنے وہان کھانا کھایا نایب السلطنت اردل مین تھا پیش خدمتان مین سے امین الدولہ ادیب الملک وغیرہ بھی تھے۔

یکشنبہ اونتیسوین

وہ لوگ جو آج شہر سے آئے تھے حسنرو میرزا وقایع نگار حسام الدولہ خاص بلبین کا افسر اور وزیر امور خارجہ جو حالت نقاہت مین شرفیاب حضوری ہوا۔ منیف افندی آج پہر حضور مین آیا۔ جناب آقا اسمعیل مجتہد بہبہانی ملاقات کو آئے تہے۔ خازن الملک وہ آلات جواہر جو ہمراہ لیجانی چاہئے تہے لایا تھا

سہ شنبہ غرہ ربیع الاول

صبح کو شاہزادون وغیرہ مین سے جو لوگ شہر کو آئے تھے سب حضور مین آئے امام جمعہ نے آکر دعای سفر کو پڑہا اصفہان کے امام جمعہ کا بیٹا بھی آیا تھا پانچ راس گھوڑے جو عربستان سے اصطبل خاص کیواسطہ لائے تہے ملاحظہ حضور سے گذرانے۔ پہر ہمنے کرج کیجانب کوچ کیا راستہ مین وزیر اعظم بھی شہر سے آپہنچا ملک سیستان کی اچہی اچہی خبرین رکھتا تھا عرض کین وبیر الملک بھی ایک درانہ قد ترکمانی گہوڑے پر سوار وزیر کے ساتھ آیا تھا نایب السلطنت نے کن کے نزدیک سے مرخص ہوکر شہر کو معاودت کی۔ شاہزادون مین سے جو ہمراہ تھے معتمد الدولہ۔ حسام السلطنت۔ عماد الدولہ اور نصرۃ الدولہ تہا معتمد الدولہ نے تو تھوڑی جا سے رخصت ہوکر شہر کو معاودت کی سیوبکر سلطنت روس کا ایلچی جسکو انزلی تک چلنا چاہئے ہمراہ تھا۔ چار گھڑی دن رہے ہم کرج مین وارد ہوئے اور تنکی جگہ مکان مین ہی صنیع الدولہ ہدیہ فوٹوگرافر اور غلام حسین خان شہر سے آئے تھے حکیم طولزان بھی آج شہر سے آگیا۔ مہدی قلیخان آج شکار کو گیا تہا ایک ہرنی شکار کی ہے۔

چہارشنبہ دوسری ربیع الاول

کو ہمنے کرج سے قاسم آباد کو کوچ کیا پندرہ میل راہ ہے ہوا گرم اور گرد وغبار بہت تھا

مشیرالممالک آج رخصت ہوکر شہر کو گیا حاجب الدولہ انزل تک اردلی مین ہی عضد الملک کل شب کو شہر سے آگیا ناصر الملک بھی شہر سے آیا تھا یہان سے رخصت ہوکر شہر کو گیا لشکر کا بہو چکی انزلی تک دوسری پلٹن سے متعلق ہی ہوک خان اقبال الملک نے کن سے شہر کو مراجعت کی ۔

پنجشنبہ تیسری ربیع الاول

صبح کو گھوڑے پر سوار ہوکر وزیر اعظم اور شاہزادے اور حسن علیخان وزیر فوائد و میرزا قہرمان آمین لشکر وغیرہ بھی ملازم رکاب تھے ۔ محمد تقی خان حاجب الدولہ نے ساٹھ گھوڑے توپخانہ آذربائیجان کے اصطبل کے واسطہ خریدے تھے ملاحظہ حضور سے گذرانے ایک سو سوار لکی ابسرداری حاجی آقا بیگ ملاحظہ سے گذرے تہوڑی دور تک تو ہم وزیر اعظم سے باتین کرتے ہوئے گئے اوسکے بعد گاڑی مین بیٹھے آج کی منزل گلرزان سنگ ہے راستہ کی مسافت نو میل کی ہے صبح کا کہانا ہمنے منزل پر کہایا چہاونی کو ایک نہایت عمدہ باصفا چمن مین قایم کیا تھا سب جگہ ہریالی اور رمنہ ہے صارے اصلان جو شہر سے آیا تہا باریاب ہوا ۔

روز جمعہ چہارم ربیع الاول

صبح کو سوار ہوکر ہم عبد اللہ آباد کیطرف روانہ ہوئے پانچ فرسنگ یعنی پندرہ میل راستہ ہے ہوا گرم اور گرد و غبار بہت تہا ۔ قشلاق کے کہیتون کے آخر مین کہانا کہایا ۔ کہانے سے پہلے بندوق ہاتھہ مین لیکر مین ادہر ادہر پہرا تھا ایک خرگوش اور ایک شیر معہ ایک قطعہ برگل کے شکار کیا آج ڈاکٹر ڈکسن اور مسٹر طامسن نائب سفارت خانہ انگلش کو دیکھا جو فرنگستان کو آتے تہے مین میرزا عیسی وزیر دار الخلافہ اور معاون الملک رخصت ہوکر شہر کو گئے

روز شنبہ پنجم ربیع الاول

آج قزوین مین پہنچنے کا دن ہے ۔ یعنی نہار جرب مین جو شہر کے قریب ہے چہاونی ڈالی ہے

راستہ کی مسافت پندرہ میل ہے ۔ علاقہ علی وغیرہ کے دیہات سے ہم گذرے ۔ صبح کو جب مین سوار ہوا وزیر اعظم سلطنت روس کے ایلچی کو معہ گریبل سترجمہ کے گاڑی پاس لایا تھوڑی دیر باہم گفتگو رہی ۔ ایلخانی سوار تین ہونگے قریب کہڑے تھے ۔ صاحب دیوان جو آذربائیجان سے آیا تھا حضور مین آیا ۔ محمد صادق خان قراباغی نائب ایڈیکانگ اوسکے ساتھ تھا ۔ پھر قزوین کے مقیم بعض شاہزادے مثل اسحق میرزا و سلطان سلیم میرزا و یعقوب میرزا اور علماے قزوین مع اشراف و ممتاز اور سپرنٹنڈنٹ اور شہر کے جج دہری وغیرہ الیخانی حاکم قزوین کے واسطہ سے دستہ دستہ حضور مین ممتاز ہوتے ۔ کہانا اس راستہ مین کہایا گیا کہانے کے بعد تیز ہوا چلنے لگی ۔ آمین لشکر جو پیچھے رہگیا تہا ڈاک پہنچکر لشکر سے آملا ۔ ایک سوار و نکار رسالہ کی سرداری اسد خان قراباغی جو غلامان خانہ زاد سے ہین صاحب دیوان کے ساتھ آذربائیجان سے آیا ہے کہ طہران مین جاکر جائزہ دین اسد خان کا بیٹا جو سوار و نکار افسر ہے اچہا جوان ہے بہرحال شہر کے قریب ہم گھوڑے پر سوار ہوکر وزیر اعظم سے باتین کرتے ہوے لشکر مین وارد ہوے وزیر اعظم رخصت ہوکر شہر کو گیا تند اور سرد ہوا چلتی تھی شب گذشتہ کو مین بہت کم سویا تھا آج کی شب مینے بہت سویرے استراحت کیطرف میل کیا ۔

روز یکشنبہ چھٹی ربیع الاول

آجکی منزل آقابابا ہے ۔ صبح کو لشدت مینہ برستا تھا اور باوجود اس کے کہ دیر تک برس چکا تھا مگر پھر برسے ہی جاتا تھا ۔ یہ مینہ قزوین کے واسطہ بہت نافع ہے ۔ الیخانی میرزا بزرگ حکیم مرحوم کے چچا میرزا ابوتراب کو حضور مین لایا نہایت عمر رسیدہ ہے ۔ پھر سوار ہوکر وزیر اعظم سے باتین کرتے ہوے شہر کے کنارہ سے گذر کر ہم آقابابا کے راستہ پر پہونچے ۔ ظہیر الملک یہان سے رخصت ہوکر شہر کو گیا آجکی ہوا سب دنون کے خلاف اچھی تھی خنک اور ملایم نسیم آتی تھی ۔ صحرا سراسر پھول اور سبزہ سے قزوین کے باغات مین ایک قسم گل ورک کے دیکھے گئے نہایت خوب اور عجیب گل زرد رنگ کے مشابہ مینے کہا کہ اوسکی جڑ و تخم اور بیخ لا دین تو طہران مین بو دین ۔ کہانا ہمنے شیخ الاسلام مرحوم

گانو محمود آباد کے پہلو مین تناول کیا ہوا ٹھنڈی چلتی تھی کھانا گاڑی مین ہی کھایا گیا پیش خدمتون سے مشکوٰۃ الملک وغیرہ بھی چار گھڑی دن رہے ہم منزل پر پہنچے ۔ ہوا بہت سرد اور تیز چلتی تھی ۔ ہوا کی ایسی شدت تھی کہ کل قنات اور خیمونکو گرا دیا ۔ صبح تک برابر چلتی تھی کسیکو قدرت باہر نکلنے کی نہتی ۔ اور سردی کی شدت سے سب لوگ ٹھٹھرے ہوئے اور کام سے رہگئے تھے ۔

روز دوشنبہ ساتوین ربیع الاول

کو خرزان جانا چاہیے مگر ہوا اور سردی اسقدر تھی کہ ہرگز کڑی سر کڑے جاڑے مین بلکہ کسی فصل مین دیکھی اور سنی نہین گئی راستہ مین سے چھ میل تک تو ہم گاڑی مین سوار ہوئے ۔ بعد کو چونکہ گاڑی کا راستہ خراب تھا گھوڑے پر سوار ہوکر گاڑیونکو پھیر دیا ۔ صحرا آج تمام سبزہ اور پھول ہی تھا مگر جاڑا کسیطرح نہین چھوڑتا تھا کہ کوئی کسی چیز کو تمیز کرسکے یا جنگل کی سبزی اور طراوت کیطرف ملتفت ہو باوجود اس کے کہ مین سمور کی حاشیہ کا کورتہ اور اونی فرگل پہنے ہوئے تھا مگر سردی کی شدت سے معلوم نہوتا تھا کہ کوئی لباس رکھتا ہون ۔ خرزان کی گھاٹی کے نیچے ایک درہ تھا جسمین تھوڑا تھوڑا پانی بہتا تھا ۔ کھانا وہان کھایا گیا ۔ ہوا کسیقدر تھم گئی تھی ۔ عضد الملک امین حضور صنیع الدولہ مہد فوتوگراف ڈاکٹر تھولوزن محقق وغیرہ حاضر تھے ۔ کھانیکے بعد اس گھاٹی سے اوپر گئے یہ کوہ زیادہ بلند نہین رکھتا سب نرم مٹی ہی ۔ اور سب جگہ پھول سبزہ اور خوشبودار درخت اکثر جگہ بارانی زراعت بوئی ہوئی تھی ۔ اس پہاڑ کی زراعت کو قوم غیاثوند کے لوگ کرتے ہین ۔ حسن علیخان جرنیل جو ہمراہیون مین سے ہی آج وارد ہوا ۔ وزیر اعظم سے ہم باتین کرتے ہوئے جاتے تھے کہ پہاڑ کے اوپر سے مجھے ایک گانو نظر آیا مینے گمان کیا خرزان ہی ۔ بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ اسمعیل خان غیاثوند سوارون کے رسالہ والے نے نیا آباد کیا ہی ۔ ایسی اچھی جگہ کو آباد کیا ہی کہ تمام زراعت اوسکی بارانی ہی اسمعیل آباد سے ہم ساڑھے چار میل چلکر خرزان مین پہنچے اعتضاد السلطنت نصرۃ الدولہ اور نصرۃ الملک کو مینے راستہ مین دیکھا نصرۃ الدولہ جو کل شب کی ہوا اور سردی سے بہت سا کی تھا کہتا تھا ہمنے بڑا صدمہ پایا خدا کا شکر ہے

ہم منزل پر پہونچگئے آندہی نہ تھی مگر ہوا مین گہرا گہر تھا جو کبھی کبھی برستا بھی تھا۔ سردی کا اسقدر زور تہا کہ پانی جاڑونکی مثل جم جاتا تھا۔

روز سہ شنبہ آٹھوین ربیع الاول ۱۲۹۰

آج کی منزل یوشان ہی ہم صبح اوٹھکر گہوڑے پر سوار ہوکر وزیر اعظم اور ایلچی انی افندی صاحب دیوان بی ماُسر آف اذربائیجان) سے باتین کرتے ہوئے جاتے تھے اس منزل کی سڑک کو کسیقدر سلطنت کو حکم کر بنایا ہی۔ درہی اور پہاڑون مین زراعت بو رکھی تھی۔ مہدی قلیخان چکور کو شکار کو آگے گیا تہا کہتا تھا دروں مین زرد چنبیلی بہت تھی غرضکہ ہم سب جگہ سے گزر گئے۔ مہدی قلیخان آگے بڑہگیا۔ شاما آ کہڑا کیا شاہ رود کا پانی بہت اور گدلا تہا۔ عضد الملک اور ہیڈ فوٹوگرافر اور صنیع الدولہ اور مشکوٰۃ الملک اور امین السلطنتہ اور امین حضور اور مہدی قلیخان اور وجیہ اللہ میرزا اور غلام حسین خان اور امین السلطان اور جعفر قلیخان وغیرہ موجود تھی کہانا لائے۔ وجیہ اللہ میرزا کا آدمی جو کوفہ کو دریا مین پانی مین کودا تھا کمال جرأت سے یہان بھی گہوڑے سمیت پانی مین کو دپڑا۔ حق ہی کہ بڑی جرأت کی۔ عصر تک ہم وہان رہے پھر منزل کیطرف چلے۔ پل کے نیچے مینے دو بگہیان بہت اچھی دیکھین کہ شہر والی سوداگر جینے کے واسطے طہران کو لئے جاتا تہا۔ غروب کے وقت ہم منزل پر پہنچے۔ چہاونی کو پل سے بہت دور ایک وسیع درے کے اندر قایم کیا تہا۔ الحمد للہ ہوا اچھی تھی۔ وزیر اعظم معتمد الملک کے بعض نوشتجات لایا ملاحظہ کیے گئے۔

چہارشنبہ نوین ربیع الاول ۱۲۹۰

آج ہم منجیل کو جاتے ہین۔ صبح کو سویرے گہوڑے پر سوار ہوکر راستہ کیطرف رخ کیا حسام السلطنتہ جو مع تکیندی کی راہ سے آیا تہا۔ تکیندی کو اوس نے نیا خریدا ہی۔ آقا بابا کی منزل مین لشکر سے جدا ہوا تھا غرضکہ ہم وزیر اعظم اور حسام السلطنتہ اور ایلخانی سے باتین کرتے ہوئے روانہ ہوئے ایام گذشتہ کے خلاف ہوا گرم اور مکہیان زیادہ تھین۔ راستہ بھی اچہا تہا ہم ہر راہ سے گئے جب جنگل بالا

بن پہنچے۔ ندی کے کنارے کھانا کھایا۔ آج صبح کو میں نے کو نین کھائی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد سوار ہو کر ہم منزل کیطرف چلے۔ اس راہ میں میر ابراہیم خان حاکم رحمت آباد و نعمت اللہ خان رشتی اور نصر اللہ خان طالش گرگان رودی (یہ ندی کا اپنا سمندر میں گرتی ہی) باریاب ہوے۔ نصر اللہ خان کی افسری کے ماتحت سوار بہت خوش پوشاک اور ممتاز ہتیار رکہے تھے۔ منزل کے نزدیک جناب حاجی ملا رفیع مجتہد گیلانی حضور میں آئے چونکہ قدیم پڑاو کے نزدیک جو سرو ہرزہ بل کے نیچے ہوتا ہی کہیتی کے سبب سے خوب بور کھے تھے چھاونی ڈالنا ممکن نہ تھا اس لئے لشکر کو منجیل کے نزدیک بڑے اندر کہ ہوا سے پناہ تھی قایم کیا تھا باوجود اس کے عصر کے وقت بڑی شدت کی آندہی اوٹھی نے اور عجایبات سے یہ بات ہے کہ اس منزل میں ہر فصل میں کوئی فصل ہو عصر کے قریب شدید آندھی چلتی ہی۔ اسقدر سخت اور شدید ہی کہ زیتون کے درخت جو اوسجگہ اوگے ہوئے ہیں جسطرف کو ہوا چلتی ہی سراسر ٹیڑھی ہو گئے اور جھک گئے ہیں۔ منجیل اور ہرزہ بیل کے پرگنہ میں سب جگہ کہیتی بو رکھی ہے۔ برابر میدان زراعت اور تمام سبزہ ہرا ہرا ہے۔ پچھلے دن ایک فراش کو لوشان میں سانپ نے کاٹا ڈاکٹر بھولوزن معالجہ میں مشغول تھا جس تفصیل سے اوٹھوں نے بیان کیا ہلاکت سے بچ گیا۔ یہ مقامات سانپ بکثرت رکھتی ہیں۔

روز پنجشنبہ دسوین ربیع الاول ۱۲۹۰

رستم آباد منزل ہی۔ کسیقدر دیر سے سوار ہو کر ہم وزیر اعظم سے باتیں کرتے ہوئے روانہ ہوئے جناب حاجی ملا رفیع مجتہد سے منجیل کے پل پر ملاقات ہوئی۔ منجیل کا پل جو سفید رود کے اوپر ہے اور قافلے اور راہگیروں کا گیلان کیطرف گذر اور عبور اسی مقام سے ہے پہلے زمانہ میں اوسپر چوبی پل تھا جس سے قافلوں کو اوترنا بہت دشوار تھا۔ اب چند برس ہوئے کہ خزانہ سرکاری خرچ سے ایک نہایت مضبوط پل جناب حاجی ملا رفیع کی وساطت سے رود مذکور پر بنا دیا گیا ہی۔ حاجی ملا رفیع اوسی صحت مزاج کی حالت میں ہیں جیسا آٹھ برس پہلے میں نے اونکو دیکھا تھا۔ بہرحال پل سے اوترکر بہت تیز چلے آخر قلعہ میں پہنچے۔ وہی مکان جہان چند سال پہلے گیلان کے سفر میں کھانا کھایا تھا بہتر جگہ کھانا کھایا گیا۔ رنگ رہ

بہار پر اور انار تازہ پھولا ہوا تھا راستہ کے دور سے آجکے روز نکان کا باعث ہوئ تین گھنٹہ غروب مین باقی رہے ہم منزل پر پہنچے۔ سراپردے کو ندی کے کنارے نصب کیا تھا آج راستہ مین بغود خود اور تیرا کی بہت دیکھے کہ سفید رود کے پانی مین جو راستہ مین واقع تھے تیرنے تھے۔

روز جمعہ گیارہوین ربیع الاول ۱۲۹۰

امام زادہ ہاشم کے (مقبرے) کیطرف چلنا چاہیے۔ صبح کو ہم سوار ہوکر وزیر اعظم سے باتین کرتے ہوئے چلے آجکی راہ بعض جگہ خراب رکھتی تھی یعنی رستم آباد سے اوپر بعض جگہ پانی پڑا اور ہزار قدم سے زیادہ کیچڑ بہت تھی بعض اور مقامات پر بھی پتھر زیادہ تھے ناچار کہین کہین پیادہ ہوگئے۔ ہم وزیر اعظم سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ وزیر اعظم کے گھوڑے کا پانو کیچڑ مین پھسلکر گھوڑی سی گر پڑا مگر کسی طرح کا صدمہ نہین پایا اور ایک شخص اور بھی کہتے ہین خچر سے گر پڑا ہے۔ دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا امین السلطنۃ کا آدمی تھا خچر سے گر کر مر گیا ہے۔ اعتضاد السلطنۃ اور عماد الدولہ اس منزل سے رخصت ہوکر شہر رشت کو گئے سیاہ رود (کالی ندی) کا پل بھی جسکی تعمیر کا خرچ خزانہ سلطنت سے حاجی ملا رفیع کی معرفت ہوا تھا تمام ہوگیا لیکن سیاہ رود کا پانی اندنون بہت کم تھا ایسا کہ بچہ اوس سے پار اوتر سکتا تھا مگر کبھی ایسی طغیانی کرتا ہے کہ گھوڑے سے بھی عبور نہین کرسکتے۔ رود خانہ مذکور کی انتہا پر جہان سفید رود سے ملتا ہے ہمنے کھانا کھایا نہایت عمدہ سبزہ تھا۔ ہم ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے مشکوۃ الملک اور صنیع الدولہ وغیرہ حاضر تھے۔ غرضکہ منزل کے نزدیک جہان پہاڑ تمام ہوتا ہے میدان سطح ہے۔ ہماری ملکی پالکی گاڑی حاضر کر رکھی تھی۔ منزل کے قریب تک اوس مین بیٹھ کر گئے۔

روز شنبہ بارہوین ربیع الاول ۱۲۹۰

آج شہر رشت مین وارد ہونیکا دن ہے۔ کل شب کی ہوا بہت سرد تھی صبح کو سویرے اوٹھکر تھوڑی دور تو ہم گھوڑے پر سوار رہے۔ پھر ملکی پالکی گاڑی مین بیٹھکر روانہ ہوئے سلطنت روس کا وزیر مختار (ایلچی)

اور مسٹر گریل مترجم گاڑی کے پاس کھڑے تھے اون سے کسی قدر باتین ہوتین - دہوپ بہت تیز تھی بلبل
کبھی کبھی جنگل مین چہکتے تھے - موضع سراوان اور شاہ آقاجی سے بھی ہم نکلگئے - معتمد الملک جو رشت سے
استقبال کو آیا تھا - معہ میرزا عبدالرحیم خان ساعد الملک کے جو شاہزادہ منچیکوف مہماندار کے ساتھ
بزرگ سے آیا تھا موضع شاہ آقاجی کے پیچھے ملے حکیم الممالک جو طہران سے مہمانداران دولت روس کے استقبال کے
لئے مامور تہا پہنچا کھانا ہمنے راستہ کی بائین طرف جنگلی درختون کے سایہ مین تناول کیا پہر سوار ہو کر ہم
کسیف راستہ چلے تھے کہ ایک بہت اچھا بازار سر راہ دیکھنے مین آیا کہ تمام اوس کو اینٹ اور چونے سے بنایا ہے
معلوم ہوا کہ معین التجار گیلانی نے بشراکت ایکدوسرے گروہ کے اوس بازار کو بنایا ہے علمائے لاہیجان
وغیرہ سے جماعت کثیر استقبال کو آئی تھی - شہر کے نزدیک جناب حاجی ملا رفیع و جناب حاجی
ملا طاہر و حاجی میرزا عبدالباقی نے جو شہر رشت کے مجتہدون مین سے ہین استقبال کیا یہان گاڑی سے اوتر کر
ہم گھوڑے پر سوار ہو لئے - وزیر اعظم اور وزیر مختار (ایلچی) دولت روس بھی سوار ہو کر ہمسے باتین کرتے
تھے اہل شہر سے بہت عورتین اور مرد استقبال کو آئے تھے - چھ گھنٹہ دن رہے ہم عمارت ناصریہ مین وارد
ہوئے - ہمارے واسطے خیمہ نصب کیا تھا - شاہزادہ منچیکوف مہماندار اور کرنیل بزاک خاص شہنشاہ روس
کا ایڈیکانگ اور سلطنت روس کا ایلچی اور مسٹر گریل مترجم سفارت اور حکیم الممالک ڈیرھ گھنٹہ دن رہے حضور مین
آئے شاہزادہ منچیکوف معزز شخص اور اعیان سلطنت روس سے ہے اور خاص شہنشاہ روس کا جنرل
ایڈیکانگ اور عمر مین قریب ساٹھ برس کے ہے -

یکشنبہ تیرہوین ربیع الاول ۱۲۹۰ھ

صبح کو ہم گھوڑے پر سوار ہو کر انزلی (بحر خضر یا کاسپین کے ساحل پر انزلی بندر ہے) کیواسطے چلے
اور تمام بازار اور شہر کے بیچ مین سے گذرے - شہر والونکی بڑی جمعیت بوسار کے قریب تک کھڑی تھی
بوسار سے اوس طرف گھوڑے سے اوتر کر ہم گاڑی مین بیٹھے پیرہ بازار کے راستہ کو بہت اچھا بنایا ہے
ہمنے پیرہ بازار مین پہنچکر پرمٹ کے دروازہ کے بالاخانے پر کھانا کھایا بجز دو سرکاری کشتی وغیرہ

حاضر کر رکھی تھی۔ کھانے کے بعد ہم حجرے میں بیٹھے۔ ندی کے دہانہ پر دزوہ دور دخانی چوبی کشتیوں کو کھڑا کر رکھا تھا ایک ہماری ہی سلطنت کی تھی کہ بہت خوبصورت اور عمدہ بنائی ہے۔ اور دوسری دولت روس کی کشتیوں میں سے تھیں۔ روسی کشتیوں میں سے ایک میں سرکار وزیر مختار (ایلچی) اور امیر البحر سینونکین اور ڈاکٹر تھولوزن بیٹھے تھے۔ دوسری کشتی میں روسی باجہ والے تھے اور ہم اپنی ہی کشتی میں بیٹھے اس کشتی کی بیٹھنے کی فرمائش کی تھی بنا کر لائے ہیں جو کچھ آرائش کا لازمہ ہے آئینہ اور کمرہ کا اسباب یہ کشتی بہت اچھا رکھتی ہے۔ اور یہ ایک گھنٹہ میں نو میل دریا میں چلتی ہے۔ کشتی کے کمرہ کی سطح کے بعد ہم اوسکے گوشہ پر جو گلدوزی بانات کا سائبان رکھتا تھا گئے روس کے ایلچی نے دریائی (امیر البحر) کو حضور میں لا کر تعارف کرایا وہاں آنا توقف ہوا کہ ہمارے سب ہمراہی پہنچ گئے تھے ملتزمین خلوت اور شاہزادے جب ہماری کشتی میں داخل ہو گئے حکم ہوا کشتی کو حرکت دیں چار گھنٹہ دن رہے ہم انزلی میں وارد ہوئے وزیر اعظم اور معتمد الملک اور امین السلطنت پہنچتے ہی روسی جہازوں میں جو انزلی سے دور لنگر ڈالے ہوئے تھے بوجہ اور ہمراہیوں کے جگہ متعین کرنے کے واسطے گئے۔ پانچ جہاز سلطنت روس کی طرف سے آئے تھے کہ سب دولت روس کے مشہور جنگی جہازوں میں سے ہیں مگر ایسے تیز نہیں ہیں کمپنی کے (سوداگر لوگ) جہاز جنگی جہازوں سے زیادہ بڑی تکان اور چلنے میں بہت تیز ہیں۔ مذکورہ جنگی جہاز ہمارے ساتھ نہیں آئینگے۔ انزلی سے لوٹ جائینگے۔ ہمارے اوترنے کی جگہ اس برج میں ہے جو ہمارے ہی حکم سے وزیر امور خارجہ (فارن منسٹر) نے گیلان میں اپنی حکومت کے زمانہ میں تعمیر کیا اور پھر میرزا محمد حسین کے توسط سے جو مرحوم نظام الدولہ لیطرنسے گیلان کا نائب الحکومت تھا اختتام کو پہنچا اب بھی تھوڑا کام رکھتا ہے جو معتمد الملک پورا کر دیگا یہ برج پانچ درجہ کا ہے۔ سب درجہ ہر طرف سے نشستگاہ اور برآمدے رکھتے ہیں اوسکی تعمیر کل اینٹ اور پتھر اور گچ (چونہ) سے ہے۔ مگر وہی برآمدے جو منقش لکڑی کے ہیں سب اسباب ضروری سامان فرش اور کرسی اور میز کی قسم سے اور روشنی کا عمدہ سامان اوس میں موجود اور مہیا ہے اس برج کے جھروکے چاروں طرف سے دریا کے رخ ہیں۔ غرضکہ ٹھنڈی ہوا چلتی تھی۔ اور رات خوب چاندنی تھی۔ قرار پایا کہ کل ہم جہاز میں بیٹھیں۔ شب کو غازیان (مقام ہے) میں آتشبازی ہوئی۔

دوشنبہ چودھوین ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ھ

آج انشاء اللہ تعالٰی جہاز مین بیٹھکر خدا کی مدد سے ہم حاجی ترخان کو روانہ ہوتے ہین صبحکو سویرے
اوٹھکر مینے دریا کی طرف نظر کی دیکھا برابر بوٹ اور ٹیلی ہی ہین کہ بوجھ اور آدمیون کو اوتارتی ہین جہاز وہین
چڑہاتے ہین۔ ہوا مین ہلکا سا کہر تھا اور تھوڑی تھوڑی ہوا چلتی تھی کسیقدر دہشت کا باعث ہوا
جب تھوڑی دیر گذر گئی ہوا صاف اور کہر برطرف ہوگیا لیکن چونکہ ہوا کسی قدر رکی ہوئی تھی روانگی مین
تعجیل بہتر معلوم ہوئی ہمنے آدمی بھیجا وزیراعظم کو لائے ہمراہیونکو جہاز مین بھیجدیا باہر بہت بچے اور تراجی
ملا شیخ مجتہد نے دعائے سفر پڑھی ہر قسم کے لوگون کا عجیب مجمع ہوگیا تھا۔ اول ہم اپنی دخانی کشتی مین بیٹھکر
جہاز قسطنطین تک (نام ہے) پہنچے کہ خاص ہمارے واسطے حاضر کیا تھا شاہزادہ میخائیل کوف مہماندار اور سب
لوگ بھی حاضر تھے دو گھڑی کے قریب منتظر رہے۔ جب تک اسباب کے سب بوجھ اور ملازم پہنچ گئے
پانچ گھنٹہ دن رہے جہاز کا لنگر اوٹھا کر روانہ ہوئے تین جنگی جہاز جو حاضر تھے برابر شلیک توپونکی سلامی
کرتے تھے۔ اور ہمارے جہاز کے آگے پیچھے اور دونون طرف پہرتے تھے آخر کو جنگی جہاز رہگئے ہمارا
جہاز بعجلت روانہ ہوگیا۔ یہ ہمارا جہاز بہت عمدہ عمدہ کمرے رکھتا ہے۔ سب پاکیزہ اور آراستہ اور
باقاعدہ ہین کچھ آدمی امپراطور (شہنشاہ) کے متعلقون مین سے قہوہ خانہ (سامان چاہ) وغیرہ کے سمیت اسباب
پیٹرسبرگ سے آئے تھے وہ اشخاص جو ہمارے ساتھ فرنگستان کو آتے ہین اونکی تفصیل یہ ہین۔

وہ لوگ جو پہلے جہاز موسوم بہ قسطنطین ہین کہ خاص ہمارے واسطے ہین

(۱) وزیراعظم

(۲) معتمد الملک

(۳) عضد الملک۔ شاہی مہردار برادر عمہ زاد حضرت شاہ۔

(۴) منشی حضور۔ کورٹ سکرٹری۔ یہ عہدہ بطور سررشتہ دار کے ہے۔

(۵) امین السلطان۔

(۶) صنیع الدولہ - پرایوٹ سکرٹری -

(۷) امین السلطنتہ -

(۸) مہدی قلیخان - چیمبرلین یعنی ناظر دربار شاہی - یا عرض بیگی حاجب -

(۹) ڈاکٹر تھولوزن - حکیم شاہی -

(۱۰) عکاس باشی - چیف فوٹوگرافر - یعنی عکسی تصویر بنانے والا سردار -

(۱۱) غلام حسین خان -

(۱۲) محقق - کورٹ کلکٹر ان فارمیشن یعنی مقدمات دربار شاہی کا ناظر - یا انسپکٹر

(۱۳) امین خلوت - ملازم خاص خلوت یعنی شاہی چوبدار و نگاہدارندہ - چیف گروم -

(۱۴) فرخ خان -

(۱۵) پرنس وجیہہ اللہ میرزا - برادر خالہ زادہ - یا عمہ زادہ شاہ -

(۱۶) جعفر قلیخان -

(۱۷) قہوہ چی باشی - سردار ملازمان کافیخانہ - یعنی چاء سازان شاہی

(۱۸) آقا رضاہ باشی - حوالدار نائک - یا دفعدار -

(۱۹) میرزا عبداللہ فراش خلوت - یعنی خلوت کا چوبدار

(۲۰) میرزا عبدالرحیم خان ساعد الملک - وزیر مختار متعینہ پیٹرزبرگ یعنی ایلچی -

(۲۱) پرنس سلطان حسین میرزا -

(۲۲) حاجی حیدر خاصہ تراش - حضرت شاہ کا حجام یا نائی خط بنانے والا

(۲۳) آقا حسن علی آبدار - واٹر بیرر - یعنی پانی پلانے والا -

(۲۴) آقا محمد علی جبار قہوہ چی - چاء بنانے والا -

(۲۵) نوکر ہائے وزیر اعظم - تین نفر - کل ۲۸ - آدمی

دہ اشخاص جو جہاز برائنسکی میں تھے
Baratineki

(۱) عضد الدولہ۔

(۲) اعتضاد السلطنۃ - عم بزرگ شاہ - وزیر تجارت -

(۳) حسام السلطنۃ -

(۴) نصرۃ الدولہ - عم شاہ -

(۵) عماد الدولہ -

(۶) علاء الدولہ -

(۷) ایلخانی گورنر قزوین -

(۸) حسن علیخان - وزیر فوائد یعنی مینسٹر آف پبلک ورک -

(۹) امین لشکر - یعنی پی ماسٹر جنرل یا بخشی افواج شاہی -

(۱۰) حکیم الممالک -

(۱۱) احتشام الدولہ -

(۱۲) نصر الملک -

(۱۳) مخبر الدولہ - پرچہ والوں کا سردار - خبر رساں - خفیہ نویس - ٹیلی گراف ماسٹر -

(۱۴) شجاع السلطنۃ

(۱۵) جنرل حسن علیخان -

(۱۶) میرزا رضا خان اجودان صدارت یعنی وزیر اعظم کا ایڈیکانگ -

(۱۷) ابراہیم خان لفٹنٹ - وزیر اعظم کے ایڈیکانگ کا نائب یعنی انڈر سکرٹری -

(۱۸) میرزا احمد خان پسر علاء الدولہ -

(۱۹) (۲۰) جلودار یعنی بادشاہ کو گھوڑے پر سوار کرنیوالا - اور شاہی گھوڑا تھامنے والا - ۲ نفر -

(۲۱) مہتر یعنی سائیس ایک نفر

(۲۲) (۲۹) ہمراہیوں کے نوکر آٹھ نفر -

(۲۰) میسو ڈوبسکی - وزیر مختار دولت اسٹریہ یعنی ایلچی (M. dubeski)
(۲۱) مسٹر ٹامسن - سکریٹری سفارت انگلش - (Mr. thomson)
(۲۲) ڈاکٹر ڈکسن - سفارت انگلش کا ڈاکٹر - کل ۲۲ نفر - (Dr. dickson)

گھوڑون کی تفصیل جو ہمراہ گئے

(۱) اسپ جلفہ
(۲) اسپ ظل السلطان -
(۳) اسپ جانی -
(۴) اسپ صبلت الخیر - اس گھوڑے کی پیشانی پر ایک روشن قشقہ ہے جسکو شعلہ دیا ماہرو کہتے ہین
(۵) اسپ حسام السلطنتہ - کل پانچ گھوڑے -

ڈاکٹر طولوزن کہتا تھا کہ روسی امیر البحر نے سوڈا واٹر کی بوتل کا مُنہ جاہا تھا کہ کھولے بوتل کا منہ ٹوٹکر ایک شیشی کا ٹکڑا اوڑکر اوسکی آنکھ مین لگا - ایک آنکھ اوسکی اندھی ہوگئی ہی - پھر امیر البحر کو مینے دیکھا کہ آئی عینک لگائے ہوئے تھا مینے اوس سے پوچھا - وہی تفصیل بیان کی - مینے افسوس کیا - عصر کے قریب جو ہم جہاز کے عرشہ پر گئے جہاز پرائنسکی کو دیکھا کہ تین میل سے زیادہ دور تھا - شب کو مین بہت آرام سے سویا -

سہ شنبہ پندرھوین ربیع الاول ۱۲۹۰

آفتاب نکلتے ہی ہم آبشاران کی دماغہ (راس) کی ابتدا پر پہنچے جسقدر زیادہ آگے بڑھتی جاتے تھے دماغہ کی زمین زیادہ اور اچھی طرح محسوس ہوتی تھی - یہ کنارے خشک اور بی درخت ہین اور بادکوبہ کے علاقہ مین محسوب ہوتے ہین گز کے درخت (ایک درخت ہی بقدر خیمہ کے بلند ہوتا ہی) بہت تھے - بعض جگہ پتھر کی چٹانین دکھائی دیتی تھین - جہاز اسطرح کنارے کے نزدیک چلتا تھا کہ آدمی اور حیوان سب ظاہر تھے - دماغہ کے مرکز کے بیچ مین ایک مربع برج چراغ بحری

کے واسطے بنا ہوا تہا اوسکے اطراف مین خندق کہدی ہوئی تہی کہ اُس برج کے محافظ تہی دہنی طرف
ایک جزیرہ نظر آتا تہا لیکن عالیشان عمارتین وہان تہین تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ نفط[1] صاف
کرنے کا کارخانہ ہے مگر آجکل کوئی آدمی وہان نہین ہے کہتے ہین کہ اوسکا مالک مفلس
دیوالیہ ہوگیا ہے وہان کسیقدر جہاز کو ٹہرالیا وزیر اعظم نے بعض ٹیلیگرام (تار کی خبر) لکہی تہی
آدمی کو دئے کہ باد کوبہ کو لیگئے کہ وہان سے ایران اور فرنگستان کو تار دین - دو گہنٹے ظہر مین
باقی رہے تک تو دریا ٹہرا ہوا تہا پہر کم کم متلاطم ہوا اس طرح کہ موجین پہاڑ کی مثل بلند ہوتی تہین تمام
اہل جہاز منقلب حالت مین پڑے تہے - مگر ہم اور حبیب اللہ خان افسر اور صنیع الدولہ اور دہ باشی اور حکیم
تہولوزان فقط نہین گرے تہے اور اپنے کو سنبہالتے تہے عہدہ دار افسرون اور جہاز کے ملاحون سے
سوا امیر البحر اور چند نفر ملاحون کے - سب گرے ہوئے پڑے تہے خلاصہ یہ ہے کہ ہم بڑے
خطرے مین گرفتار ہو گئے تہے مگر پہر فضل خدا شامل حال تہا کہ ایک مددگار ہوا ہماری جہاز کے
پیچہے سے آتی تہی جو ہمکو جلدی جلدی مقصد کیطرف لئے جاتی تہی - شب کو صبح تک اسیطرح دریا
متحرک اور موجزن تہا اسی حالت مین مین کسیقدر سو رہا صبحکو جو اُٹہا دریا کیطرف نظر کی دیکہا
کہ پہر اوسیطرح منقلب تہا امیر البحر کو بلا کر اسکے ساتہ دریا کی نقشے کو دیکہا کہ معلوم کرین ہم کسجگہ
مین آپڑے ہین - امیر البحر تسلی دیتا تہا کہ اور دس گہنٹہ کے عرصہ تک ہم زود انزلی کی دہانہ کی نزدیک
پہنچ جاوینگے کہ دریا کا عمق چار پانچ گز سے زیادہ نہین ہے اور اسوجہ سے تلاطم کم رکہتا ہوگا
خلاصہ عصر کے نزدیک بعض بادی جہاز دیکہے گئے کہ منجملہ اونکے ایک جہاز تہا جو حاجی ترخان
سے لنگران اور مازندران کے ساحلونکو جاتا تہا ایک جہاز جنگی دخانی موسوم بہ ایران
بہی دیکہنے مین آیا ڈیڑہ گہنٹہ رات گئے ہم اُس جگہہ پہنچے جو معروف بہ قرنطینہ ہے کہ بڑا جہاز
اوسجگہہ داخل نہین ہو سکتا اور ہمکو اس جہاز سے چہوٹی کشتی مین بیٹہکر حاجی ترخان کو جانا چاہئے
ہماری جہاز نے وہان لنگر ڈالا ہمنے رات کا کہانا کہایا وہ لوگ جنکو دریا نے[2] پکڑا تہا اور بدحال تہے کم کم
بحال ہوئے - کہانا کہانے کے بعد حاجی ترخان کے گورنر کو شاہزادہ منیجکوف حضور مین لایا - گورنر کا نام

[1] نفط مٹی کا تیل ہے ۔
[2] دریا نے پکڑا تہا یعنی بسبب طوفان کے دوران سفر لہرون مین گرفتار تھے ۔

رسیوپی ہین ہے۔ پختہ کار اور قابل آدمی معلوم ہوا فرانسیسی زبان خوب بولتا تہا۔
بعد کو رخصت ہوکر راتون رات حاجی ترخان کو چلا گیا کہ ہماری وار دہونے کے وقت وہان حاضر
رہے ایک چہوٹی کشتی جو چاہئے ہمکو حاجی ترخان کو لیجاے۔ گُوکُٹ نام اور بہت خوبصورت ہی کہانیکی
بعد ہم اوس کشتی مین گئے ایک دوسری چہوٹی کشتی اسی وضع کی شاہزادون اور سب کے واسطے
حاضر کی تہی۔ ہماری کشتی کو ایک چہوٹی سی دخانی کشتی کہینچتی تہی آج شبکو مین بہت آرام سے سویا

باب دوم سیاحت روسیہ ۳ اروز

۱۶ ربیع الاول چہارشنبہ ۱۲۹۰ھ کو

ہم حاجی ترخان مین وارد ہوئے صبحکو اوٹھکر مینے ادہر ادہر نظر کی دیکہا کہ بفضل خدا بڑے
ریل سے خلاص ہوکر ہم ایک وسیع رودخانہ (ندی) مین جسکا نام ولگا ہی پہنچے ہین اور عجیب رونق رکہتا ہے
ندی کا عرض بہت ہی ایسا کہ وہی ایک شاخ جس سے ہم عبور کرتے تھے البتہ ہزار گز عرض رکہتی
تہی معمولی ہندوں کی گولی اسطرف سے اُس طرف نہین پہونچتے پانی اوسکا گدلا اور نہایت تیز دریا
مواج کیطرح بہتا ہے رودخانہ کے کنارہ پر تمام درخت سبز جنگلی اور بید متعارفی اور بید مشک اور
زمینین سب چمن اور چراگاہ مین زیادہ ترقبائل قلموق جو بت پرستی کا مذہب رکہتے ہین وہان بستی ہین
ندی کے کنارے پر جو بڑے کہڑے کا بہت سے مویشی اور ریوڑ گہوڑے اور گہوڑیان اور گائے
اور بکریان وغیرہ کی جنس سے رکہتے ہین۔ روسیون کے دیہات سے جنہ بڑے بڑے گانون بہی
جو مضافات حاجی ترخان سے شمار کیے جاتے ہین دیکہے گئے کہ ندی کے کنارے پر واقع ہین اور
دور سے بہت بڑے بڑے اور آباد نظر آتے تھے ہر ایک گانون مین ایک گرجا بہت بلند اور اونچا
بنا ہوا ہے اکثر ان دیہات کے رہنے والونکا شغل مچہلی کا شکار ہے۔ ہمارا جہاز ان دیہاتین
سے جس کے سامنے پہنچتا تہا گانون والے رودخانہ کے کنارے پر آکر ہُرّہ پکارتے تھے
اور ان دیہات مین کسیطرح کی زراعت اور باغ نہین دیکہے گئے مگر ایک گانون مین
نہایت معتبر عمارت اور سرسبز درختی کا باغ دور سے معلوم ہوا کہ قوم سالپوجین کوئی کا تہا

کثرت سے مری ہوئی مچھلیان اپنی کشتیون مین بھر کر رودخانہ کے کنارہ کو متعفن کر رکھا تھا اور
بعض مچھلیان جنکو نمک لگا کر نہین رکھہ سکے تھے اور بہت سڑ گئین تھین ندی مین ڈالدیا تھا
ولگا ندی کا پانی بہت خوشگوار ہے۔ بعضے پرندے مینا اور کوتون کی قسم سے اور بڑی بڑی سارس
ماہی) خوار بہت اوڑتے ہوئے نظر آتے تھے ایک کوا اور ایک بڑا سارس مینے بندوق سے
اوڑتا ہوا مارا چھوٹی چھوٹی دو کشتیان دخانی اور بادبانی جو تجارت کا مال لادی ہوئی تھین دیکھی گئین
خلاصہ ہم ظہر کے قریب تک چلے گئے۔ حاجی ترخان کا سواد دور سے معلوم ہوا پہلے جو عمارت
نظر آئی اُس شہر کا بڑا گرجا ہی کہ بہت بلند اور باشکوہ بنا ہوا ہے۔ شہر جزیرہ کی شکل رودخانہ کی
دو تین شاخون کے بیچ مین واقع ہی۔ رودخانہ کا ایک بڑا شعبہ شہر کے کنارے سے اور دوسری شاخ
شہر کے بیچ مین سے گذرتی ہے کہ متعدد پل اوسکے اوپر بنے ہوئے ہین اور ندی کے دونو طرف
سڑک اور مکان ہین مسجدین زیادہ رکھتا ہی کہ اکثر اُن مین سے تاماریون سی متعلق ہین ایک بڑی
مسجد ایران کے مسلمانونکی بھی ہی۔ خلاصہ ہم شہر مین وارد ہوئے شہر کے کنارے پر بہت سی کشتیان
ہر قسم کی تھین ہوا چکیان متعدد دیکھی گئین۔ عورت اور مردون کا عجیب ازدحام تھا۔ طرح طرح کی
قومین اور طائفہ تاتاری اور روسی اور ایرانی اور قزاق (کاسک) اور چرکس اور قالموق وغیرہ سے
راستہ کے کنارون اور گذرگاہونپر گروہ کے گروہ حاضر تھے اور برابر ہرّو پکارتے تھے سب جگہ ہم بڑی
کے انداند آئے یہانتک کہ گھاٹ پر پہنچے کشتی ٹھہری اُسوقت ساڑھے چار گھنٹے دن چھپنے مین
باقی رہے تھے۔ آج صبحکو مرزا مالکم خان اور نریمان خان اور مرزا اسد اللہ خان طفلس کا کانسل
اور مرزا میکائیل مرزا مالکم خان کا بھائی حاجی ترخان سے جہاز مین آئے تھے کشتی سے
اوتر کر ہم پکے گھاٹ پر آگئے جیسے ہی کہ ہمنے خشکی مین قدم رکھا ایک دفعہ تمام زن و مرد نے ہرّو
کی آواز بلند کی۔ معمول سے زائد مجمع اور عجیب ہنگامہ تھا گذرگاہون اور راستونکے دونو طرف
جسقدر گنجایش تھی عورتین اور مرد کھڑے تھے۔ ایک طاق نصرت نہایت بلند اور شاندار بنایا تھا
طاق نصرت کو بطریق رسم بادشاہونکے شہر مین وارد ہونے کے واسطے بنانے مین گھاٹ کے

سرے سے طاق نصرت تک زمین کو فرش کیا تہا اور شہر کے چودہری نے (جیسا کہ روسیون مین
رسم ہے کہ صرف شہنشاہ اور بادشاہونکے شہر مین وارد ہونے کے وقت دستور رکہتے ہین)
روٹی اور نمک پیش کیا اوس طلائی نمکدان اور نقرئی طلاکار تہالی پر جس مین روٹی رکہی تہی
شہر حاجی ترخان مین ہمارے وارد ہونیکی تاریخ کو نقش کیا تہا - ایک فٹن جو نہایت عمدہ چار گہوڑونسے
جُتری ہوئی تھی کوچبان روس کے قانون کے موافق گہوڑونکی باگ ہاتھ مین پکڑے ہوئی کہڑا
تہا - شاہزادہ منچیکوف کو مینے اپنے ساتہہ گاڑی مین بٹھالیا - قزاق سوارونکا (کاسک) ایک
رسالہ بھی گاڑی کے پیچھے پیچھے آتا تہا اور ایک بڑا گروہ مرد اور عورتونکا اور بوڑہی اور جوان بھی
ساتہہ ساتہہ دوڑتے تھے اور شور پکارتے تھے گرد غبار اور بڑا ہنگامہ تہا سب جگہہ سڑکونکے
دونو طرف اور مکانات کے جھروکون اور کوٹہون کے اوپر آدمی تماشے کیواسطے کہڑی تھے
آخر ہم دار الحکومۃ مین پہنچے کہ ہمارے اُترنے کیجگہہ وہان مقرر کی تھی ایک پلٹن سالدات (سولجر)
کی دار الحکومۃ کے سامنے جمی ہوئی کہڑی تھی - سب اچھے اچھے جوان عمدہ وردی اور ہتیار ونکے
ساتہہ تھے ہم اونکی صف کے آگے سے پیادہ پا گذرے سپاہیون نے جنگی سلامی بجاکر
شور پکارے ہم مکان مین داخل ہوئے نہایت عالیشان اور وسیع اور کثیر المنازل ہی زینے
کے دونو طرف جو مکان اور بڑی تالار یعنی ہال مین داخل ہوتا ہی فقط خاطرداری کیواسطے بہت سے
پہولونکے گملے لگا رکہے تھے - یہ عمارت بہت سے کمرے اور متعدد تالار دربار کے دیوانخانہ سے
لیکر کہانیکا کمرہ اور خوابگاہ وغیرہ تک رکہتی ہی کہ سب آراستہ و پیراستہ ہین اکثر کمرونمین شیرینی
اور شربت اور میوہ رکہدیا تہا اس عمارت کی بخاریان (آتشخانہ) ایرانکی معمولی بخاریونکے خلاف
ہین یعنے کمرے کے کونونمین کسیقدر دیوار کو اُبھار کے طور پر سفید کاشی سے آگے بڑہا لائی
ہین کہ آگ کو پیچھے سے جلاتے ہین - پہر اُن سوراخون کے ذریعہ سے جو اُس اُبہار مین
لگی ہوئی ہین گرم ہوا کمرے مین داخل ہوجاتی ہی اس عمارت کا حمام نیچے کے درجہ مین
ہی بہت سی سیڑہیونکے ذریعہ سے حمام کے گرم کمرے مین راستہ جاتا ہی - حمام کا گرم کمرہ نہایت خوشنما ہی

کرسیان اور میز اور کوچ اور قسم قسم کی خوشبوئین اور پہول وغیرہ وہان مہیا کر رکہے تھے
ایک حوض حمام کے گرم کمرے کے گوشہ مین تہا کہ دو ٹونٹیان پانی کی اوس مین سے جاری ہوتی
تہین ایک سرد اور دوسری کی گرم کہ جس درجہ کی گرمی درکار ہو اوس حوض کے پانیکو رکہہ سکتے
ہین حمام کی زمین کو نہایت نرم بوریئے سے فرش کیا ہے حمام کی ایک سمت چند لکڑی کی سیڑہیان
ہین اور سیڑہیونکے اوپر ایک کہڑکی ہے کہ بوقت ضرورت ہوا اوسجگہ سے گرم ہوا حمام کی فضا مین داخل
کر لیتے ہین گرم اور سرد اور ملایم پانیکی ٹونٹیان حمام کے اطراف مین بہت تہین حمام سے جب ہم
باہر آئے مسیو دبیکلی وزیر مختار (ایلچی) استریا اور مسٹر طامسن نائب سفارت انگلش وزیر اعظم
کے ساتہہ رخصت ہونے کے واسطے حضور مین حاضر ہوئے کہ آگے سے مسکو کو چلے جاوینگے
پہر حاجی ترخان کا گورنر اور شاہزادہ منچیکوف اور کرنیل برزاک ۔ اور مسیو گریبل نے
آکر کہا کہ اگر رغبت ہو تو طلمبہ چی گارد کی مشق کا تماشا دیکہئے ۔ ہماری اجازت کے بعد
الارم (گجر) یعنی آگ لگ جانے سے گہبراہٹ کی علامت کو ایسے برج مین کہ شہر کے
اوپر تہا بلند کیا فی الفور تمام محلون سے فائر پمپ والے پمپ کی گاڑیان اور زینہ سمیت حاضر
ہوئے ہر محلہ کی گاڑیونکے گہوڑے خاص رنگ کے تہے جب ہی کہ میدان مین عمارت
کے آگے جمع ہو چکے اونکے افسر نے میدان کے ایک سمت کو ایک عمارت تہی ایسا تصور کر کے
کہ آگ لگی فوراً تمام پمپونکو اوس عمارت کیطرف لگا کر برابر پانی چہڑکتے تہے بہت اچہی مشق کی
رات کو عمارت کے آگے روشنی کی تہی رات کے کہانیکے بعد ہم تماشا خانیکو گئے وہان بہت گرمی تہی
چہوٹا سا تماشاخانہ اور عجیب اژدحام تہا یہ تماشاخانہ دو درجونسے زیادہ نہین رکہتا عجب ہی کہ ہم
پیچہے پردہ کو بلند کر کے طرح طرح کے تماشے بنا کر لائے اول ایسا خیال ہوا کہ بازیگرونکو مقوی سے بنایا
آخر کم کم معلوم ہوا کہ آدمی ہین غرضکہ تین دفعہ پردہ بلند ہوا اور تین مختلف تماشے بنا کر لائے ہر دفعہ
جب پردہ چہوٹتا تہا دوبارہ پردہ اوٹہانے تک چند منٹ دیر ہوتی تہی یہ دیر اسقدر مدت تہی
کہ تماشاخانہ کے اندر سے اوسکے پہلو کے بالاخانے پر جا کر کسیقدر گرمی سے آسودہ ہو کر

لوٹ آنتے تھے اگر گرمی نہوتی تو بہت تماشے تھے ۔

پنجشنبہ ستر ہوین ۱۲۹۰ھ

کو حضرت ختمی مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مولود مبارک کی عید کا دن ہے اور آج چاہیئے کہ
کشتی کے ذریعہ سے ہم سارٹ سین کو جائین وہان سے ریل پر بیٹھین صبح کو کہانا کہانے
کے بعد ہم دربار کے کمرے مین گئے حاجی ترخان کے رئیس اور شرفا اور وہان کے
تمام سپاہ کے عہدہ دار جنگی اور اہل قلم مین سے سب حاضر تھے پیش ہونے دربار تمام
ہونے کے بعد ہم بگھی مین بیٹھکر اس مسجد کو گئے جو خاص شیعہ مسلمانونکی ہے اور اس مسجد کے
پیش نماز ملا محمد حسین تبریزی بہت اچھے آدمی ہین آج پہر جس کوچے سے ہم گذرتے تھے آدمی
گاڑی کے دونو نطرف دوڑکر تہر و پکارتے تھے کل شب کے مینہ نے کوچونکے گرد و غبار کو دبا دیا
تھا۔ غرضکہ یہ مسجد بالاخانہ کے طور پر بنائی گئی ہے لکڑی کی چند سیڑہیونسے چڑہکر ہم مسجد مین داخل
ہوے۔ سوداگرون کی بڑی جمعیت اور ایران کی رعایا کے سب لوگ جو شیعہ تھے وہان حاضر تھے
ہمارے ہمراہی شاہزادے بھی موجود تھے ظہر اور عصر کی نماز کو ہمنے وہان پڑہا بعد نماز کے ملا محمد حسین
پیش نماز نے ایک فصیح خطبہ عربی زبان مین پڑہا بعد کو اہل رشت سے ملا احمد نامی نے جو اجتہاد
کی اجازت رکہتا تہا چند شعر فارسی کہے تھے پڑہے پہر ہم تاتاریونکے مسجد مین گئے تاتاریون اور علمائے
سنت کی بڑی جماعت وہان حاضر تھی بہت اچھے آدمی معلوم ہوئے ہمارے واسطے دعا کرتے
تھے اونکے علما سے ایک شخص نے منبر پر جاکر خطبہ پڑہا - اور ایک قران شریف مجکو ہدیہ کیا اس
مسجد کی بنا بھی شیعونکی مسجد کی شبیہ ہے پہر ہم اوس عمارت مین کہ گریٹ پٹر شہنشاہ روس
کے اسباب مین سے بعض چیزین وہان رکہی ہین گئے۔ دو بڑی کشتیان (ناو یا بوٹ) وہان
دیکھین جو گریٹ پٹر (پیطر کبیر) نے اپنے ہاتھ سے بنائی تہین ۔ غالباً اونمین سے ایک کو
نہایت ہی عمدہ منبت کیا تہا گریٹ پٹر اور ملکہ کیا تہراین کے تصویر کو نکھے . .

کندہ کیا تہا - ایک بہت بڑا دستہ بلوری گلاس بھی وہان دیکہا گیا کہ گریٹ پٹر کا تہا اور مشہور ہے
کہ وہ بادشاہ شاہزادہ منجیکوف اسی شاہزادہ منجیکوف کے دادا کے ساتھہ جو ہمارا مہماندار ہے
اوس مین شراب پیتا رہا ہے ایک بڑی کرسی تہی جو ملکہ کیتھرائن نے حاکم حاجی ترخان کو کہ اوسکا
ہمعصر تہا بخشی تھی - ایک قانون کی کتاب بھی اوسی کرسی کے ساتھہ تھی جو کیتہرائن نے حاجی
ترخان کے رہنے والون کے واسطے بہیجی تہی دوسرے گریٹ پٹر کی نجاری کے اسباب ہین
مثل آرہ اور بسولا اور کہاڑی وغیرہ تھے کہ اُنسے کشتی بنا تا رہا ہے - دیوار پر بعض پرانے ہتیار اور
آلات جنگ - بندوق وغیرہ کی قسم سے نصب کئے ہوئے تھے اور دروازہ کے باہر دونون طرف
دو پرانے ماٹر رکھے ہین کیفیت سے خالی نہین ہے - سیر کے بعد گہاٹ پر جا کر ہم دخانی کشتی
موسوم با نگز ندر مین کہ کمپنی کی ہے بیٹھے سب ہمراہی بھی اس کشتی مین ہین یہ کشتی نہایت ارا ستہ
ہے عمدہ وسیع اور دلکشا کمرے رکہتی ہے پانچ گھنٹے دن چہپنے مین باقی رہے کشتی نے حرکت
کی یہ کشتی نمایہ خوبیونکے علاوہ بہت تیز رو بھی ہے - راستہ مین چند کشتیان دیکھی گئین کہ سارٹا
سین سے حاجی ترخان کو آتی تہین ہر قسم کے آدمیون کی جماعت کثیر اون کشتیون مین تھی
رود خانہ ولگا جیسا کہ پہلے ذکر ہوا سمندر کے مثل بعض مقامات پر اسقدر عریض ہے کہ کنارہ
بہت دور ہین جو کسیطرح نظر نہین آتے بعض معتبر جزیرے اس ندی مین نظر آتے ہین ایسے
بڑے بڑے گانون ہین جو ندی کے کنارے سے نظر آتے ہین رود خانہ کے دہنی طرف
ایک خوش وضع بہت بڑا مندر بت پرست قالموق لوگونکا ہے - رود خانے کے سب کنارے
دکھلائی دیتے ہین - ٹیلے ہین اور سبزہ زار اور سب درخت نہایت خوشنما ہین - سیاہ اور لال
سوروُن کے گلے کے گلے کنارون پر چر رہے تھے - اس جانور کے گوشت کو ندی کے
اطراف کے رہنے والے کہاتے ہین - دنیا کے اس ٹکڑے مین اس سے زیادہ بڑی ندی اور
اس سے زیادہ خوشنما کنارہ نظر نہین آتا - لیکن پھر آنکھ نہین اٹھا سکتے رات بہر کشتی
برابر روانی مین تھی - رات کا کہانا کہا کر مین سو رہا -

جمعہ اٹھارہوین

صبح ہو مین او نکو معلوم ہوا کہ کل شب کو صبح تک بڑا بھاری مینہ برسا ہی آج دو گھنٹہ تک
کل کی مثل ہین مگر گانو کم رکھتے ہین ایک تار خبر دبیر الملک کی ملاحظہ ہوئی کہ اس مہینہ کی
سولھوین کو آندھی اور بڑا سخت طوفان طہران مین ہوا ہے۔ اہالی طہران نے وحشت کی تھی کہ مبادا ایسے
آندھی اور طوفان دریا مین ہمکو ملا ہو خلاصہ ہوا تین گھنٹے دن رہی ہم شہر سارٹ سین مین وارد ہوئے
کہ آہنی سڑک کی ابتدا وہان سے ہی اور شہر رود خانہ ڈلگا کے کنارہ کی بلندی مین واقع ہوا ہی
اور شہر کا طول ندی کیطرف ہی ایک نالہ ندی کے پانیکا بیچ شہر سے بہتا ہی کہ شہر کے دو حصے
کر دیئے ہین ایک پل اوسکے اوپر بنایا ہے کہ شہر والونکا گذر اور عبور اس پر سے ہوتا ہے
شہر اور اطراف کے رہنے والون کی بڑی جمعیت وہان جمع ہوئی تھی جیسے ہی کشتی نے لنگر
ڈالا دخانی گاڑیانکو جا ہیے ہمکو لیجائین دکہائی دین نماز پڑہکر کشتی کے کمرے مین باہر آیا
سارا طوو کا گورنر کہ شہر سارٹ سین اوسکی حکومت کا جزو ہے حضور مین آیا اسکا نام گیوکین
ویرف سکی ہے۔ ایک شریف اور خوش رو آدمی ہے دور سے آیا تہا سارا طوو کے
رئیس اور شہر فار وغیرہ اور ہر قسم کے بہت سے عہدہ دار افسر تھے سب نے آکر ملازمت کی ایک دستہ باجے والونکا
بہت اچھا وہان تہا گہاٹ کو خوب آراستہ کیا تہا ایران کے نشان کو طاق نصرت (منڈوہ)
کے اوپر نصب کیا تہا۔ خلاصہ استقبال کرنیوالون سے ملنے کے بعد از سر نو کشتی مین آکر نماز مغرب
کو شکر او ر رات کا کہانا کہا کر گھنٹہ بہر رات گئے ہم ریل کی سڑک کو گئے حاکم حاجی ترخان وہان سے
رخصت ہو کر چلا گیا گہاٹ سے لیکر تہوڑی دور تک سڑک کی دونو طرف روشنی کی تھی ریل کی گاڑیان
بہ شہنشاہ کی گاڑیون مین سے تہین نہایت عمدہ چوڑی چکلی اور آراستہ اور متعدد کمرے کہانیکا
کمرہ خوابگاہ اور غسلخانہ کی مثل سب لمپ اور منبر اور کرسی اور کوچ اور آرام کی سبھی ہوئی اور گاڑیان
سب آپس مین ملی ہوتی تہین اسطرح کہ سب گاڑیون مین آمد و رفت[1] ہو سکتی تہی جو لوگ جہاز قسطنطنیہ مین

[1] یعنی آمد اور رفت ہو سکتی تھی۔

ہمارے ساتھ تھے ہماری گاڑی مین بیٹھے اور شاہزادے اور سب لوگ گاڑیون کے ایکدوسرے ٹرین (قطار) مین پیچھے پیچھے آتی تھی - پہلی ہی دفعہ ہے کہ ہم دُخانی گاڑی مین بیٹھتے ہین بہت خوب اور بے تکان ہی فی گھنٹہ پندرہ میل راستہ چلتی ہی صبحکو جو مین اُٹھا تو معلوم ہوا کہ رات کو ہم اچھی اچھی جگہہ سے گذرے ہین اسلیئے کہ جہانتک مینے جنگل کیطرف نظر کی ہر جگہہ سبزہ چمن پھول گھاس مویشی گھوڑیان بکری سوٗر وغیرہ تھے اور ہر دو تین فرسنگ مین ایک گانو خوب آباد نظر آتا تھا یہ زمینین پیداوار مین مشہور ہین جسجگہ کہ ہم دیکھتے تھے یا بارانی زراعت تھی یا چمن (خودرو سبزہ اور پھول) ایک بڑے اور نہایت عمدہ پل سے ہم گذرے بہت پانی تھا کہ ڈون ندی مین داخل ہوتا ہے چھوٹے چھوٹے پل بھی راستہ مین بہت دیکھے گئے - ہر دو تین میل مین سپاہیونکی ایک چوکی راستہ کی حفاظت کیواسطے اور ہر چند فرسنگ مین ایک اسٹیشن بنایا ہی - اسٹیشن ریل کے ٹہرنے کی جگہہ ہی - لوگونکو اوترنے اور چاء پینے اور کہانا کہانے کے واسطے حقیقت مین منزل ہی اسٹیشنونکی تعمیر بہت اچھی بہت اچھی ہی اور ہمیشہ چند دخانی گاڑیان مسافر اور سوداگری کا مال لادنے اور اُتارنے کے واسطے ہر اسٹیشن مین حاضر ہین آج ہم مملکت ٹیم بوٗ مین سے گذرتے ہین - اسٹیشنون مین سے ایک پر مین گاڑی سے نیچے اُترا عہدہ دار اور سپاہی اور عورتین اور مرد وہان بہت تھے - سپاہیون کی صف کے آگے سے ہم گذرے سب اچھے اچھے جوان اور عمدہ عمدہ ہتیارون سے تھے - یہہ اسٹیشن قصبہ بُوریِ سَبْ لِسْ لِبَکْ کا ہے - اس شہر کے سب جنگی اور ملکی کارگذار استقبال کو آئے تھے بعد اونکی ملاقات کے از سر نو گاڑی مین بیٹھکر روانہ ہوئے آجکا راستہ اکثر سرداور کاج (سرد کوہے) کی جنگل مین سے ہی گاڑی کی رفتار کی تیزی ایسی تھی کہ کوا جسوقت کہ پرواز مین تھا گاڑی اوس کے برابر پہنچکر اُس سے آگے نکل جاتی تھی اور کوا پیچھے رہجاتا تھا - جنگل سے جب ہم نکلگئے تمام صحرا زراعت اور چمن تھا اس فصل مین یہان کی زراعت انتہا درجہ اونگلی کے ایک پور برابر زمین سے بلند ہوئی ہی - خلاصہ ہم کوسلوف کے اسٹیشن پر پہنچے وہان بہت مجمع تھا اُس سلطنت کے گورنر اور کارکن سب حاضر تھے ایک ..

بہت اچھا قصبہ اور نہایت عمدہ اور عالیشان ہوٹل سر راہ تہا کہانا بھی حاضر کر رکہا تہا۔ وہس کے
متمول لوگ اور رئیس وہان گہوڑ سال رکہتے ہین اچھے اچھے گہوڑے اوسمین پیدا ہوتے ہین
اون مین سے چند راس کو لائے ہمنے دیکہا روس کے جرنیل اور عہدیدار وہین سے بھی چند نفر
حاضر تھے سیر کے بعد ہم گاڑی مین پلٹ آئے تہوڑی دیر کے بعد روانہ ہوئے ایک گہنٹہ نہین
گذرتا تہا کہ ایک بہت بڑا گانون نہ ملتا ہو رات گاڑی مین بسر ہوئی صبح کو سویرے ایک
لمبے پل سے ہم نے عبور کیا یہ ندی ولگا مین گرتی ہے کوسٹوف کے بعد آدہی رات
کو ہم بیزن پر پہنچے تھے اور دو گہنٹہ دن چڑہے فوسٹودو کے اسٹیشن پر پہنچے ہماری
گاڑی کو ٹہرالیا جب شاہزادون کی گاڑی آگئی وہانسے ہمنے اور ہمراہیون نے مسکو مین وارد
ہونے کے واسطے ریشمی لباس پہنا۔ فوسٹودو اسٹیشن مین شاہزادہ ڈلگورو کے گورنر
مسکو کہ مرد مسن بزرگ اور صاحب القاب و خطاب ہی استقبال کے واسطے گاڑی کی اندر ہی
حضور مین آیا اور مسیو کا باروف اعلے حضرت شہنشاہ کا مترجم جو شہنشاہ کیجانب سے
آگیا تہا حضور مین پہنچا۔ بہت بڑا آدمی ہے۔ ایران بھی آیا ہے۔ خلاصہ ہم روانہ ہوے یہانتک کہ
شہر مسکو نظر آیا۔ گرجا ؤنکے گنبد جو سب طلا کار تھے نہایت عالیشان مکانات باغیچے باغات سرد خانے
(گرمیو نمین رہنے کے مکانات) اچھے اچھے کارخانے دکہائی دیئے۔ آخر ہم اسٹیشن پر پہنچے جو ریل
کی گاڑی کے توقف کیجگہہ ہے زن و مرد کا بڑا مجمع تہا ہم گاڑی سے اوترے شہر کا گورنر اور چند
جرنیل اور ارباب قلم موجود تھے اسقدر ازدحام تہا کہ حساب نہین رکہتا چار گہوڑونکی گاڑی جلوس
کے ساتھ اور شہنشاہ کے سائیس جو عمدہ عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے حاضر تھے وزیر اعظم اور سب
لوگ اور شاہزادے اور پیشخدمت عملہ مین سے رولہف وار گاڑیو نمین بیٹھے ہوئے پیچھے پیچھے آتے
تھے اسیطرح بازارو نمین سے گذرے سب جگہہ عورتون اور مردونکا عجیب مجمع تہا یہانتک کہ ہم ارک
کرمیلین کے عمارت کے دروازہ پر پہنچے جو روس کی کیا بلکہ تمام فرنگستان کی مشہور
اور بڑی عمارتون مین سے ہے یہ عمارت پرانی ساخت کی بلند دیوار اینٹونکی رکہتی ہے

اور ٹیکری کی شکل بلندی پر واقع ہوئی ہی جو شہر مسکو کے اوپر اور تمام شہر وہانسے نظر آتا ہی
میگزین توپخانہ اور اسلحہ خانہ بھی اسی عمارت مین ہی ہم اون مقاموںکے قریب سے گذرے
ایک توپ بہت بڑی عمارت کے پہاٹک پر رکھی ہی کہ اسقدر بڑی ہم دیکھنے مین آئی ہی
مسکو کے گرجا کا گھنٹہ جو قدیم زمانہ سے ٹوٹا ہوا پڑا ہی۔ توپخانہ کے قریب تہا اس کلانی کا گھنٹہ
بھی کسیجگہ معلوم نہین ہوتا جو توپین نپولین اول شہنشاہ فرانس سے مسکو کی لڑائی مین چہینی ہین
میگزین مین رکھی تہین۔ خلاصہ یہ کہ ہم عمارت کے زینہ پر پہنچے کونٹ لینس ڈورف
جو اس عمارت کا ناظر و مہتمم اور مسکو کے باغات اور نزولی یا خالصہ جائداد کا دارغہ ہی آگیا
دیدار و جوان ہی۔ فرانسسی زبان کو بہت اچہا جانتا ہی ہمکو راستہ اور عمارات کی کیفیت بتاتا تہا
کریملین کی عمارت کا وصف حقیقتاً نہین لکہہ سکتے بہت سی سیڑہیان چڑہکر ہم اوپر گئے ایسی ترکیب سے
بنائی ہین کہ بہت آرام سے چڑہ جاتے ہین۔ سنگ سماق وغیرہ کے بڑے بڑے ستون اون
برآمدون مین تھے زینون اور برآمدون مین فرش کیا تہا زینے سے اوپر جو راستہ جاتا ہی وہان دہنی طرف
ایک پردہ روسیون کی مغلون سے لڑائی کی تصویر کا لگا ہوا ہے۔ پہر ایک بڑے
کمرے مین اور وہان سے ایک بہت بڑے تالار (صدر دیوانخانہ) مین داخل ہوتے ہین
چہوٹا کمرہ سینٹ جارج۔ یعنے پہلوانی کے تمغے یا نشان حاصل کرنے والون کا کمرہ
کہ جس شخص نے اگلے زمانہ مین اور حال مین اس نشان کو حاصل کیا یا اب حاصل کرتا ہی
اسکے نام کو اس کمرہ مین لکہہ دیتے ہین بہت بڑا اور بلند کمرہ ہی بہت بڑی بڑی روشنی کے جہاڑ اور
جہلبے لٹکتا ہے وہان سے سال ڈوٹردن یعنے تخت گاہ کو راستہ جاتا ہے۔ یہ
کمرہ بھی بہت بڑا اور لمبا اور بلند ہے اور شہنشاہ کا تخت جو شاہی سراپردہ سے آراستہ
کیا ہوا ہی دیوانخانہ کے صدر مین رکہا ہے۔ دستور ہے کہ شہنشاہان روس اوسیجگہ تاج
سلطنت پہنین وہانسے دو تین اور کمرون مین ہوکر پہر خوابگاہ مین راستہ جاتا ہی اس کمرہ مین ایک
دروازہ ایک ایسی مہتابی کی مثل جگہہ کو ہی کہ اوس مہتابی پر سے تمام شہر مسکو اور اسکے نواح نظر آتی مین

کسیقدر ہمنے وہانکی سیر کی اس عمارت مین چونہ کو پتھر کر دینے یعنی قلعی گھوٹنے مین عجیب صنعت
کی ہی کہ چونہ آئینہ کی مانند شفاف اور پتھر کی مثل سخت ہوگیا ہے - اس عمارت اور کمرونمین عمدہ
عمدہ ستون ہین مثلاً سنگ سماق کے دو بلند بلند ستون ایک ٹکرے کے خوابگاہ کے
کمرے مین ہین اور صدہ کمرے مین سنگ ملخیت[۱] کے ستون بہت ہین - زینے سب
سنگ مرمر کے ہین - اس عمارت کے مکانات اور منزلین اوپر اور نیچے اسقدر ہین کہ ناواقف آدمی
گم ہوجاتا ہی - ایک روز کے اندر سب مین نہین پھر سکتے - بلور اور چینی کے پھولدان اس عمارت مین
بہت ہین - ایک چھوٹا سا زمستانی[۲] باغ طہران کے نارنجستان[۳] ونکی شبیہ عمارت کے قریب تہا
کہ عجیب وغریب پھولونکے درختون کو لاکر مرتب کیا تہا بہت ہی خوشنما تہا - ایک گیلری آف
ٹیبل یعنے جس جگہہ تصویر کے پردے لٹکاتے ہین اس عمارت مین ہے لمبے
دالان کی مثل جگہ ہے قدیمی دستکاری کی روغنی تصویرونکے سب پردے وہان لگائے ہین
بہت اچھی اچھی تصویرین ہین اور چینی کے بڑے بڑے پھولدان بھی قطار بہ قطار رکھے تھے
خلاصہ شام کا کھانا کھانے کے بعد کہ ابھی دھوپ تھی ہم تماشا خانہ کو گئے بہت آدمی راستون
مین تھے آخر ہم تماشا خانہ مین پہنچے سیڑھیون سے اوپر چڑھکر آرامگاہ کے کمرے مین سے ہوکر
سین (تماشا ہونیکی جگہہ) کی آگے کے درجہ مین یعنے اوس جگہ کے آگے جہان تماشا کرتے ہین
بیٹھے بڑا تماشا خانہ ہے - شہنشاہ نکولاس کی تعمیرات سے ہے چھہ منزلین
رکھتا ہے اور سب درجون مین کثرت سے عورتین اور مرد تھے ایک بڑا جہاز ٹھیٹر یعنی تماشا خانہ
کے بیچ مین لٹکا ہوا ہے - شاہزادہ ڈال گورکی مسکو کا گورنر ہمارے کمرے مین بیٹھا پردہ
اوپر اوٹھا عجیب سمان بندہ گیا بہت سی نلچنے والی عورتین ناچنے لگین اس ناچ اور تماشہ کو
بالے کہتے ہین یعنی بغیر بولنے اور گانے کے تماشا اور فقط ناچ اس عرصہ مین ناچتی بھی ہین اور
انواع واقسام کے سوانگ بھی کہ بیان نہین کرسکتے نکالتے ہین آدمیونکے روبرو ناچ اور تماشے
کے نیچے بہت سے باجے والے بھی برابر باجا بجاتے ہین اور ہر لحظہ برقی روشنیون سے

رنگ رنگ کی روشنیان گوشون مین سے ناچ کے مقام پر ڈالتے ہین جو نہایت ہی خوشنما ہی اور ناچنے والے بھی ہر دفعہ دوسری طرح کے کپڑے پہنکر نکلتے ہین - ناچنے والی جب اچھا ناچتی تھی تھیٹر کے لوگ تالیان بجاتے تھے اور کہتے تھے - بیس - یعنی پھر اسیطرح غرضکہ ایک مجلس تمام ہونیکے بعد تماشا خانہ کا پردہ چھوٹتا ہے اور پاؤ گھنٹے کے بعد کہ آدمی کسیقدر آرام پا لیتے ہین دوبارہ پردہ اُٹھکر دوسرا جلسہ منعقد ہوتا ہے - ایک سوانگ کے بعد کہ ہر ایک سوانگ کو ایکٹ کہتے ہین ہم دوسرے درجہ مین کہ ناچ کی جگہ کے قریب اور اوپر تھا چلے گئے شاہزادے اور سب لوگ ہمارے پہلے درجہ مین جا بیٹھے - پانچ دفعہ پردہ اوٹھایا گیا اور پانچ قسم کے سوانگ بنا کر لائے آدھی رات تک طول ہوا تماشا خانہ مین گرمی بھی بہت تھی ہم مکان کو چلے آئے - تماشا خانہ کے ڈائرکٹر (مہتمم کا نام گاولین)

بائیسوین کو

مسکو مین توقف ہوا آج ہم عمارت کریملین کے نیچے کے درجہ مین کہ آلات جواہر اور قدیم بادشاہونکے تاج وغیرہ وہان رکھے ہین گئے اوسکی سیر کی عالیشان اور اوپر تلے درجہ بدرجہ عمارت ہے کہ اسلحہ خانہ بھی محسوب ہوتا ہی اور جواہر خانہ بھی - سب اسباب اور آلات کو بتمامہ سلیقے کے ساتھ آئینونکے پیچھے رکھا ہی قدیم زمانہ کے چینی کے ظروف اور سونے اور چاندی کے آلات او تحفہ تحفہ اسباب اور لوٹ کے مال جو لڑائیون مین لئی ہین سبکو ایک ایک کر کے وہانکا ناظم اور تحویلدار جسکا نام سولوویا ہے بتاتا تھا - منجملہ اونکے وہ اسباب تھا جو پول طاوا کے لڑائی مین گریٹ پیٹر نے بارہوین چارلس بادشاہ سویڈن سے چھینا تھا اور وہ تخت کہ جس پر چارلس زخم کھانے کے بعد بیٹھا ہی اور اوسکو میدان کے اطراف مین لئے پھرتے ہین اور لڑتا رہا ہے اوس بادشاہ کے چند بیرقون سمیت (جھنڈا) ہمنے دیکھا قدیم روسی بادشاہون کے تاج مین سی گریٹ پیٹر کا

سلہ سب اکلیٹ ... [illegible]

بقدر دس تاج کے تھے اکثر تاجون مین قدیم زرگری کی وضع پر عمدہ عمدہ جواہر جڑے تھے۔ جواہر جڑے ہوئے عصاہاے سلطنتی اور گریٹ پٹر کا ایک سادہ عصا بھی تھا۔ اور قدیم اور حال بادشاہونکے دوسرے لباس اور الکزنڈر اول اور گریٹ پٹر کے مکان کا باقیماندہ اسباب سب وہان تھا اور فیروزی اور سونے اور سب جواہرات سے مرصع ۲ دو تخت جو شاہ عباس[1] صفوی نے شاہان روس کیواسطے ہدیہ کے طور پر بھیجا ہی دیکھے گئے۔ اور دو عدد مرصع زین اور سامان نہایت عمدہ جو سلطان حمید خان (عبد الحمید خان) بادشاہ روم نے ملکہ کیتھرائن کیواسطے بھیجے ہین وہان دیکھے گئے یہانتک کہ پٹر کبیر کا موزہ اور اسکندر اول کے موزے سب وہان تھے اور نپولین اول کی تصویر کہ بہت بڑی سنگ مرمر سے نہایت عمدہ تراشی ہے دیکھنے مین آئی۔ قدیم طرز کی گاڑیان بھی وہان تھین وہانکی سیر کے بعد ہم مدرسۂ لازارف کو گئے اچھا مدرسہ ہے ارمنی اور مسلمانون اور روسیونکے بچے وہان مشرقی اور فرنگی زبانین پڑھتے ہین مدرسہ کے افسر کا نام ولیانوف ہے۔ مدرسہ سے پلٹنے کے بعد جنگی افسر اور مسکو کے مقیم جرنیل حضور مین آئے مسکو کی کل سپاہ کے سردار کا نام کہ مرد حسن اور بلند قامت ہی جیل ڈنس ٹل ہے۔ رات کو ہم تھیٹر (ناٹک کا مکان) مین گئے اچھے اچھے سوانگ نکالے پھر شاہزادے ڈل گوروکی کے گھر بال کی مجلس مین گئے چونکہ اوسکی بی بی مرگئی تھی مجلس کی تعظیم و تواضع اُسکی بہن کی بیٹی یعنی بھانجی نے ادا کین۔

تیئسوین ۲۳ تاریخ

صبحکو ڈھکر گاڑی پر کسیقدر شہر مین پھرے پہر طلمبہ چی یعنی اگ بجھانے والے گاردنی کسیقدر قواعد کی پہر ہم دنیا کی قدیمی مخلوق کے مورتونکے عجائب خانہ مین کہ عالیشان عمارت تھی گئی اہل روم کو ہر زمانہ کی [illegible] ق سے آدمی کے جثہ کی برابر موم سے بنایا ہی اور اوسی سلطنت اور گروہ کے لباس کو بھی مومی مورتون کو پہنایا ہی نے تفاوت انسان کی مثل ہین اور اسباب بھی امریکہ اور

[1] شاہ عباس صفوی سنہ ۱۵۸۵ع مین بادشاہ ایران تہا یہ خاندان شیخ صفی صوفی یا صفی الدین کی نسل سے ہوا۔ ۱۲

اور افریقہ کے وحشیونکا دکہانیکے واسطے رکہنا ہے۔ وہانکے کتب خانہ مین بیان کیا کہ دو لاکہہ جلد کتابین ہین۔ شہنشاہ جبوقت مسکو مین آتے ہین عمارت کریملین کے نیچے کے کمرونمین اُترتے ہین اونکی بھی ہمنے سیر کی نہایت عمدہ کمرے ہین۔ پاکیزگی ان کمرونکے اسباب اور سنگ سماق اور سنگ مرمر کے ستون اور میزین اور کرسیان اور آئینے اور کوچون سے بہتر سامان خیال مین نہین آتا شہنشاہ کے کمرے مین دو ریچھونکی کہال جو اپنے ہاتھہ سے شکار کئے ہین کوچ کے آگے بچہا رکہی تہین۔ خلاصہ سیر کے بعد ہم نیکولاس اسٹیشن پر جو پیٹرزبرگ کی آہنی سڑک پر ہے گئے کہ انشاءاللہ آجکی شب پیٹرزبرگ کو روانہ ہون مکان سے ریل کی سڑک تک روشنی کی تھی شہر والونکی بڑی جمعیت ہمارے راستہ پر کہڑی تھی حد سے زیادہ تعظیم و تکریم کی مسکو کی جمعیت یعنی مردم شماری تین لاکھ اکیاون ہزار آدمی (۳۵۱۰۰۰) کی ہے نشان تمثال گورنر مسکو کو دیا گیا۔ شاہزادے اُسی ہماری والی گاڑی مین بیٹھے ہین۔ راتکو گاڑی مین شام کا کہانا کہا کر مین سو رہا

پنجشنبہ ۲۴ جمادی الاولی

صبح کو اوٹھکر مینے دیکہا راستہ کے دونو طرف تمام سرو کا جنگل ہی آج ہم دو لمبے پلون سے گذرے کہ دو چوڑے چوڑے دروں کے اوپر بنے ہوئے تہے ایک نعیر پانی کے اور دوسرے کے بیچ مین سے پانی کی ندی بہتی ہی کسیقدر مسافت طے ہونے کے بعد ایک بڑی ندی واک نامی سے کہ بڑا لمبا لو ہے کا پل اُس کے اوپر بنایا تہا ریل کی گاڑی گذری۔ اس ندی نے اکثر میدانون کو کہادر یعنی کچہار کر دیا ہی۔ کچہار کے اندر متعدد گاؤن بنائے ہین ہم چلے گئے یہانتک کہ ایک اسٹیشن پر پہنچکر گاڑی سے نیچے آترے بڑی جمعیت تھی مشرقی وزارت کے مامور افسرون کو اسٹر اماکوف جو شاہزادہ گرچاکوف کا نائب (انڈر سکرٹری) ہے حضور مین لایا۔ اسٹر اماکوف مُسن آدمی ہی مگر نہایت ہوشمند اور چست اور باکفایت اور سندیافتہ مشیر سلطنت ہے۔ کسیقدر باتین ہوئین پہر

ہم گاڑی مین بیٹھکر روانہ ہوئے شہر پیٹرزبرگ کے نزدیک جلوس کا لباس پہنکر ہم پہنچنے کے واسطے طیار ہوئے گاڑی اسٹیشن مین ٹہری اعلیحضرت شہنشاہ معہ نواب ولیعہد اور اپنے دوسرے بیٹون اور خاندان سلطنت کے سب شاہزادون اور سردارون اور جنیلون کے حاضر تھے اعلیحضرت شہنشاہ اسکندر دوم (الکزنڈر) کل ممالک روس کی بادشاہ نے کمال تپاک اور محبت سے ہمکولیا نواب گرینڈ ڈیوک نیکولاس روس کی کل لشکرون کے سپہ سالار اعلیحضرت شہنشاہ کے بہائی نے پیٹرزبرگ کے مقیم لشکر کی رپورٹ دی نواب گرینڈ ڈیوک قسطنطین نیکلایویچ۔ اعلی حضرت شہنشاہ کے دوسرے بہائی بھی تھے۔ خلاصہ شہنشاہ کے ہاتھہ مین ہاتھ دیکر ہم پیادہ پا چلے بہت عہدیدار فل ڈریس یونی فارم لباس سے راستہ پر حاضر تھے نوسکی نام مشہور کوچہ کی ابتدا سے جو بہت لمبی چوڑی سڑک ہی ہم داخل ہوئے۔ کوچہ کے دونو نطرف سہ منزلی اور پنج منزلی عمارتین اور سڑکون کے دونو نطرف پتھر کا فرش اور بیچ مین لکڑی کا تختہ ہے کہ گاڑی کی گھڑگھڑاہٹ نہو جبوقت گاڑی پتھر کے فرش پر سے چلتی ہے تو بڑی آواز آتی ہے مگر تختہ پر سے جب چاپ اور سبک چلی جاتی ہے۔ خلاصہ مین اور شہنشاہ کہلے ہوئے چرٹ مین بیٹھے ہوا بھی اچھی کی اور دہوپ تھے شہر کی دونو نطرف اور بالاخانہ اور کوٹھون کی چھتین عورت اور مردون سے بھری ہوئی تھین ہُرو پکارتے تھے۔ برابر مین اور شہنشاہ آدمیون سے تعارف کرتے تھے (تعارف سلام کرنا یا لینا) بڑی دیر تک چلے گئے۔ آخر ایک بلند محراب اور ترپولیہ کے نیچے سے گذر کر زمستانی عمارت کے آگے کے میدان مین پہونچے ایک بلند اور بہت موٹا گول مینار پتھر کے ایک ٹکڑے کا اس میدان مین ہے کہ شہنشاہ الگزنڈر اول کی مورت کو اژدہات سی ڈہالکر اوسکے اوپر نصب کیا ہی اس میدان مین سے ایک مکان کے دروازہ مین داخل ہو کر ہم اعلیحضرت شہنشاہ کے ساتھ اوپر گئے البتہ بقدر ہزار آدمی کے عہدیدار افسر اور جرنیل زینون کمین اور کمرہ مین حاضر تھے۔ کمرون مین سی ہو کر کہ ہر ایک دوسرے سی زیادہ آراستہ اور بہتر تہا

گذرے نہایت عمدہ عمدہ تصویرون کے پردسے اور سنگ سماق کے ستون پتھر کے نہایت ممتاز کرسیان اور میزین پھولدان اور کمرون کا اسباب کہ اونکی تعریف لکھنا ممکن نہین ہی خصوصاً سنگ ملخیت یعنی نقرئی چمکدار پتھر کا ایک پھولدان زینے کے اوپر تھا کہ نہایت ہی پاکیزہ اور ممتاز تھا شہنشاہ ایک ایک کمرے کو دکھاتے تھے یہانتک کہ ہم اون کمرون مین پہنچے جو ہمارے واسطے مخصوص تھے وہان سے شہنشاہ رخصت کرکے اپنے مکان کو چلے گئے شہنشاہ بلند قامت اور بھاری بھرکم آدمی ہین بہت سنجیدہ کلام کرتے ہین اور وقار سے راستہ چلتے ہین خلاصہ ہم تھوڑی دیر بیٹھے تھے کہ کونٹ الدربرگ {Count Alderberg} کہ اعلیحضرت شہنشاہ کے دربار کا وزیر اور بہت اچھا آدمی ہی اور جثہ قوی رکھتا ہے آیا اور نشان سنٹ انڈرو {Order of St Andrew} ہیرے جڑا ہوا جو سلطنت روس کے معزز نشانون مین سب سے بڑا ہی معہ آبی حمائل کے اعلیحضرت شہنشاہ روس کی جانب سے ہمارے واسطے لایا ایک لمحہ کے بعد ہم شہنشاہ کی بازدید کو گئے وہ اپنے کمرے مین کھڑے تھے باہم ہاتھ ملاکر بیٹھ گئے وزیر اعظم اور مسٹر گامازوف شہنشاہ کا مترجم بھی تھے نہایت تپاک سے باتین ہوئین۔ شہنشاہ دو بہت خوبصورت حبشی غلام اسلام بولی لباس کے ساتھ رکھتے ہین کہ وہ خدمت کرتے تھے چند منٹ کے بعد اوٹھکر مین مکان کو آیا گھنٹہ بھر بعد ہم نواب ولیعہد کی بازدید کو گئے ولیعہد کا گھر شاہی عمارت سے دور ہی نواب ولیعہد ایک خوشوضع جوان اور چھبیس برس کے سن وسال مین ہین اونکی بی بی بادشاہ ڈنمارک کی بیٹی ہے غرضکہ کسی قدر وہان بیٹھکر ہمنے چاء پی بہت دیر صحبت رہی۔ مکان پر آکر ہمنے شام کا کھانا کھایا غروب کے قریب اعلیحضرت شہنشاہ ہمارے مکان پر آئے مین وہ ساتھ گاڑی مین بیٹھکر تھیٹر کو گئے ہوا اسقدر سرد تھی کہ ہم لبادے کے محتاج تھے۔ دور راستہ تھا تھیٹر کے دروازہ پر اوترکر بہت سیڑھیان چڑھکر ہم اوپر گئے اور سٹیج کے روبرو والے درجہ مین بیٹھے اسدرجہ مین شہنشاہ اور مین ولیعہد ولیعہد کی بی بی اور گرینڈ ڈیوک قسطنطین اور شہنشاہ کے سب بیٹے اور شاہی خاندان کے آدمی تھے تماشا خانہ

کا سطحہ عہدہ دار افسرون اور جرنیلون وغیرہ سے پر تھا۔ یہ تھیٹر چھ منزلین رکھتا ہی۔ سب منزلین عورتون اور مردون سے بھری ہوئی تھین ایران کے شاہزادے اور ملازمین بھی سب تھے جھاڑ جو بیچ مین لٹکا تھا گیاس سے روشن ہوتا ہی بہت اچھا ملبا تھا مگر مسکو کا تھیٹر بہت بڑا اور اوسکے ایکٹر یہان سے بہتر تھے جب پہلی دفعہ پردہ چھوٹا ہم دوسرے کمرے مین چلے گئے۔

فرانس کا ایلچی کبیر کہ بہت بوڑھا آدمی ہی اور اوس کا نام جنرل لی فلو ہے {General Le Flo} اور سلطنت عثمانی (ترکی روم) کا ایلچی کبیر کیا میل پاشا بھی یہان ملے اس دفعہ جو پردہ اوٹھا ہم شہنشاہ کے ساتھ نیچے کے درجہ مین جو تماشا خانہ کی جگہ سے نزدیک تھا گئے دو سوانگ وہان بھی دکھائے۔ تماشا ختم ہونے کے بعد ہم مکان کو پلٹ آئے۔

پچیسوین ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰

آج صبح کو شاہزادہ گرچاکوف روس کا وزیر اعظم آیا اوس سے بہت صحبت رہی مسٹر گوبل ترجمہ کرتا تھا شاہزادہ گرچاکوف بہت عاقل اور زیرک آدمی ہی پچھتر برس کی عمر رکھتا ہی اوس کے جانے کے بعد اعلیحضرت شہنشاہ آئے باہم گاڑی مین بیٹھکر ہم شان دی مارس {Champ de mars} یعنی قواعد کے میدان کو گئے بیس ہزار آدمیون سے زیادہ سوار اور پیادون کی فوج کھڑی تھی تماشائی مرد اور عورتین بھی میدان کے اطراف مین بہت تھے ایک خیمہ شامیانے کے طرز کا میدان کے ایک طرف نصب کر رکھا تھا۔ نواب ولیعہد کی بی بی اور غیر سلطنتون کے ایلچی اور ہمارے شاہزادے اوس مین تھے بعد اس کے کہ ہم اعلیحضرت شہنشاہ کے ساتھ سوار اور پیادون کی سب صفون پر پھر چکے اوس خیمہ کے نزدیک آکر گھوڑے پر سوار کھڑے رہے لشکر نے ہمارے آگے سے دفیلہ یعنی صف لبستہ چکر کیا {Marched Past} دو بگلچی سوار بھی شہنشاہ کے پیچھے حاضر تھے کہ وہ جو کچھ حکم دیتے تھے بگلچی بگل سے لشکر کو پہنچا دیتے تھے اول شہنشاہی باڈی گارڈ کے مسلمان سوارون کا رسالہ گذرا یہ خاص شاہی گارڈ کی پلٹنین خوبصورت اور عمدہ عمدہ جوانون سے

پھر تمام توپخانہ اور پیادون کی پلٹنین پھر سوارون کے رسالے کہ سب اچھے اچھے جوان اور عمدہ عمدہ خوشنما وردیون سے اور سب کے گھوڑے قوی اور مضبوط اور ایک رنگ کے تھے سامنے سے نکلے قواعد تمام ہونے کے بعد ہم اوسی طرح سوار شاہزادہ اُلڈن برگ {Olden Burg} کے مکان کو چلے گئے کہ صبح کے کھانے کے واسطہ مہمان تھے اون کا مکان اوس میدان کے اوپر مشرف ہی۔ اس شاہزادے کی بیٹی اعلیحضرت شہنشاہ کے بھائی گرینڈ ڈیوک نیکولاس کی بی بی ہی جو مہمان دار اور صاحب خانہ تھی ایک معزز اور محترم بیگم ہی۔ خلاصہ ہم اوپر گئے۔ ہمارے شاہزادے اور وزیر اعظم وغیرہ بھی تھے اس دعوت مین وہی سلطنت روس کے خاندان کے لوگ موجود تھے کھانے سے پہلے وہ لڑکیان جو مدرسہ مین پڑھتی ہین اور شہنشاہ بیگم کی زیر حمایت ہین آنوٹون کے ساتھ بلاحظہ کی گیئن شہنشاہ بیگم آپ پیٹرزبرگ مین نہین ہین سینہ کے درد کی وجہ سے فرنگستان کو گئی ہین غرضکہ پھر ہم میز پر بیٹھے نواب گرینڈ ڈیوک نیکولاس کی بی بی جو صاحب خانہ تھی ہمارے سیدھے ہاتھ اور اعلیحضرت شہنشاہ بائین ہاتھ بیٹھے شہنشاہ ڈاکٹر ٹھولوزن سے باتین کرتے تھے مین بھی فرانسیسی زبان مین باتین کرتا تھا کھانے کے بعد اعلیحضرت شہنشاہ کے ساتھ گاڑی مین بیٹھ کر ہم مکان کو گئے اور وہ سارسکوئی سیلو کو {Tsars koi Selo} جو سلطنت کے سردخانون مین سے شہر کے باہر واقع ہی ریل مین بیٹھ کر چلے گئے کہ آج کی شب بال (رقص بے تکلم) کیواسطے شرفا شہر کی مجلس مین پلٹ آئین ہمنے بھی کسیقدر عجایب خانہ ہیرمی تاج مین {Her mi tage} جو ہمارے مکان سے ملا ہوا تھا سیر کی خوب خوب جواہرات اور دیکھنے کے قابل چیزین ہین۔ یہ قرار پایا کہ انشاءاللہ تعالے دوسرے روز تفصیل کے ساتھ اچھی طرح سیر کرینگے آدھی رات کے قریب ہم شرفاء شہر کی بال کی مجلس مین گئے اعیان واشراف شہر کے رئیسون نے زینے تک استقبال کیا شہنشاہ جو وقت سے پہلے وہان ہمارے منتظر تھے آگے بڑھے باہم ہاتھ پکڑ کر کسیقدر پھرتے رہے پھر بیٹھ گئے عورت اور مردونکا

بڑا مجمع تھا اس عمارت کے وضع اس قسم کی ہی کہ بیچ مین تو بہت بڑا کرسی دار صدر کمرہ ہی جو ناچ کیجگہ ہی اور اطراف مین برآمدے ناچ کے کمرے پر مشرف ہین کہ آدمی وہان ٹہلتے اور بیٹھتے ہین جب تھوڑی دیر گذر گئی ہم مکان کو چلے گئے رودخانہ نیوا {Neva} پیٹرزبرگ کے شمال سمت سے جنوب و مشرق کے بیچ کیطرف جاری ہی۔ اور بہت بڑی ندی ہی۔ دُخانی بڑا جہاز اوس مین چلتا ہی۔ ہر روز برف کے بہت سے ٹکڑے پہاڑ کی مانند شمال سے بہا کر لاتی ہی جو نہایت صاف اور پاکیزہ کوہ البرز کے نالہ کی برف کے مثل ہی۔ کہتے ہین نیوا کا پانی گوارا نہین ہی شہنشاہ بھی ہمکو اوسکے پینے سے منع کرتے تھے۔ ندی کے ایکطرف تو وہ عمارت ہی جو ہماری منزل ھے اور سامنے کی طرف ایک پُرانا قلعہ ہی جو پیٹر کبیر کے زمانہ مین بنا یا ہی ایک گرجا قلعہ کے بیچ مین ہے ایک مینار اور ایک بلند بیحد ارلاٹ سونے کی رکھتا ہی۔ سلاطین روس کا مقبرہ اوسی مین ہی۔ سلطنت کی ٹکسال بھی قلعہ کے اندر ہی پیٹرزبرگ کی سڑکین گیاس سے روشن ہوتی ہین۔

چھبیسوین ۲۶ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ

صبح کو جب مین اوٹھا گھنٹہ بھر بعد غیر سلطنتون کے ایلچی آئے۔ استقبال کیا گیا چار آدمی ان مین سے ایلچی کلان تھے ایک ایک کو خاص کمرے مین بلایا گیا پھر باہر جا کر سب دیوانخانے مین کھڑے ہو گئیے ہم بھی دیوانخانے مین گئیے سب سفیرونکی احوال پُرسی کی اونھون نے بھی اپنے اپنے ممبران سفارت اور عملہ کو پیش کیا۔ ہمارے شاہزادے اور سب ملازم بھی حاضر تھے بڑا شاندار دربار تھا چار شخص سفیر کبیر یعنی شہنشاہی ایلچیون کے یہ نام ہین جنرل لی فلو { G^l Le Flo } ایلچی فرانس کہ ایک مُسن اور ہوشیار آدمی ہے لرڈ لوفتوس {Lord loftus} ایلچی انگلش۔ کیامیل پاشا ایلچی دولت عثمانی {kyamil pasha} پرنس۔ ڈی رُوس {Prince of Reuse} ایلچی جرمن پروشیہ۔ اور اکثر یورپ کی

سلطنتون اور امریکہ اور یونان کے ایلچی اور نائب سفارت حضور مین آئے تھے ملاقات کے بعد ہمنے آکر کھانا کھایا شاہزادہ اولڈن برگ بھی {Olden burg} کہ کل اوس کے گھر ہمنے کھانا کھایا تھا ملاقات کو آیا پھر اعلیحضرت شہنشاہ آئے تہوڑی دیر تک دوستانہ صحبت رہی پھر وہ فوج کی قواعد کے واسطے چلے گئے مگر مین آج ہیرمی تاج کی سیر کیوجہ سے قواعد مین نہین گیا۔ آج طلمبہ جی گاروئے مکان کے نیچے قواعد کی ہمنے کہڑکی مین سے ملاحظہ کیا۔ خلاصہ ہم ہیرمی تاج کی سیر کو گئے۔ وہان کا مہتمم جسکا نام کیدیانوف ہی {Kidia nof} اور تماشا خانون یعنی شاہی تھیٹرونکا بھی مہتمم اور بوڑہا آدمی ہی حاضر تھا۔ ایک ایک چیز کو دکھاتا تھا کمرے جہان روغنی تصویرون کے پردے اور سنگ مرمر کی مورتین اور سبیریا کے قیمتی پتھرون کی چھوٹی چھوٹے اور بڑے حوض تھے اور اکثر پتھر کے ایک ٹکڑے کے گول اور لمبے لمبے ستون کہ ملک فینلانڈ {Fin land} کے پتھرونکے ہین ایسی میزین کہ رنگ رنگ کے پتھرون سے خاتم سازی یعنی پچی کاری کی گئی ہی۔ سفید نقرئی چمکدار یعنی ملیچٹ پتھر کی جو سبیریا کا پتھر ہی میزین اور پھولدان اور طرح طرح کی عجیب وغریب قابل دید چیزین مرد بچے کہڑے اور بیٹھے ہوئے بنائے تھے کہ انسان کو حیرت ہوتی تھی۔ ایک بہت بڑی عورت کہڑی ہوئی نہایت خوبصورت تھی۔ کہ ممکن تھا کہ انسان تین روز تک بیٹھا ہوا اوس کو دیکھا کرے ہر ایک تصویر کے پردے اور ہر مورت اور ہر ایک کمرے کو دس روز تک دیکھنا بھی کافی نتھا ایک منٹ کے ملاحظہ سے کچھ سمجھ مین نہین آتا تھا۔ برابر ہم کمرے کمرے اور دالان دالان پھرتے تھے۔ پھر بہت سی سیڑہیون سے کہ اون کے دونون طرف سنگ سماق کے بلند بلند اور گول ستون تھے ہم نیچے اوترے مکان کے نیچے کے طبقہ مین بھی مصر وغیرہ کی قدیمی صنعت کی بہت مورتین تھین کہ خود یہی مہتمم جاکر خرید لایا ہی ایک مورت بہت بڑی بیٹھی ہوئی آدمی کی ہاتھی کی برابر تھی مگر تمام اعضا کو باہم مناسبت کے ساتھ بنایا تھا۔ قدیمی سکے اور سونے ظروف وغیرہ کہ قدیم زمانہ مین زمین کے نیچے اور قبرون کے اندر سے نکالکر سب کو آئینون کے صندوقون مین رکھا ہے۔ تصویر کے پردے سب انگلش اور اطالوی اور اسپینی قدیم نقاشون کا کام ہی نہایت

عمدہ عمدہ تصویرین تھین کہ اوس سے بہتر خیال مین نہین آتین بہت دیر تک سیر کرنے کے بعد ہم مکان پر آئے کسیقدر آرام لیکر کپڑے پہنے عصر کے وقت ہم شہنشاہ کے مکان مین شام کے کہانے کے واسطے موعود تھے اوس کے وقت پر گئے ایک سو ستر آدمیون کی دعوت ہوئی تھی سلطنت روس کے خاندان سے اور ہمارے شاہزادے اور ہمراہی بڑی جمعیت تھی اول ہم خلوت کے کمرے مین گئے کہ ولیعہد اور اونکی بی بی وغیرہ وہان تھے کسیقدر بیٹھکر ہم دعوت کے کمرے مین گئے اور میز پر بیٹھے شہنشاہ ہمارے بائین ہاتھ اور ولیعہد کی بی بی دہنے ہاتھ تھی کھانا کھایا گیا کھانے کے بیچ مین شہنشاہ اوٹھے ہم سب اوٹھ کھڑے ہوئے شہنشاہ نے میری سلامتی اور صحت کا جام پیا اوسی وقت قلعہ سے توپ داغی گئی۔ ایک منٹ بعد مین اوٹھا پھر سب کھڑے ہو گئے ہمنے شہنشاہ کی سلامتی پر شربت کا جام پیا۔ پھر دعوت تمام ہوئی۔ بڑے لطف سے گذری۔ بعد کو ہمنے جاکر شہنشاہ کی والدہ کے مکانات کی سیر کی شہنشاہ نے اپنے وزیرون اور بعضے جرنیلون کو پیش کیا پھر ہم چلے آئے شہنشاہ بھی پلٹ گئے۔ کھلی ہوئی فٹن حاضر کی اوس مین بیٹھکر ہمنے شہر کی سیر کی شہنشاہ نیکولاس { Emperor Nicholas } کی مورت کے نزدیک سے کہ اژدہات سے ڈہالی ہو گذرے بہت بڑی تصویر ہو گھوڑے پر سوار بنائی ہو سنٹ اسحاق گرجا کے سامنے ہو جو نہایت عالیشان تعمیرات سے ہو سب پتھر کا اور گنبد طلا کار سنہری ہے اور سنگ سماق کے گول اور لمبے لمبے ستون اوس کے اطراف مین بہت ہین۔ ہوا چونکہ ٹھنڈی تھی ہم مکان کو پلٹ آئے رات کو میچل تھیٹر { Michael } مین گئے شہنشاہ نہ تھے آج وہ سارس کوئی سیلو مین تھے ہمارا وزیر اعظم اور شہنشاہ روس کے دربار کا وزیر وغیرہ حاضر تھے ہم آخری درجہ مین بیٹھے۔ یہ تماشا خانہ پہلے تماشا خانہ سے بہت چھوٹا مگر خوبصورت اور آراستہ ہو چھہ منزلین رکھتا ہو۔ عورتین اور مرد بہت تھے ہم سین یعنی تماشاگاہ سے بہت نزدیک تھے اس تماشا خانہ مین سوانگ اور نقلین کرتے ہین یعنی ہر امر کا بیان کرتے ہین سوٹزرلنڈ کی ایک عورت نے بہت اچھی بند بازی یعنی رسی پر نٹ کا کرتب کیا بعضے اور شخصون نے عجیب عجیب کام کئے اون مین سے ایک

آدمی ایک مقفل الماری کے اندر سے جسکو کھولدیتا تھا اور کچھ اوس کے اندر نہ تھا ایک لڑکا اور ایک حسین عورت اور ایک اور آدمی نکالتا تھا ایک شخص بڑے گولے کے اوپر کھڑے ہوکر گولے سے راستہ چلتا تھا اور چند چیزین مثل چھری وغیرہ کے دیر تک اوچھالتا تھا اور دونون ہاتھون سے لیک لیتا تھا ایک موٹی تازی عورت جو بہت تنگ چست کپڑے پہنے ہوئے تھی اور سینہ اور اوسکے پانو کھلے ہوئے تھے کل کی گاڑی پر جسمین ہین پہیئے ہوتے ہین اور اوس کو ولو سپیڈ {Velo cipede} کہتے ہین سوار ہوکر تیز دوڑاتی تھی اور خوب تیز چلتی تھی بعد کو ایک حبشی نے چند بوتلین لاکر زمین پر رکھدین بوتلون کے منہ پر روئی کی بتی تھی اسپرٹ مین بھگو کر آگ لگادی عورت کل کی گاڑی کو بوتلون کے بیچ مین سے تیزی کے ساتھ نکال لیجاتی تھی آخر کو گاڑی سے گرپڑی اور اوس کے لباس کے پچھلے دامن مین آگ لگ گئی بہت خفیف ہوئی چند دفعہ ٹیبلو وی ونٹ {Tableau vivant} کا تماشا لائے بہت اچھی اور عجیب چیز ہی چند عورتین اور بچے وغیرہ بے حس و حرکت اور اچھے انداز سے کھڑی ہو جاتی ہین اور بیٹھ جاتی ہین کہ تصویر کے پردے کی مثل بہت اچھا معلوم ہوتا ہی آہستہ آہستہ اون کو چکر دیتے ہین جو بار بار دکھائی دیتے ہین - تماشا تمام ہونے کے بعد اوٹھ کر مکان مین آکر مین سو رہا پیرس سے خبر پہنچی کہ مسیو طیر {Thiers} رئیس جمہوری فرانسہ یعنی پریسیڈنٹ نے استعفا دیدیا اور مارشل میک میہن {Marshal macmahon} سپہ سالار فوج کو قوم فرانس نے سلطنت کا پریسیڈنٹ (ناظم) مقرر کیا ہے -

شنبہ ستائیسوین

صبح مین اوٹھا مینہ آج بہت برستا تھا شہنشاہ سارس کوئی سیلوس ہین اور آج قرار پایا تھا کہ جزیرون مین آتشبازی چھوٹین مینہ کے سبب سے موقوف کیئے گئے آج ہمنے بعض ملاقاتین کین اول گرینڈ ڈیوک قسطنطین {Constantine} برادر شہنشاہ کے

گہر گئے جو امیر البحر ہین نہایت عمدہ مکان رکھتے ہین متعدد کمرے سامان سے پر تھے اونمین سے ایک کمرہ جو اسلام بول کے طرز پر بنا ہی ہم اوس مین بیٹھے دیوارون اور ٹونٹیون سے حوضون مین پانی گرتا تھا اور کمرے مین قرآن مجید کی آیتین اور حضرت امیر المومنین (سیّدنا علی ابن ابی طالب عَلَیْھِمُ السَّلَامُ) اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین عَلَیْھِمُ السَّلَامُ کے اسم مبارک کو لکھا تھا اور خلفا کے نام بھی تھے۔

ایک اور چھوٹا سا گول کمرہ نہایت باصفا تھا وہان بھی ہمنے حقہ پیا پہر اوٹھکر اور کمرون مین پھرے وہان بحری اسباب اور جہاز اور توپون وغیرہ کے نمونے بہت تھے کتب خانہ اور عجائب خانہ بھی رکھتے تھے سب ملاکر بہت اسباب تھا۔ گرینڈ ڈیوک قسطنطین بھی کل بحر سیاہ (بلاک سی یا بحر اسود) کو جاتے ہین کہ ایک نیا جہاز بنایا گیا ہی۔ اوس کو پانی مین ڈالین یعنی جاری کرین - وہان سے پلٹ کر ہم گرانڈ ڈیوک نیکولاس {Nicholas} شہنشاہ کے دوسرے بھائی کے گھر گئے وہ گھر نہ تھے اونکی بی بی جو شاہزادہ اولڈن برگ کی بیٹی ہی اور اونکا بیٹا کہ بلند قامت اور اچھا جوان ہی موجود تھے لڑکیان اور چھوٹے چھوٹے اور بڑے لڑکے بھی اوسی کے خاندان کے تھے نہایت عمدہ مکان رکھتے ہین کسی قدر بیٹھکر چاء پی کر پلٹ کر ہم شاہزادہ گرچاکوف کے گھر گئے کہ اونکا وزارت خانہ تھا بہت سیڑہیون سے اوپر چڑھ کر آخر کے کمرے مین بیٹھے کسی قدر اون سے صحبت ہوئی۔ وہان سے اوٹھکر ہم برن یوتسکی {Barinyotiski} کے گھر کہ ہمارے مکان کے نیچے ہے گئے یہ شخص شہنشاہ کا دوست ہی ایک زمانہ مین قفقاز کا (کاکیشز) گورنر بھی تھا شامل کی لڑائی کو اسی نے ختم اور شامل کو گرفتار کیا تھا ایک کوچ پر لیٹا ہوا اور منہ پر لحاف تانے ہوئے تھا۔ سر کے سوا کوئی جگہ کھلی نہتی بوڑہا آدمی ہی محض اسلیئے کہ بزرگ اور معزز شخص اور بیمار تھا ہمنے اوس کی زیارت کی تھوڑی سر منڈاتا ہی۔ گالون پر ڈاڑھی یعنی قلمین رکھتا ہے۔ فرانسیسی زبان بولتا تھا کسی قدر ہم بیٹھے اوسکی بی بی سے جو اہل گرجستان سے ہے ملاقات ہوئی۔ پہر اوٹھکر ہم مکان کو چلے آئے گھنٹہ بھر بعد جواہر خانہ ارمی تاج کے دیکھنے کو گئے وہان ایک طلاکار نہری مور تھا اوسکو کوک دیا بہت اچھا ناچا

ایک طلاکار سنہری مرغ بھی تھا جو مرغ کی طرح بولتا تھا پھر مکان کے اندر بہت دیر سیر کر کے وہان سے مکان کے آخر تک جا کر زینہ پر سے اوپر گئے کہ شہنشاہ کا تاج اور ہیرا لاسزاروف نامی {Lazarof} جو شہنشاہ کے عصا کی دستہ پر لگا ہوا ہے شہنشاہ کی بی بی کے جواہرات ہمیشہ سب وہان دیکھے الماس کلان نہایت عمدہ ہیرا ہے تاج مین بھی بریلان یعنی کنول بنائے ہوئے پہلو تراش ہیرے وغیرہ بہت اچھے اچھے تھے۔ تاج کی چوٹی پر ایک بڑا لعل تھا ایک ہیرونکا چھوٹا تاج بھی بہت اعلے پہلو تراش ہیرونکی ایک گلوبند ہمیشہ شہنشاہ بیگم کا مال ہے اور جواہر بھی تھے۔ پھر ہم مکان کو پلٹ آئے۔ اس عمارت مین ایکہزار اور ایکسو کمرے ہین ان مین سے اکثر کی ہمنے سیر کی۔ رات کو کہانے کے بعد ہم بڑے تھیٹر کو گئے۔ شہنشاہ وہان موجود تھے بہت دیر تک صحبت رہی۔ ہم نیچے کے درجہ مین تماشاگاہ کے نزدیک بیٹھے وزیر اعظم اور آلڈنبرگ۔ اور گرینڈ ڈیوک نواب قسطنطین وغیرہ بھی تھے تماشے کو مختلف ترکیبون کے ساتھ زیادہ طول دیا جب پردہ چھوٹتا تھا ہم شہنشاہ کے ساتھ ایک چھوٹے کمرے مین سگار پیتے تھے۔ پردے چھوٹنے کی حالتون مین ایک دفعہ شہنشاہ کے ساتھ ہم تماشاگاہ پر گئے بڑا ازدحام تھا لوگ لوٹ لوٹ کر شہنشاہ کے ہاتھونکو چومتے ہین۔ شاہزادے وغیرہ تماشاگاہ کے روبرو والے درجہ مین تھے۔ خلاصہ بعد تمام ہونے کے ہم شہنشاہ کے ساتھ گاڑی مین بیٹھ کر چلے آئے۔ ہر حال مین اللہ کا شکر ہے۔

دوشنبہ اٹھائیسوین ۲۸

صبح کو اوٹھ کر کھانا کھا کر پہنے کپڑے پہنے وزیر اعظم نے آج اعلیحضرت شہنشاہ سے ملاقات کی پھر شہنشاہ کے ساتھ ہم جرمٹ مین بیٹھ کر پریڈ کے میدان کو جانے کے واسطے چلے دو تین ہزار سرگولس (باقاعدہ جنگی) سوار اور تفراق قواعد کے واسطے حاضر کیے تھے آسمان پر ابر تھا برسنا شروع ہوا آخر تمام لباس تر ہو گیا پریڈ پر پہنچکر ہم گھوڑے پر سوار ہو لئے سواروں نے قواعد کے

مینہ ذرا کم ہو گیا۔ رگولر سوارونکی قواعد کے بعد انہون نے پیادہ ہو کر تلنگون کی مثل باڑہ ماری توپخانہ نے بھی فیر کئے۔ چرکس اور قزاق اور مسلمانان قراباغ کی سوار جو سو آدمیون سے کچھ زیادہ تھے ہمارے آگے گھوڑے دوڑاکر بندوقین اور طپنچے خالی کرتے تھے چند آدمیون نے زور سے منجنیق بھی کھائے۔ زمین بھی بہت کیچڑ تھی۔ تمام ہونے کے بعد مین گاڑی پر سوار ہو کر مکان کو گیا شہنشاہ بھی ریل کی گاڑی مین بیٹھ کر سارس کوئی سیلو کو چلے گئے۔ مکان پر آنے کے بعد کوئی گھنٹہ بھر آرام لیکر گاڑی پر سوار ہو کر ہم قلعہ اور شاہی بنک کو گئے پہلے بنک مین گئے عجیب جگہ تھی حقیقت مین سلطنت کے خزانہ اور نقدی اور روپیہ اشرفیونکا گودام ہے نقد اور سونے چاندی کی پانسی (لمبی اینٹ) سب ملاکر ایران کے دو کرور تومان (یعنی ہندوستانی حساب سے) بینتالیس لاکھ روپئے موجود تھے۔ پانسون کو آدمی اتنی ہوئی اینٹ کی مثل بناکر زمین پر بچھا رکھا ہی۔ روس کا وزیر داخلہ جسکا نام سائیترن ہے {Reiterne} سب چیزونکو بتلاتا تھا پھر وہانسے سوار ہو کر بہت راستہ چل کر ایک بڑے اور لمبے پل پر سے جو رودخانہ نوا پر ہی گذر کر قلعہ مین داخل ہوئے قلعہ کا حاکم ایک بہت بوڑھا پرانا جرنیل ہی رعشہ کا عارضہ بھی رکھتا ہی اوس کا نام کارسا کوف ہے {Karsakof} اول ہم روسی بادشاہونکی قبرون پر گئے گرجا کی مثل ایک جگہ ہی بادشاہون کی قبرون کے صندوقون کو جو سنگ مرمر کے ہین کونون مین رکھا ہی گریٹ پطر سے نیکولاس تک سب وہان دفن ہین۔ وہانسے ہم ٹکسال کو گئے جو اوسی قلعہ مین ہے شہنشاہی سکے کی اشرفی اور چاندی کے روپیہ سکہ کئے جاتے ہین کسی قدر سیر کے بعد ہم اوس جگہ جہان تمغے یعنی میڈل ضرب کئے جاتے ہین پیادہ پا گئے ایک بہت بڑا طلائی مڈل ہماری یادگار مین بنایا۔ اوس کے ایک طرف بہت ہی شبیہ شہنشاہ کے صورت دوسری طرف فارسی خط مین ہمارے وارد ہونے اور آنے کی تاریخ اور ہمارا نام لکھا تھا پھر سوار ہو کر ہم مکان پر آئے آج رات کو شہنشاہ کے مکان مین بال کا جلسہ ہی۔ شب کو ہم مجلس بال مین گئے پھر اونہین کمرون اور لمبے لمبے دالانون

سکھ سوار ... ایران کا ... چونی ... ملکہ انگلستان ... نقد ... ملکہ لندن جانے ...

تہنیت گذرے - ہمارے شاہزادے اور شیخ مست وغیرہ موجود تھے - اول ہم شہنشاہ کے دوسرے بیٹے کے مکان پر بازدید کی رسم سے گئے ذرہ بیٹھکر پھر مین شہنشاہ کے ے مین گیا - ولیعہد بھی موجود تھے - شہنشاہ نے بال مین چلنے کی فرمایش کی - ایک بڑے بال مین عورتون اور مردون اور جرنیلونکی بڑی جمعیت اور ہمارے ہمراہی سواے اعتضاد السلطنت اور علاء الدولہ کے کہ عرض کیا گیا کہ وہ بیمار ہین سب موجود تھے کمرے کے اندر داخل ہونے مین ہم اسطرح داخل ہوئے کہ اول مین ولیعہد کی بی بی کا ہاتھ پکڑ کر دونون آگے چلے گئے پھر شہنشاہ شاہزادے ایلنبرگ کی بی بی کا ہاتھ پکڑے ہوئے پیچھے سے آئے عورتون اور مردون نے بھی ہمارے دور مین حلقہ باندھ رکھا تھا ہم اسی طرح چل پھر کر پھر کھڑے ہوگئے - باہر کے ایلچی ٹرکی اور انگلش اور فرانس اور جرمن کے سب موجود تھے - روسی شاہزادون وغیرہ مین سے عورتون اور مردون نے ناچنا شروع کیا سب ملکر بہت دیر تک ناچے - ہم شہنشاہ کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھے کسی قدر کھڑے رہے تھوڑی دیر دوسرے کمرے مین جاکر آرام کیا برابر ہم شہنشاہ اور ایلچیون اور دوسرے صاحبون سے باتین کرتے تھے ناچ کے بعد پھر اوسی طرح مین ولیعہد کی بی بی کا ہاتھ پکڑے ہوئے دعوت کے کمرے مین گئے بڑا کمرہ تھا بہت سے لمپ روشن کئے تھے - کھجورون کے بہت درخت کمرے کے اندر نہایت خوبصورتی کے ساتھ گملون مین تھے کہ ہر ایک کھجور کے گملہ کے دور مین چند میز اور کرسیان لگاکر کھانا چن رکھا تھا شہنشاہ نے ہمکو لیجاکر بیچ کے بڑے میز پر اور سب لوگون کو باقی تمام میزون پر بٹھا دیا وہ آپ ٹہلتے تھے سب وہ لوگ جو دعوت بال مین تھے میزون پر بیٹھ گئے آدمی پیچھے، ایک ایک کھجور کا درخت بھی تھا اسقدر پھول اور گلدستے رکھے اور بچھائے تھے کہ اوس سے بڑھکر ممکن نہ تھا - باجہ بھی بجاتے تھے - ہماری میز کے دور مین ایلچی لوگ اور ولیعہد کی بی بی اور وزیر اعظم وغیرہ تھے کھانا کھانے کے بعد پھر مین ولیعہد کی بی بی کا ہاتھ پکڑے ہوئے بال کے کمرے مین جاکر تھوڑی دیر کھڑے رہے پھر لوگ ناچے ناچ تمام ہونے کے بعد ہم مکان کو چلے گئے - بڑے لطف سے بسر ہوئی -

روز شنبه ۲۹

آج ہم کو پطرہوف {Peter hof} اور کرینس ٹاڈ {Cronstadt}
کو جانا ہی مطلع بہت صاف اور خوب دہوپ تہی ہمارے سب ملازمین ہمراہ تھو گاڑیپر
سوار ہوکر ہم گھاٹ کو جو نیا بنایا تہا گئے گاڑی سے اوتر کر ایک چہوٹی دخانی کشتی (اسٹیمر)
مین داخل ہوئے سب وہان جمع ہوکر دریا اور کرینس ٹاڈ کیطرف روانہ ہوئے دریا نہایت
ساکن اور بے موج ہی - ہوا بہت ٹھنڈی تہی - کہانا ہمنے کشتی مین ہی کہایا - ڈیڑہ گہنٹہ
کے بعد کرینس ٹاڈ کے قلعون اور شہر مین پہنچے - کرانسٹاڈ بہت قلعے بہروسے کے رکہتا ہے بعض
برج اور مورچے پتہر کے بنائے ہین جو چند قطارین توپ کی جہانکی یعنی مورچون کی رکہتے
ہین بڑے معتبر اور بہروسے کے گنے ہے کا نام قلعہ قسطنطین ہی کہ شہر کرانسٹاڈ سے بہت اوپر
اور بلند ہی - ہزار گز یا زیادہ دور سے ہمنے کشتی سے اوتر کر بہالے جنگی آہنی گنبوٹ مسمے بہ کریلین
مین جاکر اوس کے اوپر او نیچے کی سیر کی بقدر دس ضرب کے بڑی بڑی جنگی توپین رکھا تہا
ملاحون نے قواعد کی چند گولے اوپر کے بڑی توپون سے فیر کیئے - پہر ہم نیچے اوتر کر چہوٹے
دخانی بوٹ مین بیٹھ کر قلعہ قسطنطین کو گئے - مورچون کے پائے اور قلعہ پتہر کا ہی بیس ضرب کے
قریب بڑی بڑی توپین دو برجون مین تہین کہ ہر ایک توپ چار سو بیس خروار وزن رکھتی تہی - اور
ستر من ایرانی ہر ایک توپ کے گولے کا وزن تھا - توپین پر دشیہ کی ساخت کی ہین پیچھے
سے بہری جاتی ہین گولے کو رہکلہ یعنی ہاتھ گاڑی پر لاکر جر ثقیل کی کل سے اوٹھا کر توپ مین
ڈالتے ہین - مگر ہر توپ کے بہرنے مین پانچ منٹ کا عرصہ ہوتا ہی - ایک اور گڈہی اور سنگر
موسوم بہ قلعہ مینچیکوف ہے دوسرا قلعہ الکسندر ہے مگر چہوٹے چہوٹے ہین دور سے
جدا جدا برج بہی بہت نظر آتے تھے - خلاصہ ہم قلعہ سے اوتر کر ایک چہوٹی کشتی مین سوار
ہوکر چلے اور شہر کے گہاٹ پر پہنچکر اوترے عورتین اور مرد بکثرت تھے خلاصہ ہماری قلعہ سے

نیچے اوترنے کے بعد شہر کرانسٹاڈ کا گورنر جسکا نام کازکی وینچ ہے {kazakevitch}
شہر کے کمشنر اور عمائد اور اہلکار اور جنگی افسرون کے ساتھ حاضر ہوا - طلائی نمکدان اور قاب مین
روٹی اور نمک لائے تھے کسیقدر پیادہ چلکر پھر ہم گاڑی پر سوار ہو گئے راستہ کے دونون طرف
ہر جگہ مرد اور عورتین تھین - جہاز بنانے کے کارخانہ یعنی گودے کے پل پر سے گذر کر ہم لین گری
یعنی لوہا ڈھالنے کے کارخانہ مین گئے دو جہاز تیار کیئے ہوئے بھی تھے مگر ابھی ناتمام تھے - شہر
کا گھاٹ تجارتی وغیرہ جہازون سے بھرا ہوا تہا - یہ شہر ڈنمارک اور انگلش اور سواحل پروس
اور پرومشیہ اور سوئیڈن اور نوروی سے تجارت کا سلسلہ رکھتا ہے - کارخانہ مین ایک بڑا
لوہے کا تختہ ڈھالا اور ایک ایسے کل سے جسکو کارخانہ کے اوپر لگا رکھا تھا - اس تختہ کو اوسی طرح
جیسا گرم اور سرخ تھا پکڑ کر شکنجے کے نیچے رکھکر کسیقدر کج کر دیا لوہا ڈھالنے کا پورا اور معتبر کارخانہ ہے
کسیقدر پھر پھرا کر ہم پلٹے اور گاڑی مین بیٹھ کر دخانی جہاز مین گئے شہر کرانسٹاڈ بہت خوبصورت
شہر ہے اور اوس کے سب باشندے ملاح اور قواعد دان سپاہی اور دستکار اہل حرفہ
ہین - یہ شہر ایک قومی باغ اور اچھے اچھے مکانات اور تیس ہزار آدمیون کی آبادی رکھتا ہے
خلاصہ کشتی کو پیٹر ہوف کیطرف چلا کر آدھے گھنٹہ مین ہم وہان پہنچے - وہانکا گورنر مرد پیر قوی الجثہ
اور اوسکا نام بوم گارڈن {Bomgarden} ہے گھاٹ پر عہدہ دار اور بہت
عورتین اور مرد آئے تھے دریا کے کنارے سے ہی باغ اور خیابان ہین کہ جہانتک
نظر کرو اوس کی انتہا نہین معلوم ہوتی - گاڑی کی سڑک سرمہ کی مثل باریک اور سرخ مٹی کی
ہے اور درختون کے نیچے تمام سبزہ اور مرغزار اور پھول ہی پھول ہین مگر ابھی درختون مین پتے
نہین نکلے اور نہ پھول کھلے تہے - ہم گاڑی مین بیٹھے - سب لوگ بھی پیچھے پیچھے اور گورنر
گاڑی مین ہمارے آگے آگے چلتا تہا ہمکو اس روش سے اوس روش پر اور اس خیابان سے
اوس خیابان مین لیگئے سب جگہ پانی کے فوارے قاعدہ سے اور درستی کے ساتھ تھے
بیچ ہماری گاڑی کو گھیرے ہوئے سب جگہ سات سات دوڑتے تھے حقیقۃً باغون

اور خیابان اور فوارونکی تعریف نہین لکھہ سکتے مگر یہ کہ انسان اپنی آنکھہ سے دیکھے چارسو فوارے
مین سب بڑے بڑے اور بلند اور اونکا خزانہ بہت اونچا اور دور فاصلے سے ہے جسوقت چاہین
سب کو ایک منٹ مین کہولدیتے ہین اور بند کردیتے ہین - فوارے مختلف قسم کے ہین دو جہت کا
کہلا ہوا ایک چولستہ کہمبہ یعنی ساون بہادون پتہر کا نہایت لطیف اور خوشنما تہا کہ اوس کی ہر جگہ
سے فوارے چہوٹتے تھے بعضے فوارے باہم ملکر پانیکو پہاڑ کی شکل بلند ہوتے تھے بعضے
جدا جدا بعض چادر کی شکل کہین عمارت کی چہت سے پانی گرتا تھا - خلاصہ بہت پہر پہر اکر ہم
شہر کبیر کے مکان مین گئے جو باغ کے اندر اور بہت خوبصورت اور اسباب سے آراستہ ہے اوسمین
خاص شہر کبیر کے اسباب بہی ہین سیر کے بعد پلٹ کر ہم گاڑی پر سوار ہوئے ایک جگہ شہنشاہ کا
حمام تہا مگر چہت نہ رکہتا تہا ایک وسیع احاطہ چار دیواری کا تہا بہت سے فوارے حمام کے
حوض مین چہوٹتے تھے - سفید پہاڑ کی مانند پانی اور بہشت کی مثل جگہ تھی کبہی شہنشاہ وہان
ٹہنڈے پانی مین جاکر نہاتے ہین وہانسے آگے بڑہکر ہمنے ایک فوارہ مصر کے گنبد ہرمان
کی مثل مخروطی یعنی گاودم دیکہا نہایت عمدہ فوارہ تہا پہر ہم بیچ کی عمارت مین گئے جو تمام عمارتون
بہتر اور دورخی تہی اور اوس سب مین سے پانی کے دونسو فوارے چہوٹتے تھے آدمیون کی صورتین
اور دوسری قسم کی شکلین اثر دہات سے ڈہالی ہوئی ہین کہ اون کے مُنہ اور سر سے پانی گرتا ہے
یہانکے فوارون مین سے ایک فوارہ بقدر بیس گز (ستر فٹ) بلند اوچہلتا تھا ان فوارون کا پانی
چادر بنکر ان درجون سے نیچے گرتا ہو آگے کی طرف بہی خیابان اور ایک مستطیل حوض اور حوض کے
دونون طرف سراسر فوارے ہین اور دریا بہی اس عمارت سے زیر نظر ہے اس عمارت اور اوسکے
اسباب وسامان کی فراوانی کی تعریف بہی تحریر نہین ہو سکتی - یہ عمارت شہر کبیر اور ملکہ کیاتہرین کی تعمیر
ہے نیچے اوترکر گاڑی مین سوار ہوکر ہم خاص شہنشاہ اور ولیعہد کے مکان مین گئے خلاصہ یہ ہے
کہ مکانات اور خیابانون کی سیر کی انتہا نہتی ہم بہی فرصت نہین رکھتے تھے کمال افسوس کے ساتھ
اُٹھے پہر سے پہر متعدد بڑے بڑے فوارون کے پاس گاڑی سے اوترکر تہوڑی دیر تک

پہرتے رہے۔ تعجب یہ ہو کہ اسقدر بڑا اور وسیع باغ ایسا پاک اور صاف تھا کہ ایک تنکا
نہین رکھتا تھا درخت سب جنگلی ہین مگر قاعدے سے سلسل بوئے ہین اور تختہ بندی کی
ہو۔ تختون مین صنوبر اور جنگلی سرو بھی ہین۔ خلاصہ ہم اسٹیمر پر سوار ہوکر جزائر ایلاگن جانیکے
واسطے چلے جو شہر پیٹرزبرگ کے نزدیک ہین آجکی شب وہان آتشبازی ہو۔ دریا سے نکلکر
ہم ندی مین پہنچے کہ اوس کے دونون طرف سراسر عمارت اور سبز و شاداب درخت ہین ندی
کے دہنی طرف آتشبازی لگائی ہو اور بائین طرف خیمے کھڑے تھے کسی قدر بڑہکر بائین طرف
کو کہ گھاٹ تھا ہم کشتی سے باہر آئے۔ عہدے دار افسر اور عورتین اور مرد اور گاڑیان کثرت
سے تھین کہ لوگ سوار ہوکر شہر سے آتشبازی کے تماشے کو آئے تھے یہان کی زمین اور
درخت اور خیابانون کے وضع بھی پیٹرہوف کی مثل ہو جہاز سے اوترکر چلے یہانتک کہ ایک
نہایت عمدہ عمارت مین پہنچے ولیعہد کی بی بی اور ولیعہد اور شاہزادے وغیرہ وہان موجود تھے
کسی قدر ہم بیٹھے کہ شہنشاہ تشریف لائے ملاقات اور صحبت رہی کسی قدر ٹھیرکر پہر ہم شہنشاہ
اور ولیعہد کی بی بی اور ولیعہد اور شاہزادہ الدنبرگ کی بی بی اور شہنشاہ کے سب بیٹون کے
ساتھ ایک ہی گاڑی مین بیٹھکر وقت پورا کرنے کے واسطے پہرنے کو چلے گئے جب تک
اندہیرا ہوگیا اور آتشبازی کا وقت آگیا ہمراہی لوگ بھی پیچھے پیچھے گاڑی ملائے ہوئے
چلے آتے تھے ہوا بھی بشدت سرد تھی پورا گشت کرکے بقدر تین میل کے سیر کی جابجا
سعمدہ عمارتین اور حد سے زیادہ پاک و صاف خیابان دیکھی گئی بعد کو پلٹ کر اوسی پہلے مکان
مین تہوڑی دیر ٹھیرکر پہر سوار ہوکر اوس خیمے مین گئے جو ہمنے پہلے دیکھا تھا ایک گروہ فرنگی
اور ایرانیون کا خیمون مین اور تماشائی لوگ بھی کثرت سے کشتیون اور بوٹون مین اور ندی کے
کنارے پر تھے ہم خیمے مین بیٹھے بہت اچھی آتشبازی ہوئی نئے طرز رکھتی ہو۔ ہمارا نام
بھی نبرو خورشید کے نشان کے ساتھ فارسی خط مین لکھا تھا ٹھیک پڑہا جاتا تھا۔
آتشبازی کے بعد شہنشاہ کے ساتھ گاڑی مین سوار ہوکر پہر ہم اوسی مکان کو لوٹے

تہوڑی دیر ٹہیر کر ہماری گاڑی حاضر ہوئی سوار ہوکر پہر پاکیزہ اور لطیف مقامات سے اور مدرسہ خانے کی عمدہ عمدہ عمارت پر سے اور ٹکسال کے آگے ہوکر قلعہ پر سے گذر کر اور ایک لمبے پل پر سے اوتر کر مکان مین آئے رات کا کہانا کہا کر مین سو رہا امیر البحر جو آج پٹرزبرگ سے ہمارے ساتہہ تہا ایک پستہ قد آدمی ہے اوس کا ایک ہاتہہ سباسٹ پول کے مقام الما کی لڑائی مین گولے سے اوڑ گیا ہے اوس کا نام اسکول کوف ہے

۱۲۹۰

روز چہار شنبہ غرہ ربیع الثانی ۲۸ مئی

صبح کو سوتے سے اوٹھ کر ہمنے جلوس کا لباس پہنا شاہزادہ گرچاکوف {Gorchakoof} کے ساتہہ بہت دیر تک نشست اور صحبت ہوئی پہر گاڑی مین سوار ہو کر ہم مصور خانے کو گئے دروازے پر اوتر کر مین اوپر گیا مصور کا نام لیوٹسکی ہے {Levitski} موٹا تازہ گول بدن کا اور ظریف آدمی تہا نہایت معتبر آلات اور اسباب رکہتا تہا فرانسہ زبان خوب بولتا تہا ہمارے عکس کے چند شیشے اوتارے بہت اچہے اوترے تصویرون کے تمام ہونے کے بعد مکان کو واپس آکر نماز پڑہکر ہمنے چا پی آج کی رات سارس کوی سیلو مین کہ شہنشاہ کا خاص مکان اور باغ ہے شب کے کہانے کے واسطے ہم موعود ہین بارہ میل سے کم مسافت ہے ریل کے راستہ سے آدہے گہنٹہ مین طے ہوتی ہے وقت مقررہ پر گاڑی مین سوار ہوکر ہم اسٹیشن کو گئے بڑا مجمع تہا ویگن یعنی ریل کی گاڑی مین جو نہایت عمدہ اور خوبصورت اور شہنشاہ کے واسطے مخصوص تہی سوار ہو کر ہم روانہ ہوئے آدہے گہنٹہ کے بعد سارس کوئی سیلو کی آبادی کے سرے پر پہنچے بہت اچہا اور خوشوضع شہر ہے بہت آبادی رکہتا ہے تمام بازار رسیدہ ہے اور پاکیزہ ہین ریل سے اوتر کر ہم بگہی مین سوار ہوئے ہمراہی لوگ بہی سب گاڑی مین سوار ہو کر آئے غرضکہ ایک نہایت عالیشان اور عمدہ عمارت مین پہنچے ایک گرجا اس عمارت کے قریب اور اسی کے ساتہہ مخصوص تہا کہ چار پانچ طلاکار گنبد رکھتا تہا گاڑی مین بیٹہہ کر وسیع اور خوبصورت تختون مین سے

ہوکر جو پیٹرہوف کے خیابانون کی شکل تھی پہر ہم اولٹے پہرے اور اس عمارت کے زینے پر
اوترکر اوپر گئے اس سے بہتر اور عمارت خیال مین نہین آتی یہ آبادیان سب ملکہ کیتہراین کے
عہد کی ہین۔ شہنشاہ موجود نہ تھے ہم تہوڑی دیر ایک خاص کمرے مین جو ہمارے واسطے معین
کر رکھا تھا بیٹھے رہے جب وہ آ گئے تب ہم دونون مل کر سیر کو گئے متعدد کمرے اور عمدہ عمدہ
ہال یعنی صدر کمرے دیکھے کہ تعریف نہین ہوسکتی۔ نہایت عمدہ عمدہ نقاشی کے پردے قدیم اور
جدید اُستادون کے دستکاری کے وہان تھے ایک کمرہ ایسا دیکھا کہ اوس کی تمام دیوارین کہربا
کی تھین یعنی ٹکڑے ٹکڑے نصب کیے تھے بڑا عالیشان کمرہ تھا اون کہربایون کو فردریک
کبیر بادشاہ پروشیہ نے ملکہ کیتہراین دوم کے واسطے بھیجا تھا اوس نے یہی اس کمرے مین
لگا دیا ہے ایک ایک کمرے کو جینے دیکھا سب بہت اچہے تہے آخر مین ایک گرجا خاص بادشاہی
ہے کہ سب گنبد طلاکار رکہتا ہے نہایت معقول گرجا ہے عبادت گاہ نیچے ہے اوپر سے کہڑکیان
اور جہروکے نیچے کیطرف ہین بعد کو رات کا کہانا کہانے کے واسطہ اونہین کمرون مین سے
اول کے کمرے کو لوٹے اور ایک بہت خوبصورت اور حیرت انگیز ہال مین سے گذرے
کہ تعریف نہین ہوسکتی وہان سے نکلکر کمرے مین جاکر شہنشاہ کے ساتھ تہوڑی دیر ٹھیرے رہے
پہر دسترخوان پر چلنے کو کہا گیا۔ شہنشاہ اور سلطنت روس کا خاندان اور بڑے بڑے افسر اور
ہمارے شاہزادے اور وزیر اعظم وغیرہ سب حاضر تھے بہت اچہی دعوت ہوئی اس دعوت
مین باجہ بجاتے تھے۔ پہر اوٹھکر شہنشاہ کے ساتہہ تہوڑی دیر تک مہتابی پر جو باغ کے
اوپر تھی ٹہلتے رہے بعد کو ہم اپنے خاص کمرے مین آکر کسی قدر ٹھیرے رہے جب شہنشاہ آئے
اونکے دونون مجھلے بیٹون سمیت گاڑی مین بیٹھکر ہم باغ کے تختون مین گئے بہت دیر تک سیر کی
عورتین بھی بہ کثرت پیادہ پا اور گاڑیون مین بیٹھے ہوئے باغمین پہرتی تھین اس باغ کی سب چیزین
پیٹرہوف کی شبیہ ہین۔ مگر فوارہ بالکل نہین ہے۔ نہایت خوشنما سپاہیون کے مکان رکہتا ہے کہ سوار
اور پیادون کے واسطے بنائے ہین۔ کبہی اس باغمین کثافت نہین پائی جاتی۔ بعض کہنہ قدیم

زمانہ کے دیکھنے مین آئے - یہ عمارتین آباد اور ویران سب ملکہ کیتھراین کی ہین - خلاصہ پھر اوسی مکان
کو پھر آئے - شہنشاہ نے فرمایا کہ مین سردی کے موسم مین رہنے کا کمرہ اس عمارت کے
نیچے کے درجہ مین رکھتا ہون سیر کیجئے ہم اوتر کر اوس مین گئے شہنشاہ کے دو بڑے بڑے
کتّے ایک سیاہ اور ایک زرد وہان تھے اس کمرے مین ہر قسم کا اسباب جہانتک تصور ہوسکتا ہے
موجود تھا یہانتک کہ کرد اور ترکمانون کے نیزے اور بندوق اور طپنچے اور تلوار اور قزلباشونکا
سامان سینگھوٹے اور ترکش کمان شیر اور ببر کی کہال اور بعض خنجر وغیرہ اور وہ جواہرات
جو خان بخارا نے بھیجے ہین اور قہوہ پینے کی چینی کی پیالیان معہ طلائی پیالہ دان کے اور سونیکا
مینا کار مجموعہ یعنی مقوی جو نائب السلطنت مرحوم نے (نائب السلطنت عباس میرزا جد امجد
اعلیحضرت شاہ) ترکمانچائی کی صلح کے بعد دیا ہے سب وہان تھا خلاصہ یہ ہے کہ عجیب تماشا تھا
مگر افسوس کہ فرصت نہ تھی باہر آکر ہم پھر مکان مین چلے گئے کسیقدر ٹھیر کر گاڑی مین سوار ہوکر
سب تھیٹر کو گئے کہ باغ کے اندر تھا - مین اور شہنشاہ اور ولیعہد کی بی بی حجرے مین تماشاگاہ
کے نزدیک بیٹھے تین درجہ کا نہایت خوبصورت تماشا خانہ ہے - گرینڈ ڈیوک نیکولاس اور
پروشیہ کا ایلچی اور تمام عہدے دار اور معتبر لوگ سب نیچے کے درجہ مین کرسیون پر تھے پردہ
بلند ہوا - ڈن کوئیک زکٹ {Donquixote} کا سوانگ بنایا ایک ڈن
کوئیک زکٹ معہ اوسکے نوکر سانچو پنزا {Sanchopanza} کے بنایا تھا
کہ بہت ہی مشابہ اور ظرافت آمیز تھا اس ضمن مین عورتین بھی نہایت خوبصورت لباس پہنے ہوئے
ناچتی تھین تماشا ختم ہونے کے بعد گاڑی مین سوار ہوکر ہم چلے آئے آسمان کی فضا دن کی
طرح روشن تھی - ربیع الثانی کے بھی چاند کو دیکھکر ہمنے خدا تعالے کا شکر کیا - پھر ریل مین
سوار ہوکر چلے آخر اسٹیشن پر پہنچے وہان اوتر کر پھر گھوڑے کی گاڑی مین بیٹھ کر مکان کو گئے
آج کی شب اعلیحضرت شہنشاہ نے ہمارے کل ہمراہیونکو منصب اور مرتبون کے موافق
نشان اور انگوٹھیان اور گھڑیان وغیرہ دین - ہمنے اسپ جاقی شہنشاہ کو اور اسپ حلفہ

ولیعہد کی بی بی کو دیا میرزا احمد وزیر اعظم کا ایڈی کانگ جو طہران سے اسلامبول جانے کو مامور ہوا تھا پیٹرزبرگ مین حضور مین پہنچا -

روز دوم ربیع الثانی ۱۲۹۰-۲۹ مئی پنجشنبہ ۱۸۷۳ع

آج انشاء اللہ تعالے دِیکنا (witna) کے راستہ سے جو روس کا قصبہ اور کونیگس برگ {konigsberg} سے کہ پروشیہ کا شہر ہو جاتے کہ ہم جرمن اور پروشیہ کو جاتین شہنشاہ بھی کل مع ولیعہد اور ولیعہد کی بی بی وغیرہ کے فرنگستان کو جاتے ہین - صبح کو مین سوتے سے اوٹھا - شہنشاہ تشریف لائے باہم وداع کر کے دونون ساتھ جہت سوار ہو کر روانہ ہوئے بہت آدمی راستے کے دونون طرف صف باندہے ہوئے ہر دیکہار تے تھے شہر کے آخر مین بہت سے کارخانے دور سے معلوم ہوتے تھے آخر ہم پروشیہ کی سڑک کے اشٹیشن پر پہنچے وہان اوتر کر شہنشاہ سے رخصت ہو کر دونون سو بجر یعنی سپاہیون کی صف کے آگے سے آخر صف تک جا کر پہر ریل گاڑی کیطرف پلٹ آئے - دوبارہ اونکو رخصت کر کے اپنے ہمراہیون سمیت ہم روانہ ہوئے یہ وہی ٹرین ہے کہ سارٹی سین سے ہم سکو کو بیٹھے تھے پہر صحرا ہر جگہ سبز اور شاداب اور سرو اور صنوبر کا جنگل تہا چند پلون پر سے گذرے غروب کے قریب رات کا کہانا کہایا پیسکو {Pskow} کے اشٹیشن مین کہ گورنر کے رہنے کا معتبر مقام ہے پچاس منٹ کے قریب توقف ہوا وہانکا گورنر حضور مین آیا پہر چلے ہر مقام پر چند منٹ ٹھیر کر پہر چلتے تھے - یہانتک کہ رات ہو گئی مینہ بھی برستا تھا آج کے دن راستہ مین آبادی نظر آئی ہم جسقدر بڑہتے جاتے تھے گرمی زیادہ ہوتی جاتی تھی - ان مقامات کے درخت پہول اور پتے رکھتے تھے خلاصہ رات کو گاڑی کی حرکت کے سبب سے مین نہایت زحمت سے سویا اون چیزون مین سے جو ملک روس مین زیادہ دیکھی گئین شہر سینٹ پیٹرزبرگ مین گہبان اور بازارون مین ٹریمو یعنی گہوڑے کی آہنی سڑکین بہت تہین اور چہوٹے اور بڑے بڑے نہایت عمدہ کتے بھی بہت دیکھے -

باب سوم

پروشیہ - جرمنی - بیلجیم ۲۰ روز

جمعہ ۳ - ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ ۳۰ - مئی ۱۸۷۳ء

صبح کو جو مین سوتے سے اوٹھا اوسیہی لوگون نے کہا کہ یہان گورنمنٹ ویلنا کی علاقہ کی آخر سرحد ہی اور یہانکا گورنر جسکا نام باتاپف { Patapoff } ہے چاہتا ہی ہمکو رخصت کرکے پلٹ جاتے اتنی دیر توقف ہوا کہ وہ آیا اور چلا گیا - خلاصہ ایک بہت لمبے لوہے کے پل پر سے جو رود خانہ نیمن { Niemen } کے اوپر بنا ہوا ہی ہم گذرے صبح کو جب مین سوتا تہا لوگون نے کہا ریل کی گاڑی پہاڑ کی ایک سرنگ مین سے نکلی کہ چارسو ذرعہ (چارسو ستر گز) کے قریب اوس کا طول تہا چند منٹ گذرے تھے کہ ہم دوسرے سوراخ پر پہونچے کہ ایکہزار چارسو ذرع (ایکہزار چہہ سو تینتیس گز ۱۶۳۳) طول رکہتا تھا اور رات کی شکل تاریک تہا چہہ منٹ مین ہم اس سوراخ سے نکلے پہر روانہ ہوئے اور روس اور پروشیہ کی سرحد پر جسکا نام ائیڈگون ہی { Aidgone } پہنچکر پروشیہ کے ایک قصبہ کے اسٹیشن پر اوترے سپاہی اور افسر اور رعیت مین سے بہت مرد اور عورتین حاضر تھے مہماندار جو سلطنت پروشیہ نے بھیجے تہے سب نے ریل کی گاڑی کے اندر آکر ملازمت کی مہمانداروں کا افسر معتبر شخص اور شہنشاہ کا جنرل ایڈی کانگ اور اوس کا نام بوین ہے { Boien } سپاہیون کی صف کے آگے سے گذر کر پہر ہم اسٹیشن کے کمرے مین گئے اس اسٹیشن کے کمرے اور اسباب سادہ ہی - ہمراہیون کے واسطے صبح کا کہانا حاضر کر رکہا تہا اونہون نے کہایا - ہمارے اسباب کو روس کی گاڑیون مین سے پروشیہ کی گاڑیون پر رکھا - بہت دیر تک ہم معطل رہی مین پیشخدمت عملہ سمیت ایک چہوٹے سے کمرے مین تھا

مینے کسی قدر یہ روزنامہ لکھا۔ بہت عورتین اور مرد کمرے کی کہڑکیون کے شیشون مین سے تماشا دیکھنے کے واسطے ہجوم کر کے جہگڑتے تہے ۔ یہان کی آزادی روس سے بہت زیادہ ہے جب سب اپنے اپنے ٹہکانے پر ہوگئے بعد کو ہم بھی گئے کہ گاڑی مین بیٹھین پروشیہ کی گاڑیان روس کی گاڑیون کے خلاف آپس مین راستہ نہین رکہتین اسطرح کہ جو جہان بیٹھ گیا دوسرے سے بے خبر ہے ۔ نگر ہان جسجگہ پر منٹ بہر گاڑی ٹہیرے مل سکتے ہین ۔ شاہزادہ منچیکوف اور جنرل نراک آکر رخصت ہوئے اور گاڑیان روانہ ہوئین ۔ روس کی گاڑیون سے کئی وجہ زیادہ تیز جاتی تہین میری گاڑی بہت اچھی اور بڑی تھی اوس کے دونون جانب دو چہوٹے چہوٹے قہوہ خانے ملے تھے اس سرحد مین کل چیزون کی وضع آدمی اور زمین اور گاڑیان اور کہانے پینے کی چیزین وغیرہ سب بدل گئین ۔ پروشیہ کے ملک کی آبادی روس سے زیادہ ہے ۔ جہانتک مین نظر کرتا تھا گانون ۔ مکان ۔ آدمی ۔ گہوڑے ۔ گہوڑیان ۔ گائی بکری ۔ چمن زراعت پانی اور رنگ رنگ کے پھول تھے ۔ بہت سی ندیان اوتر ے نہایت پاکیزہ پاکیزہ آبادیان دور سے اور نزدیک معلوم ہوتی تھین غرضکہ ہم ایک اسٹیشن پر پہونچے اور ٹہیر گئے وزیر اعظم ہماری گاڑی مین آیا پروشیہ کے ٹیلیگراف ماسٹر نے بہت سی تار خبرین طہران کی وہین پڑہی گئین ۔ خدا کا شکر ہے اچھی اچھی خبرین لکھی تھین ۔ پہر روانہ ہوئے ۔ دو خالی گاڑی چونکہ بہت تیز چلتی تھی روس کی سرحد سے ڈہائی گہنٹے لگے کہ شہر کوئینگسبرگ مین {koenigsberg} جو پروشیہ کے شہرون مین سے ایک شہر اور دریای بالٹک سے بہت قریب ہے پہنچے ایک بڑی ندی شہر کے بیچ مین سے نکلتی ہے کہ اوس کا نام پوشل ہے {Pregel} تجارتی دخانی جہاز سمندر سے شہر کے وسط تک آتا جاتا ہے ایک چہوٹا سا شہر ہے مگر بہت خوش قطع اوس کی آبادی بچانوین ہزار آدمی کی ہے ایک قسم کی زراعت جسکا نام راپ ہے آج پروشیہ کے جنگلون مین دیکھی گئی بہت خوشرنگ زرد پہول رکہتی تھی اسکو تیل کے واسطے بوتے ہین کانوزا ائیل {Colzaoil}

جو ریل وغیرہ کی کلون کے آلات چکنانے کے واسطہ بہت صرف ہوتا ہے بہت بوئی ہوئی تھی
اور نہایت رونق اور لطافت رکھتی تھی تمام صحرا الطبیعتا چمن ہے اور جنگل سرو اور صنوبر مگر پروشیہ
کی زمین مین روس کی زمین سے سرو کا جنگل بہت کم ہے غرضنکہ ہم اسٹیشن پر پہنچے بہت عہدہ دار
اور سپاہی حاضر تھے سب بہت اچھے اچھے جوان سر پر کلاہ خود اور بدن مین عمدہ عمدہ وردیان
بہت اچھی فوج تھی پروشیہ کا ملک تمام لشکر ہے پہلے نکے باجے والے طہران کی پلٹنون کے
مثل سب بڑا طنبورا اور بانسری رکھتے ہین مگر روس مین اس قسم کی بانسری نہ تھی بے حد و
حساب مرد اور عورتین کہ جگہ راستے کے دونون طرف صف باندہے ہوئے تھے مین کہلے
ہوئے چرخ مین سوار ہو کر چلا بہت لڑکے گاڑی کے ادہر اودہر دوڑتے تھے عجیب ہنگامہ
تھا ایک لمبی سڑک طے ہوئی مکانات تین تین چار چار منزل کے اور چھوٹے اور تنگ مین قدیم
شاہی عمارت مین جسکو بنے ہوئے پانسو برس ہوئے پہنچکر عمارت کے دروازہ پر اوترکر بہت سیڑہیون
سے اوپر گئے - ایک پرانی عمارت ہے - ہمارے سب ہمراہی شاہزادے اور عملہ خلوت وغیرہ
آگئے اس شہر کے رہنے والون نے چونکہ کبھی ایرانی کو نہین دیکھا تہا ہماری ملاقات سے
نہایت تعجب تھا - شہر کے گورنر کا نام دیو کلر ہے { Vivekler } اس شہر کی
گاڑیان اور گاڑیون کے گھوڑے روس کی گاڑیون اور گھوڑونکی کثرت اور خوبی کی برابر نہین
ہین - گرہ باز - کل دمی کبوتر وغیرہ اور سیاہ ابابیل اور لقلق اور مینا اس ولایت مین بہت دیکھی
ہوا چکیان بھی بہت ہین شب کو باجے والون کے چند دستون نے مکان کے نیچے کہڑے
ہو کر بہت دیر تک باجا بجایا یعنی رات کی نوبت بجاتے تھے باجے والونکی بانسری کے سُر
اور اونکی وضع بہت اچھی تھی - پلٹن کا بڑا طنبورا ایک بڑے کتے سے باندھ رکھا تہا ڈہول
کے نیچے رکہا تھا جو کتا کھینچتا تہا - بڑے زور کا مینہ آیا تماشا ئیونکی بھی بہت بہیڑ تھی -

۹ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

آج انشاءاللہ تعالے ہمکو برلن جانا چاہئے - یہ شہر چونکہ دریا کے نزدیک ہے یہانکا موسم

سرد تہا۔ یہ عمارت چہوٹی چہوٹی نہایت عمدہ پردے قدیم استادونکی دستکاری کے رکہتی ہو
اور نیچے کے درجہ مین ایک بہت بڑا اور لمبا ہال ہو (بڑا کمرہ صدر) مگر اوس کی چہت نیچی اور
تختہ کی ہو۔ شاہان پروشیہ اس کمرے مین تاج پہنتے ہین۔ خلاصہ کسیقدر ہم وقت کے منتظر
رہے۔ پہر گاڑی مین سوار ہوکر اوسی راستہ سے کہ آئے تہے روانہ ہوئے صبح کا وقت تہا آدمی
کل سے کم جمع ہوئے تہے۔ ہم ریل کی سڑک کو گئے اور سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر روانہ ہوئے
گاڑی بہت تیز جاتی تھی۔ جب ڈیڑہ گہنٹہ کے قریب راستہ طے ہوچکا سیدہے ہاتھ کیطرف ایک
جہیل دیکھی گئی جسکا دور ساڑھ میل کے قریب ہوتا تہا اوس کے اطراف مین سب جگہ آبادی
اور درخت تھے۔ بادبانی جہاز وغیرہ بھی اوس مین تھے۔ راستہ کے دونون طرف ہر جگہ گانون
اور قصبے اور آبادی۔ اور جنگل۔ اور سرو اور صنوبر۔ اور دوسری قسم کے درخت کثرت سے تھے۔
ان مقامات مین سرو اور صنوبر کے درخت روس سے زیادہ ہین۔ بعض جگہ جنگل مین ٹیلے اور بلندی
بھی ہے اور بڑے بڑے سفیدا اور بید کے درختون کی نہایت خوش قطعہ کیاریان ہین۔ کبھی
کی سڑک اور عام لوگون کی ہواخوری کا مقام ہو۔ چہوٹی چہوٹی اور بڑی بڑی بہت سی ندیون سے
کہ عمدہ عمدہ پل رکھتی تھین اوتر کر ہم شہر میرن برگ {Marienburg} مین سے گذرے
کہ بڑی عظیم الشان ویستول ندی {Vistula} اوس کے بیچ مین سے نکلتی ہے بہت
کشتیان ندی مین پہرتی ہین اور لوہے کا بہت لمبا پل رکھتی تھی۔ اسٹیشنون مین اور ریل کی
سڑک کی عرض کی چوکیون مین بہت خوبصورت خوبصورت باغچہ اور زراعت اور نہایت عمدہ
عمدہ پہول دیکھے گئے۔ یاس شروانی یعنی سوسن کے درخت جسکو انگریزی لیلا کہتے ہین
ہر جگہ پہولے ہوتے تھے۔ جہانتک نظر جاتی تھی زراعت۔ آبادی۔ ندیان۔ سپاہیونکی
چوکیان ہوٹل۔ خیابان۔ جنگل۔ پہول اور چمن ہی تہا۔ مازندران کی گائے کی نسل کثرت
سے گائین دیکھی گئین۔ غرضکہ اسی طرح عرصہ تک چلے گئے۔ ایک اسٹیشن پر صبح کا کھانا کہانا
میرے واسطہ کسیقدر غذا گاڑی مین لائے مینے وہین کہایا اور سب نے باہر جاکر کہانا کہایا

پہر روانہ ہوکر ایک بڑے قصبے مین پہنچے نہایت مضبوط ایک قلعہ رکہتا تہا شہر کا نام کوسترن
ہے {Custrin} توپ کی سلامی دی ہم ٹہیر گئے۔ شہر کا گورنر اور وہانکا جرنیل حضور
مین آئے عورتین اور مرد بہت سے جمع تہے کسی قدر ٹہیر کر ہم روانہ ہوئے اور اوس اسٹیشن پر
پہنچے جہان کپڑے پہننا چاہئے تہے اور برلن کے نزدیک ہے۔ تمام ہمراہیون نے جلوس کا لباس
پہنا پہر بہت راستہ طے کرکے ہم اطراف شہر کی آبادی پر پہنچے۔ ریل کی گاڑی کو کبہی پل پر کبہی چڑہائی
پر کبہی اوتار پر لیجاتے تہے اور کبہی اولٹا پہیرتے تہے گہوڑے کی طرح کہ جسکی لگام آدمی کے
ہاتہہ مین ہو۔ نہایت تعجب کا مقام تہا بہت ریل کی سڑکین ہر طرف پہیلی ہوئی ہین۔ گاڑیان اور
انجن حد سے زیادہ راستہ مین دیکہے گئے آج ہمکو بہت ریل کی ٹرینین ملین۔ غرضکہ ہم اسٹیشن پر
پہنچکر اوترے اعلیحضرت شہنشاہ جرمنی ولیم اور نواب ولیعہد اونکے بیٹے اور نواب شاہزادہ چارلس
اونکے بہائی اور فریڈرک چارلس شہنشاہ کا بہتیجا جو میٹز {Metz} کا فاتح ہے
اور خاندان شاہی کے اور شاہزادے مثل شاہزادہ ہوہن زولرن {Hohen zollern}
کہ ایک نوجوان ہے اور جرمنی اور فرانسہ کی لڑائی اسی شاہزادے کے اوپر ہوئی تہی کہ فرانسیس
راضی نہ تہے یہ شاہزادہ هسپانیہ کا بادشاہ ہو۔ اور شاہزادہ بسمارک جرمنی کا مشہور و
معروف مدبر اور مارشل رون وزیر جنگ اور پروشیہ کا وزیر اعظم اور جنرل مولٹک {Moltke}
جو فی الحال سپہ سالار اور مارشل اور بہت مشہور و معروف آدمی ہے معہ کل جرنیلون اور فوجکے افسرون
اور خاص پلٹن اور باجہ والون اور جنگی سوارون وغیرہ کی حد سے زیادہ جمعیت سب ریل پر موجود
تہی۔ بہت اچہا استقبال کیا۔ ہم شہنشاہ سے ہاتہہ ملاکر چرٹہین سوار ہوئے۔ ایک چوڑی
سڑک ہے کہ اوس کے دونون طرف برابر پرانے درختون کی شاخین اور سفید پہولون سے گلدستہ
باندہے تہے اور سب جگہ پہولون کا فرش اور اطراف مین سراسر مکانات بہی گذرے بڑا مجمع تہا
سب ہُرّا پکارتے تہے مین بہی سب کا سلام لیتا تہا اور شہنشاہ سے فرانسیسی زبان مین باتین
کرتا تہا غرضکہ دروازہ کی مثل ایک جگہ پہنچے۔ درحقیقت وہان تمام ہوئی ایک بڑی [illegible] تہی

اور دونون طرف کئی کئی منزل کے بلند بلند مکانات تھے وہان ایک مینار دیکھا گیا کہ فرانس کی فتح کی یادگار مین بناتے ہین اور ابھی ناتمام ہے۔ فریڈرک اول یعنی فریڈرک بزرگ کی تصویر جو دہات سے ڈہالی ہے سر راہ تھی۔ پہر یونیورسٹی پر سے گذرے بڑا عالیشان مدرسہ ہے دو ہزار طالب علم اوس مین پڑہتے ہین۔ توپخانہ پر سے جو بائین ہاتھ کیطرف تہا اور دہنے ہاتھ کیطرف خاص شہنشاہ کی عمارت پر سے کہ ولیعہدی کے زمانہ سے ابتک وہین رہتے ہین اور پہر ولیعہد کے گہر کے قریب سے نکل کر ایسے میدان مین پہنچے جو دو حوض رکھتا تھا اور ہر ایک مین سے ایک بلند فوارہ چہوٹتا تہا اوس دہنے ہاتھ کو قصر سلطنت ہے جو ہمارے واسطے معین کیا تھا۔ قصر کے دروازے تک مجمع تھا وہان ہم اوترے۔ پرانے سپاہی عمدہ عمدہ وردیون سے جو قصر کے محافظ تھے مکانون کے اندر اور پترول سوارون مین سے بہت اچھے اچھے خوبصورت جوان خوش لباس پیشخدمت وغیرہ افسرون کے ساتھ دروازے پر کہڑے تھے۔ ہم سیڑہیون پر سے اوپر گئے۔ میدان کے وسط مین عمارت کے آگے نہایت خوبصورت اور خوشنما باغیچے ہین کہ طرح طرح کے پہول سوسن وغیرہ کی قسم سے بوئے ہوئے ہین۔ دو مورتین گہوڑے کی بہی کہ ہر ایک کی لگام آدمی کے ہاتھ مین ہے دہات سے ڈہالی ہین۔ شہنشاہ نے سب کمرے ہمکو دکہلائے۔ تصویرون کے پردے اور عمدہ عمدہ تصویرین اس عمارت مین تہین۔ مینے صدر اعظم اور شاہزادون وغیرہ کو بلایا شہنشاہ نے بھی ریل کی سڑک پر اپنے شاہزادون اور نوکرونکو پیش کیا تہا۔ پہر اون کے ساتھ خلوت کے کمرے مین جاکر کسیقدر باتین ہوئین۔ صدر اعظم موجود تہا شہنشاہ جب چلے گئے ایک منٹ کے بعد پہر ہم گاڑی مین سوار ہو کر اون کے گہر گئے اونہون نے زینہ کے نیچے تک استقبال کیا اوپر گئے۔ بیٹھے صحبت ہوئی۔ چند منٹ کے بعد چلے آئے شہنشاہ چہتر برس کی عمر رکہتے ہین۔ اون کے بہائی بہتر برس کی۔ مگر دونون کی نہایت مضبوط کاٹھی اور قوی الجثہ ہین۔ شاہزادہ بسمارک اٹہاون برس مارشل ملک یعنی سالار

پچہتر برس نواب ولیعہد بیالیس ۴۲ برس کی عمر رکہتے ہین خلاصہ شب کو ہم کسی جگہ نہین گئے شہر برلن گیاس کے لمپون سے روشن ہے - یہانکی روشنی پطرزبرگ سے زیادہ ہے - ہماری عمارت کے مقابل میدان کے اوس طرف برلن کے عجائب خانہ کی عمارت ہے - اور ایک طرف گرجا اور دوسری طرف اسلحہ خانہ کا مکان ہے - میدان کے بیچ مین ایک مہتابی اوسمین ہر طرف سے سیڑہیان ہین - فریڈرک کبیر کی تصویر کو گھوڑے پر سوار اژدہات سے ڈہالا ہے - برلن کی عمارت پر پیطرزبرگ کے برخلاف کہ وہانکی عمارات طرحطرح کے رنگون سے رنگی ہوئی ہین خاکستری رنگ پہیرا ہوا ہے - اوس نے کسی قدر شہر کو بے رونق کردیا ہے ندی جو شہر برلن کے پہلو سے گذرتی ہے اوسکا نام اسپرہ ہے اوس کا ایک نالہ شہر کے بیچ مین سے بھی گذرتا ہے مگر کم عرض اور اوسکا پانی بہت خراب ہے غرضکہ آج ہم نے دو سو چالیس ۲۴۰ میل راستہ کو گیارہ گہنٹہ بلکہ کم عرصہ مین طے کیا -

پنجم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ یکم جون سنہ ۱۸۷۳ء

آج ہم شہر پوٹسڈام کو جو برلن سے باہر ہے گاڑی پر سوار ہو کر اوسی دروازہ اور سڑک سے کہ پہلے روز داخل ہوئے تہے گئے خیابان بکثرت بڑے بڑے تناور جنگلی درخت عمدہ عمدہ مکانات مکانون کے آگے بہت خوبصورت اور خوش قطع پہولون کے باغچے اور فوارہ دار حوض تھے - غرضکہ ہم بہت پہرے پہر اسٹیشن کو گئے اور ریل مین بیٹہ کر روانہ ہوئے - آدہے گہنٹہ مین راستہ طے ہوا شہر مین پہنچے ایک چہوٹا سا شہر ہے بیالیس ۴۲ ہزار آدمی کی جمعیت رکہتا ہے - اور اکثر سپاہی اور قواعد دان لوگ ہین حاکم شہر وغیرہ حاضر ہوئے - ہم اوترے - یہ شہر ایک بہت بڑی ندی بھی رکہتا ہے جسکا نام ہاول ہے - پہر گھوڑے کی گاڑی مین سوار ہو کر شہر کے مکانات وغیرہ سے گذر کر خیابانون مین داخل ہوئے خیابانون وغیرہ کی وضع باغات روس کے مشابہ تہے

عمارات سے صرف دو عمارت ایک پتسدام اور دوسری سانسو سے تہے دونون عمارتین فریڈرک کبیر کی تعمیرات سے ہین - ولیعہد کا گہر پتسدام مین ہے - ہم گاڑی مین اونکے مکان پر گئے وہ گہر مین نہ تھے خیر ہم پہر نکو چلے گئے عمدہ عمدہ خیابان اور دلچسپ باغات سے گذرے - یہانکے باغات مازندران کی مثل ایک بڑا جنگل ہے - آج چونکہ اتوار کا دن ہے کل آدمی سیر وگشت مین تھے اور خیابانون مین بڑی جمعیت تھی ہم ایک بڑے فوارہ پر پہنچے کہ اوسکا پانی تین گز بلند اوڑتا تہا بہت اچھی اچھی مورتین سنگ مرمر کی قدیم صنعت کی بنی ہوئی باغ اور حوضونکے دور مین بہت تھین - خلاصہ یہ کہ یہ فوارہ دنیا کے عجائبات سے ہے اوس کے منبع کو دخانی کل کے ساتھہ قایم کیا ہے کہ بخارات کے زور سے پانی بلند ہوتا ہے آدمیونکا ازدحام کسیقدر مانع تماشا تھا - سوسن کے پھول بہت تھے بلبل اور ہزار داستان درختون مین چہکتے تھے - اچھا سمان تھا - پہر ہم اس فوارے کے مقابل کے خیابان مین گئے اوسکی انتہا مین ایک دوسرا حوض تھا اوسکا فوارہ بھی بہت اونچا اوڑتا تہا مگر اسقدر بلندی پر - پہر گاڑی مین سوار ہوکر ہم عمارت سانسوسی کو ملکہ قدیم یعنی بادشاہ سابق پروشیہ کی بی بی کی ملاقات کو گئے جو شہنشاہ حال کے بہائی تھے ملکہ کا پیشخدمت یعنی پرایوٹ سکرٹری اور ناظر دیوانخانہ وغیرہ استقبال کو آئے ہم مکان مین گئے ملکہ اوٹھہ کر کمرے کے در تک آئین ایک مسن عورت ہین کچہہ اوپر ستر برس اونکی عمر سے گذرے ہین - غرضکہ کرسیو نپر بیٹھے باتین ہوئین پہر اوٹھہ کر سیر کی یہ عمارت خاص فریڈرک کبیر کی ہو - کمرہ کہ اوس جگہ مرے ہین دیکہا گیا - آرام چوکی جسپر انتقال کیا ہے اور لکھنے کی میز اور درباری گہنٹہ یعنی ٹایم پیس اور فریڈرک کبیر کا تمام اسباب وہان دیکھا گیا - کرسی کے اوپر محض احترام کے واسطے کچہہ ڈال رکھا تھا - اور گہڑی کی سوئی مرنے کے بعد جس منٹ پر تھی اوسی طرح رکہی ہے - یعنی وہین گہنٹہ روکدیا ہو کہ پھیر اتبک نہین کوکا - تصویرون کے پردے نہایت عمدہ تھے جو اوسی زمانہ سے رکھے ہین - بیان کیا کہ جب نپولین اول نے اس شہر کو فتح کیا فریڈرک کے

یعنی بادشاہ

منبر کی اوپر کی بانات کو پہاڑ ڈالا ہے- اوسی طرح پھٹی ہوئی کو رکھ چھوڑا ہے- بہت اچھے اچھے کمرے تھے اور قدیم زمانہ کی نشانیان بہت تھین - پہر ہم نیچے آئے عمارت کے آگے ٹیکری پر ایک بلند مہتابی ہے نہایت عمدہ عمدہ باغچے اور چھوٹے چھوٹے حوض رہتی ہے بلندی پر مورتین قایم کی ہین کہ اون کے منہ سے حوض مین پانی گرتا ہے اس مہتابی کی چشم انداز اور بلندی دنیا مین نظیر نہین رکھتی اور وہ نمبر ۱ فوارہ اس چشم انداز کے سامنے ہے غرضکہ فوارے اور باغچے اور عمدہ عمدہ خیابان بہت تھے کسیقدر ہمنے سیر کی پہر بگہی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے ایک جگہ چکی کا کہنڈر دیکھا گیا فریڈرک کبیر کے عہد سے پڑا ہے اور ایک تاریخی واقعہ رکھتا ہے یعنی جس وقت فریڈرک کبیر نے چاہا تہا کہ اوس مقام کو تعمیر کرے ہر چند چاہا کہ چکی کو اوس کے مالک سے خریدے تا کہ باغ ناقص نرہے وہ راضی نہین ہوا تہا عدالت کی علامت کے واسطہ اس چکی کے کہنڈر کو اوسی طرح رکھ چھوڑا ہے - پہر ہم سقف پوش باغ اور نارنجستان نمبر ۲ مین گئے اینٹ اور شیشہ وغیرہ سے بنایا ہے مگر ہم اوس کے اندر نہین گئے - سب پہول اور درختون کو اوس سے باہر نکال رکھا تہا نارنجستان کے آگے باغچہ اور حوض اور مہتابی ہے سنگ مرمر کی نہایت عمدہ عمدہ تصویرین اور بہت خوش قطع کیاریان رکہتا ہے وہانسے بہت سیڑہیان ہین کیونکہ اوپر نیچے درجہ درجہ کا باغ ہے بہت اچھا بنایا ہے کسیقدر پہر پہر اکر پہر گاڑی پر سوار ہو کر ہم شاہزادہ چارلس کی بی بی کے مکان اور سرد خانے کو گئے جو ملکہ پردشیہ یعنی شہنشاہ کی بی بی کی بہن اور فریڈرک چارلس کی ماں ہے بہت خوبصورت احاطہ تہا - مصر اور شام اور نینوا نمبر ۳ اور موصل وغیرہ کی قدیمی دستکاری کی پتہر کی مورتین مثل ایک بانون ایک شانہ حیوان اور انسان کی مورت بڑی اور چھوٹے پورے ادہورے سب قسم کے جمع کر کے دیوارون پر خوشنما طرز سے نصب کی ہین معلوم ہوتا تہا کہ شاہزادہ چارلس اور اونکی بی بی عالم و باسلیقہ ہین غرضکہ نہایت عمدہ عمدہ باغچے اور فوارے اور چمن وغیرہ تھے اوپر جا کر ہم کسیقدر کمرے مین بیٹھے شاہزادہ چارلس کی بی بی اس امر سے کہ دیر مین خبر ہوئی بہت عذر خواہی

اور خجالت کا اظہار کرتی تہین اور کہتی تہین کہ شہر سے تار دیا تہا کہ آپ آج تشریف نہین لاتے ۔ ایک کتاب لائین ہمنے اپنا نام اوس مین لکہدیا ۔ ایک سن عورت ہین پہر اوٹھکر مین گاڑی پر سوار ہوا فریڈرک چارلس کی بی بی کے مکان پر بہی ہم گئے وہ گہر مین نہ تہی فریڈرک چارلس کے باغ کے دروازہ پر بارہ سنگہی کی دو تصویرین پتہر کی سل پر بیٹہی ہوئی مین بہت اچہا بنایا ہے غرضکہ ہم روانہ ہوئے عمدہ عمدہ مقامات سے گذر کر بہت خوش وضع ایک چہوٹے سے قصر مین پہنچے جو شہنشاہ کی ملک ہے بہت خوبصورت باغچے اور ایک بڑی ندی سامنے ہے بہت اچہا نظارہ ہے پہر ہم ریل پر بیٹہکر شہر کو روانہ ہوئے راستہ مین لوگون نے ایک عجیب تماشا بنا رکہا تہا ایک شامیانہ خیمہ کی قلندری کی مثل بنا کر اور خیمے کے دور مین گاڑی اور مقوی کے گہوڑے سے بنے ہوئے تہے اور بچے اون گاڑیون اور گہوڑون پر چڑہے ہوئے تھے خیمہ برابر جلد جلدی چکر کہاتا تھا ۔ گاڑیان اور گہوڑے اور آدمی بہی پہرتے تھے غرضکہ ہم مکان پر آئے رات کو ہمارے مکان مین شہنشاہ نے ایک خاص دعوت کی ہمارے شاہزادے اور پروشیہ کے شاہزادے صدر اعظم شاہزادہ بسمارک سپہ سالار ملک مارشل رون وغیرہ سب حاضر تھے ۔ مارشل ورانکل بہی تہا اوس سے ہمنے تہوڑی دیر باتین کین پستہ قد اور بہت مسن آدمی ہے ۔ نوّے برس کی عمر ہے مگر خوب چست و چالاک ہے نپولین اول کی لڑائی مین سب جگہ رہا ہے رات کی دعوت کے بعد ہم تماشا خانہ کو گئے بہت اچہا پانچ درجے ہین پٹرزبرگ کے تماشا خانہ سجل کی برابر ہے بڑا مجمع تہا آج کی شب کا تماشا بال تھا لوگ خوب ناچے ناچنے والے عجیب طرح کے لباس رکہتے تھے ۔ مین اور شہنشاہ سیٹن مین کسی قدر سیر کرکے پہر آگئے پہر سوانگ بنا کر لائے اور ناچے اور بہت اچہے اچہے پردے دکہلائے شاہزادہ چارلس شہنشاہ کے بہائی بہی موجود تہے تمام ہونیکے بعد ہم مکان کو چلے گئے مخبر الدولہ جس روز ہم پٹرزبرگ سے آئے اپنے بیٹے کے آنیکی وجہ سے جو پٹرزبرگ مین آئیگا وہین رہگیا ہے ۔

ششم ربیع الثانی

کہانے کے بعد ایلچیان بیرونی حضور مین آئے۔ فرانس کا ایلچی نہین آیا تہا۔ میسو طیر نے چونکہ استعفا دیدیا ایلچی مختار نامہ نہین رکہتا ہے۔ پہر مین دوسرے کمرے مین گیا ایک ایک سفیر کی احوال پرسی کی۔ پہر شاہزادہ بسمارک آئے اونکے ساتہہ بہت صحبت رہی۔ پہر مارشل رون وزیر جنگ پہر سپہ سالار ملک آیا کسیقدر صحبت ہوئی۔ ہم اوٹھکر کپڑے بدل کر گاڑی پر سوار ہوکر حیوانات کے باغ کو گئے۔ آج فرنگیونکی عید کا بھی دن تھا تمام اہل شہر سیر و تماشے مین تھے راستہ مین اور راستہ کے دونون طرف بڑی جمعیت اور بکثرت بگہیان تھین باغمین باجہ بھی بجاتے تھے۔ بہت سی جہیلین اور جہیلون مین قسم قسم کے آبی پرند تھے اسکے بعد کہین کہین جابجا نہایت عمدہ عمدہ پنجرے دیکھے کہ ہر قسم کے جانور کو پنجرے مین علیحدہ رکھا ہے۔ مثل باز سیاہ لور کوندور کے جو بڑا اور مشہور شکاری پرند ہے اور امریکہ سے لاتے ہین ایک جوڑا تہا عجیب جانور ہے خوب گہرا سیاہ رنگ رکہتا ہے بہت ہی مہیب جانور ہے مگر اوس کے پنجے باز کی مثل تیز نہین ہین۔ مردار خوار کی قسم سے ہے دوسرے افریقا اور ہندوستان اور امریکا وغیرہ کے کلنگ کی قسمین ایران کے معمولی کلنگ سے بہت مضبوط اور خوبصورت تہین جو پرندون کی قسمین کہ دنیا مین ملتی ہین سب اوس جگہ موجود تہین کہ لکھنے مین نہین آسکتین جو جو شکلین مینے کتابون مین دیکھی تہین یہان زندہ دیکہین۔ پہر درندے حیوانات کے پنجرونکے دالان مین گئے طرحطرح کے درندے جو خیال مین نہین آتے تھے موجود تھے افریقا کا یال دار شیر کہ مینے کتاب مین کے سوا نہین دیکھا تہا بہت بڑا جسیم اور مہیب کالے یال نہایت گہن کے گنجان لٹکتے ہوئے سر اوس کا ہاتھی کے سر کی برابر بلکہ بڑا آنکہین بہنی ہوئی نہایت ہیبت ناک بدن مخمل کی مثل خوبصورت تہا۔ شیربان گوشت بلند کرتا تہا تو وہ اونچا اور بلند ہوجاتا تہا کہ گوشت کو پکڑے تین چار

گز کا قد تہا گوشت کو ہاتھہ گاڑی پر رکھہ کر لاتے تھے اور راتب دیتی تھی۔ یہ مقام جو دالان کیطرف جہروکے رکھا ہی خانے خانے بنے ہوئی حیوانون کے گہر ہین۔ موٹی دلدار تختی کا ایک در ہے کہ زنجیر کے ذریعہ سے اوٹھائی تھی دروازہ کی اوسطرف حیوانات کے ٹہلنے کی جگہ ہے دروازہ کو جب اوٹھا دیتے ہین جانور اوسطرف چلا جاتا ہے۔ فوراً اوس کواڑ کو ڈالکر مکان کو صاف کر دیتے ہین۔ دالان کی زمین کو بہت صاف تختون سے فرش کیا ہے کوئی ان جانورون کے پاس نہین جا سکتا۔ گوشت کو بھی کہڑکیونکی جالی مین سے دیتے ہین۔ غرضکہ میرا جی چاہتا تہا بہت دیر تک اس شیر کا تماشا دیکھون مگر تماشائیونکے ہجوم کے سبب ممکن نہتا۔ پہر بہت بڑے بڑے کئی ببر ہندوستان اور افریقا کے شیرون مین سے دیکھے افریقہ کے سیاہ تیندوے بھی تھے جو نہایت عجیب اور مہیب تھے اور قسم کے شیر بھی تھے۔ ایک شیر یال دار بہت بڑا تہا مگر ابھی اوس کے یال پہلے دو شیرونکی مثل نہین ہوئے تھے۔ شیرنی بھی تھی جسنے کئی بچے وہین جنے تھے اور اوسکے بچے بڑے ہو گئے تہے بہت سے تیندوے مختلف قسمونکے چیتے افریقا کے عجیب الخلقت کفتار جو عجیب عجیب آوازین کرتے ہین۔ غرضکہ متعدد پنجرے دیکھے کہ ہر ایک مین حیوانون کی قسمین تہین مختلف شکل کے بندر وغیرہ اور دو ہاتھی تھے ایک تو بہت بڑا جو ہندوستان سے لائے تھے دوسرا افریقا کا۔ افریقا کا ہاتھی ہندی ہاتھی سے بہت تفاوت رکہتا تھا اوس کے کان بہت بڑے اور چوڑے تھے۔ تین زرافہ تھے۔ زیبرہ بھی تھا جو گوراسپ ہے اوسکا بدن خط خط اور نہایت مقبول ہے۔ بزون تہا جو کہ افریقا اور امریکا کا جنگلی بہینسا ہے چہوٹے بڑے کئی تھے۔ تبت کی گائے تھی اوس کے دونون طرف اسقدر پشم لٹکتی تھی کہ زمین پر گہسٹتی تہی بہت مہیب تہی۔ لاما جو اونٹ اور گائے اور سرخ نیلہ گاؤ وغیرہ کے مابین ایک حیوان ہے بہت تیز دوڑتا تہا وسیع باغچہ اندر تہا اوس کے گرد ٹٹی لگی ہوئے تہے۔ ہندوستان اور افریقا کی رَوج یعنی نیلہ گاؤ سرخ اور پہاڑی بکرے اور ہرن تھے مثلاً ایک رَوج دیکھا گیا کہ گہوڑے کے برابر بڑی بڑے

اور موٹے اور تیز سینگ تھے کہ ایران کے روجوں سے کچھ شباہت نہ رکھتا تھا۔ سور۔ اور جنگلی سور کی قسمین اور اور بھی عجیب عجیب حیوان وہان اسقدر تھے کہ شمار نہین ہو سکتا۔ ہر قسم کا حیوان جو جس اقلیم مین تھا وہان جمع کیا ہے۔ کمال صفائی اور پاکیزگی سے ہر ایک کی خوراک دیتے ہین طرحطرح کے طوطے اور مور اور اسٹریلیا کے طلائی قرقاول سکاروانک یا مرغ زرین یا سنہری تیتر جو نہایت خوبصورت تھے طرحطرح کے خوشرنگ پرند ایک بہت بڑے پنجرے مین کلول کرتے اور اوڑتے پہرتے تھے اس حیوانات کے باغ کے داروغہ کا نام جو ایک عالم و فاضل شخص ہے ڈاکٹر باڈینوس ہے ہم پہر مکان کو واپس آئے۔ چند منٹ کے بعد گاڑی حاضر کی ہمنے شہر کے بعض بازارون مین سیر کی ایک جگہ باغ کی مثل نظر آئی ہم پیادہ ہوکر گئے دیکھا کہ قبرستان ہے لیکن خوشنما تہا دایہ عورتین چہوٹے بچون کے ساتھ بہت تھین۔ ہمارے گرد جمع ہو گئین پہر سوار ہوکر چلے اور ایک مدور میدان مین پہونچے کہ اوس کے دور مین مکانات تھے اور بیچ مین عمدہ عمدہ باغیچے رکھتا تھا پیادہ ہوکر کسیقدر وہان پہرے پہر سوار ہوکر مکان پر آئے۔ ہمارا مہماندار جسکا نام جنرل بوین ہے نپولین کی گرفتاری اور قید کے زمانہ مین نپولین کا اور پروشیہ مین تشریف لانیکے وقت سلطان روم کا مہماندار بھی رہ چکا ہے۔

ہفتم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

آج ہم جاتے ہین اکویریم کو جاتین یعنی اوس جگہ جہان حیوانات و نباتات دریائی کو سیر کی غرض سے رکھتے ہین۔ صبح کو اوٹھکر ہم شہنشاہ بیگم اگسٹا کی ملاقات کو گئے کہ تازہ آئی ہین شہنشاہ چونکہ علیل ہین نہین ملتے۔ شہنشاہ بیگم کے کمرے مین گئے کہ اوسی شہنشاہ کی عمارت مین ہے ایک مسن عورت ہے۔ ستر برس کی عمر رکھتی ہے۔ بیٹھے۔ باتین کین۔ پہر ہمکو لیجاکر کمرون مین پہرایا خوب خوب اسباب رکہتی تھین۔ پہر ہم ولیعہد کے گہر اونکی بی بی سے ملنے گئے کہ اعلیحضرت ملکہ انگلستان کی بیٹی ہین اور اونکی پہلی اولاد ہین اونکے پاس بیٹھے کسیقدر

صحبت ہوئی تین بیٹے اور دو بیٹیان ولیعہد سے رکھتے ہین - اونکا بڑا بیٹا پندرہ برس کا اور بڑی بیٹی دس
برس کی ہے - ولیعہد سادہ گھر رکھتے ہین غرضکہ ہم ماہی خانہ کے خیال مین اُٹھکر گاڑی مین سوار ہوکر
روانہ ہوئے ماہی خانہ کے دروازہ پر اوترکر زینہ سے اوپر چڑھے ولیعہد ساتھ تھے اور بھی بڑا مجمع تہا
عجیب و غریب مکانات مین پہنچے والان اور اندہیری غار - درہ ٹیکرے پانی جھرنے چشمے ہر ایک کو
پہاڑ کے پتھر سے اسطرح بنایا ہے کہ انسان اول نہین سمجھتا یہ مقام شہر کے اندر ہے یا فی الحقیقت غار اور
پہاڑ ہے بڑی صنعت کی ہے دنیا کے قابل دید مقامات سے ہے وہانکا مہتمم جسکا نام ہرمس ہے
ہر جگہ کو بتاتا تہا طرح طرح کی مچھلیان اور حیوانات و نباتات بحری کو حوضونکے اندر کہ انکا منہ دریا پر
اور شیشے بڑے آئینہ مین ڈال رکھا ہے - پانی کو برابر تازہ کرتے ہین جس جگہ کہ ہم کھڑے ہوکر سیر کرتے تھے
حوض کی تہ نظر آتی تھی مچھلیان اور جانور اور نباتات اصلی حالت پر جو دریا مین رکھتے ہین معلوم ہوتے ہین
بعضے پڑے ہوتے بعض حرکت مین ہین - ایک قسم کا جانور ہے گل لالہ کے دستہ کی مثل طرح طرح کے
رنگین پرون سے بہرا ہوا کسی پتھر یا گھاس سے لپٹا ہوا ہے - بغیر اسکے کہ کچھ حرکت کرے کبھی معلوم نہین ہوتا
کہ یہ حیوان جاندار ہے آخر وہانکا محافظ ایک کیڑے کو پانی مین چھوڑ دیتا ہے کیڑا اُس دستہ گل کے اندر
گرتا ہے اُسوقت وہ پھول یعنی جانور حرکت کرتا ہے اور کیڑے کو کھینچکر کھا لیتا ہے غرضکہ عجیب غریب اور
طرح طرح کے رنگ کی چھوٹی بڑی مچھلیان مین مختلف رنگ کے کیڑے مینڈک وغیرہ نہایت
عجیب تھے برابر زینون سے نیچے اوترکر ہم دوسری جگہ جاتے تھے یہانکی چھت بالکل پہاڑ کے پتھر کی ہے کہ غار
کی چھت سے کچھ بھی فرق نہین رکھتے قسم قسم کی مرغابیان اور رنگ رنگ کے طوطے تھے ایک سفید
طوطا بڑا تھا آدمی سے بہت مشابہ آواز دیتا تھا ایک احاطہ پنجرے کی مثل تہا کہ اوسکے اندر پانی کا فوارہ
چھوٹتا تھا اور اوسکے دور مین پھر تمام خالی خالی پنجرے تھے پنجرون کے اندر مصنوعی درخت بنائے ہین اور
جس قسم کا حیوان تمام دنیا مین سردی اور گرمی کے ملک کا خیال کیا جاسکے وہان موجود ہے اور ہر شکل کا پرند جو
کتابون مین ہمنے دیکھا تھا ہر رنگ کا وہان دیکھا سب کو کمال صفائی اور پاکیزگی سے دانہ پانی دیتے ہین
یہ تمام پرند ایک نغمہ بولتے تھے کبھی بازی کرتے تھے کبھی اُڑتے تھے اُنکے دیکھنے سے

نہایت حیرت ہوتی تھی ایک اور حیوان کا جوڑا تھا نر اور مادہ نہایت عجیب دوسرے کونے مین ایک
چھوٹا سا خانہ اوسکے واسطے بنا ہوا تہا اوسمین بہت چھوٹا سا سوراخ تھا دونون باہم اوسمین
سوراخ مین چلے جاتے تھے رنگ زرد تہا سر اور بال کی ترکیب اور دُم افریقہ کے شیر بالدار
کی مثل ہے مگر ہاتھ اور پانون مثل انسان اور بندر کے تھے اسکے علاوہ ایک اُنگلی مرغ کی مثل
رکھتا تھا کہ اوسکی نوک پر باز کے ناخن کے مثل ایک ناخن تہا نہایت سکین تھے عجیب طرح کی
آواز رکھتے تھے کرم کہاتے تھے - اور ایک قسم کے دو جانور دوسرے تھے نہایت عجیب
مگر یہ دونون باغ وحش مین تھے اُنکو حیوان تنبل کہتے ہین مغموم و متفکر انسان کی شبیہ ہے بہت ہی
کم اُٹہا بیٹھتے غریب ہمیشہ اونگھتے ہین - غرضکہ بہت زیادہ عجائبات دیکھے گئے - ہم مکان پر آئے
ٹھہر گئے - وقت اسی ہمارے مکان کے اوپر والے درجہ مین رات کی دعوت کے واسطے ہم
شہنشاہ کے مہمان ہین میز لگی ہوئی تھی سب عورتین اور شاہزادون کی بیگمین اور ہمارے
شاہزادے اور پروشیہ کے شاہزادے اور ولیعہد اور شاہزادہ بسمارک اور مارشل سون
اور کمانڈر انچیف وغیرہ سب تھے باجہ بجاتے تھے یہ اوپر کی عمارت نہایت عمدہ عمارت ہے نہایت عمدہ
عمدہ تصویرون کے پردے اور نہایت عالیشان کمرے اور بالاخانے ہین کہانے کے بعد اترکر
رات کو ہم شہر کے تماشاخانے کو گئے چھوٹا سا تماشاخانہ اور چار درجے رکھتا ہے ولیعہد اور صدراعظم
وغیرہ موجود تھے ہم تماشاگاہ کے قریب کے درجہ مین تھے ایک عمدہ تماشا بنا کر لائے - آخری پردہ ورسائل
کے باغ اور عمارت اور انہین شہنشاہ کے تاج پہننے کی شبیہ تھی شہنشاہ کی تصویر اور تمام سردارون
اور کمانڈر انچیف اور شاہزادہ بسمارک کو انہین لباسونکے ساتھ دکھایا تہا بہت اچھا پردہ تہا یعنی
تصویر نہ تھی چند اشخاص تھے جو تصویر بن گئے تھے - تماشا ختم ہونے کے بعد ہم مکان کو آئے -

آٹھوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

آج ہم میدان قواعد کو جائینگے - صبح کا کھانا کھا کر گاڑی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے صدراعظم ہمارے شاہزادے
وغیرہ سب تھے شہر کے آخر پہنچے - آدمی بھی بہت تھے - پریڈ کا میدان ایک پاکیزہ چمن بہت

گاڑی سے اوترکر ہم اسپ جام السلطنت پر سوار ہوکر گئے شہنشاہ بیگم اور ولیعہد کی بی بی وغیرہ بھی تھین شہنشاہ بھی علیل ہین پیادے اور سوار اٹھارہ ہزار نفر کے قریب تھے لشکر کی صفون پر سے ہم بہ آہستگی گذرے ولیعہد اور تمام صاحبان منصب اور شاہزادہ ورٹمبرگ کہ سردار لشکر اور مرد بلند قامت اور مسن آدمی ہے اور فریڈرک چارلس اور شاہزادہ چارلس وغیرہ سب تھے پہر ہم کہڑے ہو رہے تمام فوج نے مارچ پاسٹ کیا رسالے توپخانے پلٹنین عمدہ وردی اور ہتہیار ونکے ساتھ حضور سے گذرے قواعد تمام ہونے کے بعد ہم گاڑی پر سوار ہوکر مکان کو آئے رات کو شہنشاہ بیگم کے مکان پر طعام شب کے واسطے ہم موعود تھے وہان گئے سب آدمی تھے کہانا کھاکر مکان کو اور وہان سے تماشا خانے کو گئے۔ آجکی شب گالا یعنی بڑے سامان کا تماشا تہا۔ تمام عورتین عمدہ عمدہ پوشاک سے اور مرد فل ڈریس مین تھے ہم اور شہنشاہ بیگم اور تمام عورتین او صدر اعظم اور پروشیہ کے شاہزادے اور ہمارے شاہزادے بڑے درجے مین یعنی تماشاگاہ کے مقابل بیٹھے بہت گرمی تھی اچھے اچھے پردے دکہائے خوب خوب ناچ ناچے۔ دو سوانگ کے بعد کسیقدر ہم بڑے کمرے مین چلے پھرے اور باتین کین پھر سین کے نزدیک والے درجے مین گئے آخری پردہ موصل کے بادشاہ کی شبیہہ تھی کہ دشمن سے مغلوب ہونے کے بعد اپنے آپ کو تمام عیال اور اسباب سمیت آگ لگالی ہے بڑے تماشے کا پردہ تھا اوسکے بعد ہم مکان کو چلے آئے آج واپس آتے وقت ہم پریڈ کیطرف سے میگزین کو گئے نیچے کے درجے مین وہ توپین جو فرانسہ اور اسٹریا سے چھینی ہین بطور نمونہ قدیمی توپون کے ساتھ رکھی تھین۔ توپخانے کے احاطہ کے بیچ مین ایک بہت بڑی شیر کی مورت دہات کی تھی اس شیر کو سلطنت ڈنمارک نے اس امر کی یادگار مین کہ ریاست ہولسٹن کو پروشیہ سے چھینا تہا ہولسٹن مین ڈہالکر رکھا تہا بعد اوسکے جب پروشیہ نے سلزویک اور ہولسٹن دونون ریاستون کو فتح کیا اس شیر کو لاکر یہان رکھا ہے ایک پہاڑ کی برابر ہے غرضکہ ہم اوپر کے طبقہ مین گئے بہت وسیع جگہ تھی بندوقین بہت رکھی تھین قدیم اور جدید وغیرہ ہر نمونہ کے ہتھیار وہان بہت تھے جنرل جو توپخانہ کا محافظ ہے مرد کشیدہ قد اور اوسکا نام ترہ ہے فرانسہ زبان بھی خوب

بولتا ہے اُسکے اُلٹے ہاتھ کو گرا ولٹ لڑائی ہیں کہ یہی آخری لڑائی تھی فرانس کا گولہ آ کر لگیا ہے
اس شہر میں ہاگ بگھیوں کی صدا شام سے صبح تک اور صبح سے رات تک بند نہیں ہوتی ایک رات کو طولمبہ چی
یعنی فائر بریگیڈ والی مشعلوں کے ساتھ آ کے مکان کے نیچے قواعد کی۔

۹ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۶ھ

صبح کو ریل میں سوار ہو کر ہم پیسدام کو گئے سوائے اعتضاد السلطنہ کے سب ملازم ساتھ تھے
کہ وہ شہر میں ٹھہر کر ٹیلیگراف کے تار کو طہران سے ملا کر باتیں کرتا تھا۔ نشان اگل نواز سیرے جڑاؤ کو
مع زرد حمائل وغیرہ کے شہنشاہ نے جنرل بوین مہماندار کی معرفت ہمارے واسطے بھیجا۔ غرضکہ
ہم پوسدام کو گئے اوتر کر سیدھے عمارت کے اوپر چلے گئے ملکہ اور ولیعہد کی لی بی وغیرہ ساتھ تھیں
یہاں کی مستعین فوجیں آج جائزہ دیتی ہیں سب پلٹنیں میدان میں قصر کے نیچے حاضر تھیں قواعد کے
بعد ولیعہد وغیرہ اوپر آئے صبح کا کھانا حاضر کر رکھا تھا چونکہ مجھے بھوک نہ تھی ولیعہد عذر کرکے
گاڑی میں سوار ہو کر نارنجستان میں پھرنے کو چلے گئے نہایت عمدہ دلکشا ہال تھا خوب روشن
اوسکی چھت سنگ مرمر کی تھی محراب دار بنایا تھا تصویریں لکھے پردے اور سنگ مرمر کی مورتیں اسباب
سے آراستہ نہایت عمدہ کمرہ تھی فریڈرک کی تعمیرات سے ہے پھر ہم گاڑی پر سوار ہو کر سیر کو گئے
بڑے فوارے کے پاس اُتر کر کسیقدر سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر فوارے کی سیر کی بعد کو پھر سوار
ہو کر پھرتے رہے۔ باغ کے اندر بہت خوبصورت ایک عمارت ہے موسوم قصر چارلٹ ہے جو ڈاکٹر ہمبلٹ
مشہور کی نشست گاہ تھی کہ اب سے دس برس قبل مر چکا ہے سبز مہتابی فوارے اور پانی کا حوض
اور اسباب سے آراستہ چھوٹے چھوٹے کمرے تھے عجائب خانے کی مثل بنا رکھے ہیں عمارت کا ایک
مہتمم تھا جو زبان فرانسہ نہیں جانتا تھا عمارت کے زینے پر ایک ہرن کی مورت نہایت معقول
دہات سے ڈھالی ہوئی ہے غرضکہ سوار ہو کر پھر نارنجستان میں جا کر بیٹھے نماز پڑھی عصر کے قریب سوار ہو کر
شہنشاہ کی رات کی دعوت کیواسطے قصر بابل برگ کو گئے بہت دور رہا۔ رود خانہ ہاول کرکے
پل سے جسنے شہر پوسدام کو اس عمارت سے علیحدہ کر دیا ہے یعنی بیچ میں بہتا ہے اوتر کر اور دوسر

مقامات باصفا اور عمدہ عمدہ خیابانوں سے گذر کر قصر کے دروازے پر پہنچے ملکہ ولیعہد شاہزادہ بسمارک مارشل دون پروشیہ کے شاہزادے اور ہماری شاہزادے وغیرہ اور شاہزادون کی لیڈیاں تھے قصر کی عمارت بہت اچھی ہے شہنشاہ حال کی تعمیرات سے ہے عمدہ عمدہ حوض چشمہ انداز چمن اور گل کاری ہے ہمنے کھانا کھایا صحبت ہوئی کہانیکے بعد پیادہ پا چمن مین گئے سیر کی ایک فوارہ بہت بلند اور بڑا اندہی مین سے چہوٹتا ہے بڑی کیفیت رکھتا ہے ملکہ پروشیہ ولیعہد کے ساتھ گاڑی پر سوار تھین ولیعہد بھی اوتر کر کسیقدر ہمارے ساتھ پیادہ پا پہرے پہر ہم شہنشاہ بیگم کے ساتھ گاڑی مین بیٹھکر قصر کو چلے گئے ولیعہد اور سب آدمی پیادہ چلے آئے وہان اُتر کر مین اور ولیعہد سوار ہوکر فریڈرک کبیر کے مقبرہ کے دروازے پر پہنچے۔ گرجا کی مثل ایک جگہ تھی بیرقین جو فرانسہ وغیرہ سے چہینی تھین وہان تھین قبرستان مین دو تعویز تھے ایک فریڈرک کے باپ کا دوسرا خاص فریڈرک کا۔ ذرا ٹھہر کر ہم لوٹے پہر اوسی نارجستان مین گئے کچھہ دیر وہان بھی گذری ولیعہد تو اپنے مکان کو چلے گئے کہ اونہون نے روشنی کی تھی پہر ہم بھی وہان گئے اچھی عمارت ہے سب سفیر اور عورتین اور شاہزادے وغیرہ موجود تھے مقابل کے باغ کو مختلف رنگون سے روشن کیا تھا ایک پانی کا فوارہ سرخ رنگ کا چہوٹتا تھا۔ بہت عمدہ تھا مگر آتشبازی نہتی نشان جو ہمنے ولیعہد کی بی بی کو دیا تہا معہ حمائل کے پہنے ہوئے تھی پہر ملکہ ہمارا ہاتھہ پکڑ کر نیچے لیگئین تھوڑی دیر بیٹھ کر اور پہر پہر کر ہم ایک لمبے کمرے مین گئے جہان بوفہ تھا یعنے میز پر خوراک کا اسباب چنا رکھا تھا عورتین اور مرد سب مہمان میز پر بیٹھے کھانا کھایا گیا بعد کو ولیعہد وغیرہ سے رخصت ہوکر ہم ریل پر گئے ایک ہال یہان نہایت عمدہ دیکھا گیا کہ فریڈرک کے عہد سے بنا ہوا ہے اور اوسمین سر اسر سیپ اور گھونگے نہایت خوبصورتی سے لگائے ہین غرضکہ گاڑی ہانک کر اسٹیشن پر پہونچے بہت بڑا اسٹیشن ہے تمام لوہے اور بلور سے بنا یا ہے پہر بگھی پر سوار ہوکر ہم مکان کو گئے۔

دہم ربیع الثانی سنہ ۹۰ ۱۲ ھ

صبح کو کھانیکے بعد ہم پارلیمنٹ کو گئے یعنی المان کے دار الشوریکو جو شہر کے آخر مین تھا ہم آکر

حجرے مین بیٹھے پروشیہ کے وکیل بقدر سو نفر کے تھے باقی کرسیان خالی تھین شاہزادہ بسمارک
بھی اپنی جگہ پر سیدھے ہاتھ کیطرف پریسیڈنٹ کی کرسی کے زیردست بیٹھا تھا پریسیڈنٹ کا نام
سمپسن ہے وزیر جنگ کا نائب شاہزادہ بسمارک کے زیردست کھڑا ہوا وکیلون سے گفتگو کرتا تھا
اور اسکول ڈس کیڈٹس کے قایم رکھنے مین وکلاے ملت کے اعتراض کو سلطنت کی طرف سے زد
کرتا تھا نہایت واضح اور صاف تقریر کرتا تھا یہ اسکول ڈس کیڈٹ جوانان نجیب اور زندہ اور مردہ افسرونکی
اولاد کا کالج ہے جو پوٹسڈام مین ہے پروشیہ کے عمدہ عمدہ عہدہ دار اس مدرسہ سے نکلتے ہین ولیعہد خود بھی اسی
مدرسہ مین تربیت ہوئے ہین ایک روز ولیعہد نے ان شاگردون کو بھی ہمارے مکان کے سامنے لاکر قواعد کی سات سو
نفر طالب العلم ہین چونکہ خرچ زیادہ رکھتے ہین قوم راضی نہین ہے کہ یہ مدرسہ رکھا جائے مگر شاہزادہ بسمارک
پیش لیجائیگا جلدی سے اوٹھکر ہم شاہزادہ بسمارک کے مکان پر اونکی بازدید کو گئے اونھون نے حاضر ہوکر
استقبال کیا چھوٹا سا سادہ مکان رکھتے ہین انکی بی بی اور بیٹی کمرے مین بیٹھی تھین دیر تک صحبت رہی
پھر اوٹھکر ہم عجائب خانہ کو گئے کہ ہمارے مکان کے سامنے تھا عجائب خانہ کا مہتمم شخص مسن اور اسکا
نام لیپسی نیوس ہے حاضر ہوا عمارت کے زینے کی دیوارون مین تصویرین اور نہایت عمدہ مجلسین قدیم
زمانہ کی چونہ پر کھینچی ہین سیڑیون سے اوپر چڑھکر ہمنے سیر کی بڑی بھیڑ تھی - چھوٹی اور بڑی
چونہ کی مورتین کہ سب کو اوستادان روم وغیرہ کی دستکاری سے نقل کیا ہے بہت تھین
اور اسباب بھی چینی اور ہاتھی دانت اور کہربا اور لکڑی وغیرہ کا تھا - کسیقدر سیر کرکے ہم
مکان پر چلے آئے ذرہ بیٹھکر رخصت کیواسطے شہنشاہ کی ملاقات کو گئے شہنشاہ کی ملکہ بھی
وہان تھین - آج رہین ندی کے کنارے پر شاہزادہ ایلڈبرگ {ڈالبرٹ} شہنشاہ کے
چچا کا بیٹا جو جرمن کے کل جنگی جہازون کا ڈائرکٹر تھا مر گیا - اور شہنشاہ کی بڑی دادی بھی مر گئی
ہے اسلیے آج کی شب راگ اور باجے کی مہمانی موقوف ہوئی - غرضکہ شہنشاہ بھی آکر بیٹھے
صحبت ہوئی - ملکہ نے چینی کا ایک پھولدان برسم ہدیہ ہمکو دیا پھر اکواریم یعنی ماہیخانہ مین جاکر ہمنے
سیر کی اوس حیوان تنبل کو آج مینے بغور دیکھا ہاتھون مین دو بڑے بڑے ناخن مثل عقاب کے

رکھتا ہے اور بانون مین تین ناخن جسجگہ گھُجا ئین پھر کھانا کھا کر نکل ہر وہان سے ہم مکان کو چلے آئے -

گیارھوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

آج ہم شہر کلون اور دلیساد کو جا ئینگے صبح کو سویرے اُٹھے بہت تیز ہوا چلتی تھی اور ابر اور سردی تھی کپڑے پہن کر ولی عہد کے آنیکے منتظر ہوئے جب وہ آ گئے بگھی پر سوار ہو کر چلے شہر کے آخر مین اسٹیشن پر پہونچے ریل گاڑی پر سوار ہو کر خدا حافظ کر کے روانہ ہوئے بیٹھ ہر چند چاہا سو رہون ممکن نہوا جب ذرا آنکھ لگتی تھی کسی اسٹیشن پر جا پہنچتے تھے قیل و قال ہونے لگتے تھی - بالضرورت اُٹھ کر کپڑے پہن کر مین مستعد ہو جاتا تھا تا کہ کسی شہر کا گورنر یا کسی قلعہ کا کمانڈر یعنی سپہ سالار معتمد الملک کے توسط سے حضور مین آ کر رخصت ہوتا تھا - مرزا ملکم خان برلن مین رہگیا کہ نہروقون کی خرید کا اقرار نامہ سلطنت پروشیہ سے باندھے غرضکہ پھر صحرا اور چمن اور درخت اور کاج کا جنگل اور پھول اور ندیان اور آبادی اور دہات اور شہرون کی وضع کا ہر جگہ وہی طور ہے جیسا برلن آنے مین ہمنے دیکھا تھا شہر ہانو در سے جو بہت خوشنما شہر ہے پھر ملک وسیٹ فالیا کی سرزمین اور شہرون سے گذرے بہت خوشنما مقام تھے یہان کسی قدر پہاڑ اور بلند ٹیلے دیکھے گئے چند ندیون سے بھی عبور کیا کہ ایک اون مین سے بہت بڑی تھی گہنٹہ بھر دن رہے ہم کرپ کے کارخانہ پہنچے مسٹر کرپ خود ریل پر آیا تھا بوڑہا بلند قد اور دُبلا پتلا آدمی ہے - ان سب کارخانون کو اُسنے آپ ایک عرصہ مین بنایا ہے کل سلطنتونکو توپین یہان سے دیتا ہے قلعکی بڑی توپ سے لگا کر جہازی توپ اور میدان کی لڑائی کی توپ طرح طرح کی سب یہان بنائی جاتی ہین - کلین اور دخانی کارخانے ایک بڑے شہر کے مثل ہین - پندرہ ہزار نفر کاریگر رکھتا ہے سب کے واسطے مکان اور رہنے کیجگہ بنائی ہے اور سب کو خرچ دیتا ہے اخراجات وضع کرنیکے بعد آٹھ لاکھ تومان یعنی تیس[32] لاکھ روپیہ نقد خاص اُسکی آمدنی ہے غرضکہ ہم دقاق ہتوڑے کے کارخانے مین گئے عجیب عجیب ہتوڑے ہین پہاڑ کی مثل اور انجن کے زور سے توپ کے ڈہانچ پر پڑتا ہے اور جسطرح جسے چاہتے ہین اوسکو بناتے ہین جسوقت ہتوڑہ توپ پر پڑتا تھا کارخانے کی زمین گونجتی تھی اور لرزتی تھی ایک عجائب چیز ہے ہم سب کارخانے مین

پھرسے بعض بڑی اور چھوٹی توپون کو چھوڑا پھر اوس مکان مین جمعین لیکر رکھا تھا گئے شام کا کھانا کھایا
نہایت عمدہ دعوت کی مکان کے نارجستان مین ایک درخت دیکھا گیا کہ اوسکا تیا ڈہائی گز طول اور آدھ گز
عرض رکھتا تھا باوجود اس کمرے سے زیادہ فاصلہ ہونیکے دخانی ہتوڑا زلزلکی مثل وہان کی
زمین کو ہلاتا تھا مسٹر کرپ نے ایک توپ چھینی تھی یعنی پیچھے سے بہرنیکی بہت اعلی تمام سامان سمیت
ہمکو پیشکش کے طور پر دی پھر ہم ریل پر گئے رات تھی مین سو رہا نیند آگئی شہر کلون تک دو گھنٹہ کا
راستہ تھا ایک دفعہ ہی مین سوتے سے چونک پڑا باجے کی آواز اور قیل و قال سنی معلوم ہوا کہ ہم شہر پر
پہنچ گئے ہین اور وہانکا حاکم جاتا ہے حضور مین آوے کپڑے پہن کر مین کہڑا رہا حکام شہر
گاڑی مین اوپر آئے پہر ہم اوترے وہانکی فوج کو ملاحظہ کرکے پھر بگھی پر سوار ہوکر شہر مین داخل
ہوئے بہت بھیڑ تھی شہر کو بہت خوشنما پایا ایک بہت بڑا گرجا بلند اور خوش وضع رکھتا ہے کہتے ہین تمام
یورپ کا پہلا گرجا ہے غرضکہ ہم ہوٹل مین گئے نہایت خوش فضا عمارت تھی وہان ٹھیرے گھنٹہ
بھر بعد مین سو گیا ۔

۱۲ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

شہر کے بعد شہر ولیس بیڈن کو جانیکے صبح کو اوٹھ کر کھانا کھا کر بگھی پر سوار ہو کر باغ نباتات اور
حیوانات کو گئے کہ شہر کے قریب ہین شہر کے مالدار لوگ روپیہ خرچ کرکے ان دونون باغون کو اپنی قوم
کی تفرج کے واسطے نگاہداشت کرتے ہین بڑی گرجا کے نیچے سے نکلے بہت بڑا گرجا ہے چار سو برس سے
زیادہ گذرے اس گرجا کو بنایا ہے اور آجتک بنانے مین مشغول ہین ابتک بھی ناتمام ہے اور
بائین کھڑکی ہین اوسکے ایکطرف مین عالیشان عمارت ہے ہم اوسکے اندر تو نہین گئے مگر باہر سے
دور کو دیکھا مخروطی گنبد زیادہ رکھتا ہے اسقدر رکھکھو ڑلین اور در زین ہین اور اونچا بڑا ہے
کہ کوون نے کثرت سے گھونسلے بنا رکھے ہین وہان سے ہم آگے بڑھگئے ایک بہت لمبا لوہے کا پل
جو رہین ندی کے اوپر تھا دیکھا ندی شہر کے بیچ مین سے گذرتی ہے شہر کی آبادی زیادہ تر اوسی طرف ہے جو طرف

ہم ٹھیرے تھے غرضکہ ہم باغ نباتات کو گئے ایک عمارت اور اسکے آگے عمدہ عمدہ باغچے اور فوارے دار چمن
اور چمن بھا کہ الاسٹک یعنی ایک ربر کے نے کو پانی مین لگایا تھا برابر چرخ کھاتا تھا اور اسکے منہ سے چمن کے
اطراف مین پانی چھڑکا جاتا تھا بعض مین دو نی بھی تھین کہ آتشبازی کے طرح چرخ کھا کر پانی چھڑکتی تھین
غرضکہ ہمنے سیر کرے اور ہال مین بعض پھول اور کھجورون کے درخت عجیب دیکھے وہان سے ہم ایک چھوٹے
سے گرم خانہ مین گئے کہ ہندوستان کی ہوا دیکر یعنی ہندوستان کے مثل گرمی پیدا کرنیکے بعد افریقہ اور امریکہ اور
ہندوستان کے درختون کو لگایا تھا اسمین کیلے کا درخت تھا جسکے بڑے بڑے پتے تھے ایک
ایسا درخت دیکھا جس کے پتے کم عرض مگر پانچ گز طول رکھتے تھے باہر آکر ہم ماہی خانہ کو گئے چھوٹا تھا
برلن کی طرح مچھلیون کو شیشے کے نیچے رکھا تھا یعنی اوپر شیشہ ڈھانکا ہوا تھا تماشا دیکھکر باہر آکر ذرہ
دیر بیٹھ گئے شیشون کے پیچھے سے بہت آدمی تماشا دیکھتے تھے ہوا بہت ٹھنڈی تھی کبھی مینہ
بھی برستا تہا گلاب مین تازہ کلیان آئی تھین غرض کہ ہم باغ حیوانات کو گئے بہت خوبصورت
اور عالیشان تھا جو جانور شیر بالدار اور سیاہ تیندوے وغیرہ برلن کے باغ مین دیکھے تھے
یہان بھی تھے مگر کسیقدر کم چھوٹے چھوٹے پرند رنگین اور خوبصورت کم تھے مگر بڑے بڑے پرند
عجیب و غریب خوش رنگ بہت تھے کہ برلن مین بالکل نہین دیکھے بڑے کبوتر تاجدار جزائر ہنود کے
کہ بہت خوبصورت پرند ہے اور قسم قسم کے بوقلمون یعنی پیرو تاجدار اور خوشرنگ اور عجیب و غریب طوطے
کو مذ مرا اور دو شتر مرغ تھے شتر مرغ کے پانو مین دو انگلیان نہایت عجیب ہین بڑے بڑے
کالے ریچھ اور شمال کے سفید ریچھ برف کے مثل اور چھوٹے چھوٹے گھوڑے تھے ایک نر اونٹ
سفید تھا کہ مست ہو گیا تھا نہایت عجیب بات ہے کہ گرمیون مین اونٹ مست ہوا ایک نادار
ہندوستانی بیل تھا کہ اسکی سب چیزین سینگ وغیرہ مضبوط اور فربہ بیل کی مثل معلوم ہوتے تھے
مگر بکری کی برابر تھا ایک قسم قوچ ارقالی یعنی پہاڑی دار وچ کے دیکھے گئے جسکو مراکو سے لائے تھے
سر اور رنگ اور جسم اور سینگ ایران کے شہر مینڈھے کے مثل معلوم ہوتے تھے مگر اس اے
سینہ کے بال زرد اور بہت لمبے تھے اور گٹھنون سے ہاتھون کی کلائیون تک بھی تمام بال لٹکتے تھے

غرضکہ پرند اور چرندون کی اتنی قسمین تھین کہ انسان کو حیرت ہوتی تھی – سور اور ہرنون کیواسطے رمنی اور مصنوعی
پہاڑ آب روان کے چشمون سمیت بنایا تھا سبزہ اور پھول پتھر کی چٹانون پر اُگا ہوا تھا نہایت خوشنما
تھا غرضکہ ہم بگھی پر سوار ہوکر چلے اور ایسے پل پر سے گذرے کہ دو راستہ رکھتا تھا ایک بگھی کیواسطے
دوسرا ریل کیواسطے ان دونون راستون کے بیچ مین لوہے کی جالی حد فاصل ہے – پل کی
لمبائی دو ہزار قدم ہوگی سب لوہے کا ہے – رہین ندی بہت بڑی اور پاٹ دار اور صاف اور خوشنما
ہے – دخانی بڑا جہاز اُسمین چلتا ہے محض سیر کی غرض سے ہم شہر کے اُسطرف جاکر دوبارہ ایک
پل پر سے شہر کلون کو پلٹے پھر بڑے گرجا اور گنبد کے نیچے سے گذرے نہایت عمدہ عمدہ
دکانین اور عالیشان مکانات تھے شہر کے آدمی مالدار ہین – غرضکہ ہم اسٹیشن کو گئے ریل مین
بیٹھکر چلے – حکیم الممالک اور مستر طامس دونون آج لندن کو گئے سب جگہ خوب آباد اور پُر زراعت
اور پر درخت جنگل اور صحرا سے گذرے یہانتک کہ شہر بون مین پہونچے ٹرین کھڑی ہوئی
ہم نیچے اُترے خاص شہنشاہ کے ہار رجمنٹ کے سوار پیادہ کھڑے تھے اس رسالہ کا افسر شاہزادہ
روس پروشیہ کے ایلچی کا بھائی جو سینٹ پٹرزبرگ مین تھا حضور مین آیا ایک بوڑھا ذی رتبہ وممتاز مارشل بھی ہے
کہ خدمت سے مستعفی ہوکر اس شہر مین رہتا ہے اوسکا نام – ہروار دبیٹن فیلڈ ہے غرضکہ ہم شہر گوبلنز مین پہونچے
ٹرین کھڑی ہوئی وہان – کرگورنر وغیرہ افسر حضور مین آئے قلعہ سے توپ کی سلامی ہوئی بڑا شہر ہے – رہین بھی
کے پل پر سے اوتر بہار مین کم عرض ہوجاتی ہے اور اسکے دونوطرف پہاڑ ہے ندی کے کنارہ پر ہر جگہہ گانون اور قصبے اور انگور اور
[illegible] کے درخت وغیرہ تھے – پھر [illegible] ہوئے [illegible] درختون پر
لپٹے ہوئے تھے انگور کے ہر ایک درخت کو ایک تلی سے باندھ رکھا ہے تمام پہاڑ اور زمین
گلستان ہے رہین کی مشہور شراب انھین انگورون سے بنتی ہے ندی کے دونون طرف
ریل کی سڑک اور برابر دخانی گاڑیان حرکت مین ہین بگھی اور پیادہ چلنے کی سڑک بھی ہے
نہایت پاکیزہ اور صاف تمام زمین گلستان ہے تمام پہاڑ اور جنگل مین انگور اور میوے کے
درخت اور پھولون کی کیاریان اور باغچے اور تھوڑی تھوڑی دور پر شہر اور قصبے ہین آدمی کو

حیرت ہوتی ہے اور تماشے سے جی نہین بھرتا جابجا عمدہ عمدہ مکان اور چھوٹی اور بڑی کوٹھیان
کمال سلیقہ سے خوبصورتی کے ساتھ ندی کے کنارون پر اور پہاڑون پر جو ندی کے اوپر ہین بنائے
ہین بہشت کے مثل ہے بعض قلعہ اور قدیم کھنڈرون کے آثار پہاڑون مین اور ندی کے کنارے پر
دیکھنے مین آئے ریل گاڑیون کی رفتار اور عمارتین اور سبزہ اور قدرتی اور مصنوعی پھول انسان کو
فریفتہ کرتے ہین چند فرسخ تک راستہ علاقہ گیلان مین شروع واخل ہونیکی مثل اور سفیدرود
ندی کے مشابہ تھا بعض اوقات گاڑیون کی سڑک مکانون کی چھت پر سے اور دہات کے کوچون سے
گذرتے تھے غرضکہ تعریف نہین ہوسکتی بہت مسافت طے ہونیکے بعد درہ اور پہاڑ تمام ہوئے
اور ندی سیدھے ہاتھ کیطرف ہوگئی اور ہم کم کم ندی سے دور ہوکر ویس بیڈن کیطرف چلے
یہانتک کہ شہر مین پہونچے ہر قسم کے آدمیون کی بھیڑ تھی۔چونکہ شہر مین گرم پانی کا چشمہ ہے
مسافر بھی اطراف سے زیادہ آتے ہین صدراعظم اور جنرل کے ساتھ بگھی مین بیٹھ کر ہم چلے
یہانتک کہ قیام کی جگہ پر پہونچے جو شاہی عمارت تھی ہمارا قیام بھی ہیں ہے سب لوگ ہماری عمارت
کے اوپر اُترے ہین ہمارے کمرے کی کھڑکیان بازار اور ایسے میدان کیطرف ہین جو بہت بلند
ایک گرجا رکھتا ہے گرجا کے مینار جو گھنٹہ کی کلغی ہے بہت نوکدار اور بلند ہے چار نوکدار مینار ہین اور
بھی گرجا کے چار ضلعون مین ہین — رات کو باجا بجایا بڑا مجمع ہوگیا گرجا کے آگے کی جا بیو مین
برقی اور بنگالی لمپ روشن کئے تھے — پمپ یعنی پانی پھینکنے والی کل کے ذریعہ سے ایک بہت بڑا
فوارہ گرجا کے آگے لگایا تھا بہت بلند چھوٹتا تھا اور روشنیون کی تاب سے نہایت خوشنما رنگ فوارہ
مین پیدا ہوگیا تھا — آج نظر آقا ایلچی ایران مقیم وستعین دارالسلطنت فرانسہ نے مرزا احمد ابن
مرزا محمد رئیس کے جو پیرس سے آئی تھے یہان ملازمت کی —

تیرھوین ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۶ھ دوشنبہ ۹ جون سنہ ۱۸۷۳ع

ہم صبح کو اٹھ کر کھانا کھا کر حرث پر سوار ہو کر قصبہ جیرسٹن کو جو رہین ندی سے قریب ہے گئے یہ اتہ
یہان شامپین بنانے کا کارخانہ ہے جو ایک قسم کی شراب ہے شہر ویس بیڈن سے نکل کر نہایت عمدہ

خیابان مین سے ہوکر روانہ ہوسے ایک گھنٹہ کا راستہ تھا سٹرک کو بکمال خوبی گھی چلنے کے قابل بنایا ہے
آسمان پر ابر اور سردی تھی ایک گانون اور قصبہ مین سے نکلے خوب آباد تھا گانون سے نکل کر ندی کے
کنارے پانسو قدم فاصلہ پر ہولی خوشنما اور عمدہ عمدہ جگہ سے گذرے ایک خوشنما باغ نظر آیا چھوٹی چھوٹی
دیوار اور لوہے کا دروازہ رکھتا تھا دروازہ بند تھا وہان گاڑی سے اوترکر باغبان کو پکار اسنے
آکر دروازہ کھولا چند نفر پروشیہ کے افسر بھی ہمارے ساتھ تھے وہ بھی باغ مین داخل ہوے
بہت خوش قطع باغ تھا عمدہ عمدہ کیاریان اور پاکیزہ پاکیزہ تختے چمن اور گلاب وغیرہ کے تھے دریاے
رہین اور اُسکے اطراف دیکھنے مین بہشت کی شکل ہین نہایت عالیشان اور خوبصورت عمارت اور بہت
عمدہ گرم خانہ یعنی سقف دار باغ انگور کی ٹٹیان سب جالی دار کمال سلیقہ سے لگائی تھین باغ کے اندر
ایک چھتہ لکڑی کا شہد کی مکھیون کیواسطے بنایا تھا نہایت تازگی رکھتا تھا حوض اور بہت عمدہ فوارے
تھے فوارون کے خزانہ کے واسطے طبیعی پہاڑ کے مثل ایک بلند برج پتھر سے بنایا تھا کہ وہان سے
پانی نل وغیرہ کے ذریعہ سے فوارون مین آتا تھا — نہایت عمدہ گیلاس یعنی چیری کھانیکے قابل
تھے کمرون کا دروازہ بند تھا مگر شیشون مین سے نیچے کا درجہ نظر آتا تھا ہر جگہ کرسیان میز آئینے
فرش اور آرایش کا اسباب بہت تھا یہ مکان ایک معتبر اور ممتاز شخص کا مال ہے جسکا نام بلونڈبرگ
ہے مگر وہ خود پیٹرزبرگ مین اور اُسکی بی بی ولیس بیڈن مین تھی وہان موجود نہ تھی بہت اچھا
سردخانہ ہے ۳۵ ہزار تومان یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کو خریدا ہے ایک خوبصورت بندر
بھی جسکی ناک کی نوک آبی رنگ کی تھی باغ کے اندر پنجرے مین تھا چند بوڑھے خدمتگار عورتین بھی
تھین ہمارے واسطے چار روٹی شیرینی لائین وہان بہت دیر تک سیر کرکے پھر مین اسپ صباح الخیر پر
سوار ہوا سب لوگ بھی گاڑی مین بیٹھکر قصبہ بیبریچ کو جاینگے واسطے کہ نہایت معتبر جگہ ہے
چلے رہین ندی کے کنارے پر ایک عمدہ باغ اور عمارت ڈیوک آف ناسو کے جو چند سال
قبل اس ولایت کا بالاستقلال مالک تھا دیئے گئے اب ڈیوک وائنا مین ہے پہلے باغ مین
ڈیوک کا بھائی تھا اپنی بی بی اور سالے کے ملے ڈیوک کے بھائی کا نام پرنس نیکولاس ہے

[illegible]

آبی عینک لگائے ہوئے تھا لمبی اور زرد ڈاڑہی تھی اسکی بی بی اہل روس سے تھی سیاہ لباس پہنے
ہوئے تھی گھوڑے پر چڑھے چڑھے ہمنے کسی قدر باتین کین مین تھوڑی دور تک گھوڑا دوڑا کر پھر گاڑی
پر سوار ہولیا ڈیوک کا بھائی معہ اپنی بی بی اور اُسکے بھائی کے آدھے گھنٹہ تک گھوڑا دوڑاتے
ہوئے ساتھ آئے پھر وہ چلے گئے اور ہم قصبہ مذکور مین داخل ہوئے خوب آباد اور معتبر ہے دکانین
اور مکانات اور آبادی بہت رکھتا ہے وہانسے گذر کر ایک نہایت عمدہ خیابان مین پہنچکر ہم شہر
ویس بیڈن کیطرف چلے خیابان مین تین سڑکین تھین بیچ کی بہت چوڑی گاڑی کیواسطے
اور طرفین مین ایک سوار کیواسطے دوسری پیادے کیواسطے جب ہم پہلے باغ اور قصبے سے
بیبریچ کو جانا چاہتے تھے راستہ مین دور سے پل اور شہر بیبریچ دکھائی دیتا تھا کہ ایک معتبر جگہ ہے
اور جنگی قلعہ رکھتا ہے غرضنکہ عصر کے وقت ہم منزل پر پہونچے آج شب کو شہر کے اندر ایک باغ مین
آتشبازی اور روشنی ہوئی تھی مگر چونکہ ہمارے جانیکے لائق جگہ نہ تھی ہم تماشا دیکھنے نہین گئے
پرنس وجیہ اللہ میرزا گیا تھا آتشبازی کی بہت تعریف کی صدر اعظم اور ہمارے شاہزادے سب وہان گئے
تھے خلاصہ رات کو ہم ہواخوری کو نہین گئے سو رہے ۔

۱۴ ربیع الثانی ۹۰ سنہ ۱۲ھ ۔ ۷ جون ۷۳ سنہ ۱۸ء

صبح کو سوتے سے اُٹھ کر ہمنے کھانا کھایا ۔ گاڑی پر سوار ہوئے ۔ صدر اعظم وغیرہ وہان رہ گئے
ہم اسٹیسن پر گئے ریل مین بیٹھ کر فرینک فورٹ کی طرف چلے ۔ مَن ندی کے کنارے پر ہے
ہمارے شاہزادے وغیرہ اعتضاد الدولہ اور نصرۃ الدولہ اور ایلخانی کے سوا سب تھے
یہان سے فرینک فورٹ اتنی دور ہے جسقدر طہران سے کرج ہم ایک گھنٹہ سے کم مین
پہونچے سب جگہہ آبادی تھی شہر ماینس کے کنارے سے گذرے زیادہ تر شہر کی آبادی
رود رن کے اُسطرف تھی غرضنکہ اسٹیشن پر پہونچکر پیادہ ہو کر گھوڑے کی گاڑی پر سوار ہوئے سلامی
دی گئی شہر کے بازارون مین سے گذرے بہت بھیڑ تھی ۔ فرنگستان کے شہر سب ایک ہی طرح

سکے ہین جہان ایک شہر کو دیکھا تمام شہرون کی وضع اور حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے غرضکہ
اُسی قدر شہر سے باہر نکلکر اطراف شہر کی آبادی پر پہونچے ان مقامات پر جابجا عمدہ عمدہ مکانات
اور شہر کی عمارتون سے زیادہ خوبصورت عمارات دیکھی گئین شہر کے اطراف مین بھی تمام باغات
اور خیابان اور گُلکاری ہی باغ خرما کے دروازہ پر جو باشندہ پالیرمو شہر سے پہنچے تین برس ہوئے
اس باغکو شمولین شہر کے روپیہ سے عام لوگون کے عیش و تفریح کیواسطے بنایا ہے مردون
اور عورتون کی بڑی جمعیت تھی جنگی سپاہی کھڑے باجا بجاتے تھے ہم او تر پڑے بہت اچھا
باغ تھا نہایت عمدہ تختہ بندی اور طرح طرح کے پھول رکھتا تھا ایک حوض باغ کے بیچ مین تھا کہ اسکا
فوارہ پانچ گز اڑتا تھا باغ کے مہتم نے آکر اڈریس یعنی خیر مقدم کا عریضہ پڑھا ہم عورت اور مردون کے
بیچ مین سے گذر کر سیڑہیون پر سے چڑھکر پوشیدہ گلکاری کی عمارت پر پہونچکر وہان سے سقف دار عمارت
کو جو باغ خرما ہے گئے طاق بناکر شیشون سے ڈہانک دیا ہے کہ جاڑون مین درخت سردی سے
محفوظ رہین کھجور کے بلند بلند درخت نہایت مقبول ہین مگر ہرگز پھل نہین دیتے بعض نباتات
امریکہ کے بوئے ہوئے تھے ۔۔ فوارہ اور اُسکے آگے ایک پانی کی چادر تھی پانی پتھرون پر گرتا تھا
جنکو کوہ طبیعی کی مثل بنایا تھا متفرق زن و مرد اور عہدہ دار بہت تھے ہم نباتات کے کمرے کے
اوپر والے درجے مین گئے اس عمارت کو باجا بجانے اور محض غذا اور شراب کھانے پینے کیواسطے
بنایا ہے باجہ بھی بجاتے تھے شہر اور باغ خرما کی طرف نہایت عمدہ چہرہ کے تھے ذرہ وہان بیٹھکر
ہم نیچے آئے بگھی پر سوار ہو کر باغ حیوانات کو گئے یہان کا باغ حیوانات اگرچہ گلون کے باغ کی
مثل نہ تھا مگر برا نہین ہے بہت حیوان رکھتا ہے سفید اور سیاہ ریچھ اور حبش نیلہ گاؤ اور ایک قسم
کی بھیڑ اور پہاڑی مینڈھا جزیرہ سسلی یا سارڈینا متعلق اطالیا کا تھا ملک ایران کی بھیڑ اور مینڈھے
کی شبیہہ مگر ذرہ سیاہ زیادہ تھا رنگ رنگ کے طوطی پنجرون مین درختون سے لٹکا رکھے تھے
ایک قسم کا طوطا خوبصورت چھوٹا سا تھا ایک یالدار بڑا شیر اور شیرنی گلدار شیر اور دو ببر
دیا دار شیر تھے ایک بڑا ہاتھی تھا ایک بہت بڑا صندوق باجہ کا لائے صندوق کی نوک کے بیچ کو

ہاتھی جلدی سونڈ سے پھر اٹھا اور صندوق کا باجا بجاتا تھا ہاتھی باجے کی دھن مین ناچتا تھا پھر ایک باجا جسکو بچے وغیرہ منھ سے بجاتے ہین فیل بان ہاتھی کے پاس لایا ہاتھی نے فوراً سونڈ مین پکڑ کر بجانا اور ناچنا شروع کیا نہایت عجیب بات تھی پھر ہم ریل گاڑی پر سوار ہوکر ونیر باد کو پھر آئے چند منٹ کے بعد بگھی لائی ہم سوار ہوکر سیر کو گئے شہر سے نکلکر پارکون اور باغون مین پھرے شہر کے معزز لوگون نے جا بجا عمدہ عمارات اور مرغوب پھولون کے باغیچے بنائے ہین بہت عورتین اور مرد پارکو مین پھرتے تھے بہت گشت کے بعد ہم چڑھائی پر گئے کہ ٹیلے اور درخت ہین اور شہر پر مشرف ہین مگر سب جگہہ پارک اور بگھی کی سڑک ہی نکولاس شہنشاہ روس کے بھتیجے کا مقبرہ کہ ڈیوک آف ناسو یعنی ناسو کے ڈیوک کی بی بی تھی وہان ایک پہاڑ پر ہے اُنیس ١٩ برس کی عمر مین مری ہے یہین دفن کیا ہے اور سلطنت روس کی طرف سے سنگ مرمر کا مقبرہ نہایت عمدگی سے بنایا ہی شہر سے گنبد ہین اُسی عورت کی شکل کو کہ حالت نزع مین لیٹی ہی سنگ مرمر سے نہایت عمدہ تراش کر قبر پر رکھا ہی یہ لڑکے شہنشاہ نکلاس کے بھائی میچل کے بیٹے تھی اُسکا شوہر جو یہان کا مالک تھا ابھی زندہ اور وائنا مین ہے - اس ریاست کو ناسو کہتے ہین جسکا پائی تخت بھی ونیر اباد ہے اور اب سب پروشیہ کا مال ہے - شہر فرنیک فورٹ بھی جہان ہم آج گئے تھے پہلے آزاد تھا اسٹریا سے لڑائی کے بعد پروشیہ نے بزور شمشیر لے لیا ہے اور جرمانہ بھی اس شہر سے بہت لیا ہے غرضکہ وہان سے پھر کر ہم مکان پر آئے شام کا کھانا کھانیکے بعد پھر گاڑی پر سوار ہوکر ایک نہایت عمدہ عمارت کو گئے عمارت کیلئے آگے میدان اور پارک اور درخت ہین ایک فوارہ بیچ مین سے چھوٹتا ہے اطراف مین بھی سراسر دکانین ہین - وہان آتشبازی لگاکر عمارت کے ایوان مین کرسیان بچھا رکھی تھین عورت اور مردون کی بڑی جمعیت میدان اور مکان کے برآمدے مین تھے بہت اچھی آتشبازی کی پھر جاکر عمارت کے کمرے اور ہال کو دیکھنے سیر کی نہایت عالیشان عمارت بہت سے جھاڑ اور سب اسباب سے آراستہ ہی - اب سلطنت کا مال ہے بعضے کمرون مین آج کل شطرنج کھیلتے ہین اور بعضے کمرون مین بڑی بڑی

منبر مین بچھائی ہوئی تھین تمام دنیا کے اخبارات وہان رکھتے ہین کہ لوگ پڑھکر خبرون سے واقف ہوئے
ہین پھر ہم باہر کے باغ مین گئے تھوڑی دیر حوض کے کنارے پر بیٹھے نواب مسٹر جان مالکم انگریزی
ایلچی کے بیٹے جو خاقان مغفور فتح علیشاہ کے حضور مین گیا تھا یہان تھے — اکی بیٹی تازی
بڑھیا عورت ہے ایک بیٹی بھی بہت حسین رکھتا ہے دونون حضور مین حاضر ہوئین اب
پروشیہ مین رہتی ہین جنرل بوین مہماندار کی بی بی اور بیٹی کو بھی ہم سے ملایا پھر ہم مکان پر
چلے آئے مرزا مالکم خان جو بندوقین خریدنیکے واسطے برلن مین رہ گیا تھا آج رات کو آگیا ڈاکٹر
تھولوزن کل کرپ کے پاس توپین خریدنے کو جاتا ہے — دیہات کی عورتین صبح کو میوہ اور
ترکاری گاڑیون پر لاتی ہین ہمارے مکان کے آگے گرجا کے آس پاس سبزی فروشی کا بازار
لگاتی ہین گھنٹہ بھر کے بعد جب سودا بک گیا چلے جاتی ہین — یہان گدھے کی سواری کا
بہت رواج ہے کرایہ کرکے سوار ہوتے ہین —

۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ ۱۲ جون سنہ ۱۸۷۳ عیسوی کو

انشاء اللہ تعالیٰ چاہئے کہ ہم بیڈن بیڈن کو جائین ایک رات کیواسطے وہان ڈیوک کے
مہمان ہین کہ شہنشاہ پروشیہ کی بیٹی اوسکی بی بی ہے آزادی اور استقلال بھی رکھتا ہے
[illegible] و خطبہ ہے ڈیوک کا نام فریڈرک ہے اور اوسکی بی بی کا نام لوئیز — غرضکہ صبح کو اٹھکر
ناشتہ مکان پر کھاکر ریل مین بیٹھ ہم روانہ ہوئے صدر اعظم اور تمام شاہزادے اور ہمارے
[illegible] ہمراہی آدمی ساتھ تھے مگر ایلخانی کہ بعض دیگر اشخاص سمیت ویزباد مین رہ گئی ہین
[illegible] ویزباد یعنی وایس بیڈن پر سے ہم گذرے نہایت مضبوط قلعہ رکھتا ہے یہی جنرل
مہماندار یہان کا حاکم ہے اسطرح کہ قلعہ اور فوج کا حاکم جنرل ہے اور مال وغیرہ کا حاکم ڈیوک
[illegible] کی طرف سے ہے یہ شہر اس ڈیوک کا مال ہے پروشیہ والون نے زبردستی
[illegible] مقرر کردیا ہے وہانسے گذرکر فرینکفورٹ مین اور وہانسے شہر ڈارمسٹاڈ مین پہونچے

عجیب اتفاق ہوا جیسے ہی ہم پہونچے ایک ریل کی ٹرین دیکھا کہ پیچھے سے آئی اور ہم سے آگے نکل کر
کھڑی ہوگئی معلوم ہوا شہنشاہ روس ہین کہ وائینا سے آتے ہین اور اُس کے گرم چشمہ کو جاتے ہین
... اعظم نو مینے بھیجا کہ مزاج پوچھے۔ خود شہنشاہ معہ ولی عہد اور زوجہ ولی عہد اور شہزادہ ایلڈبرگ وغیرہ
کے آئے شہنشاہ اور سب لوگ پولیٹکل سادہ لباس پہنے ہوئے تھے گاڑی سے اوترکر ہم نے ہاتھ ملایا
نہایت محبت کے ساتھ باتین ہوئین پھر شہنشاہ نے ملکہ روس کے بھائی کو کہ دولبلند قامت اور اس
شہر کا مالک اور بذاتِ خود مستقل حاکم ہے اور پروشیہ سے کچھ واسطہ نہین رکھتا اسکے ساتھ اوسکی بی بی کے
ہم سے ملایا بادشاہ انگلستان کی بیٹی بھی اس ڈیوک کے بیٹے یا پوتے کی بی بی ہے چند روز ہوئے
اُسکا بیٹا کھیڑکی سے گرکر مرگیا اور ابھی تک عزادار ہے اسکی تفصیل کو ہم نے پچھلے لکھا تھا غرضکہ ہم رخصت
ہوکر گاڑی مین بیٹھ کر شہر ہیڈلبرگ کو چلے کہ گرینڈ ڈیوک بیڈن کے علاقہ کی ابتدا ہے وہان پہونچکر
ٹھہرے چند نفر حکام اور بیڈن کے مدرسون کے معلم آئے مدرسون مین سے ایک آدمی نے فارسی
مین اڈریس پڑھا پھر ہم شہر کارلس روہ کو چلے کہ جو گرینڈ ڈیوک بیڈان کا پایہ تخت ہے اسٹیشن پر پہونچے
گرینڈ ڈیوک معہ وزرا و سرداران و جمیع بزرگان ملک کے اسٹیشن پر حاضر تھے ہمنے اوترکر رسمی یعنی باقاعدہ
ملاقات کی ایک گارد باجے والون کا اور ڈیوک کے سپاہی صف باندھے ہوئے کھڑے تھے ملاحظہ کیا
وردی کی وضع اور بندوق اور ٹوپی اور بیڈن کی فوج کی کل چیز پروشیہ کے مشابہ ہے مگر اونکی ٹوپی پر
ریاست بیڈن کا مارک ہے اور فرانس کی لڑائی مین بیڈن کی فوج نے بڑی شجاعت دکھائی۔
بیس ہزار بیڈن کی فوج کے سپاہی لڑائی مین حاضر تھے مگر اب اُنکا موجود اور آمادہ لشکر وہی بیس
ہزار ہے شہر کالس روہ بیڈن کا پایۂ تخت اور خوب آباد شہر ہے سینتیس ۳۷ ہزار آدمیونکی آبادی ہے سڑکین
سیدھی اور اچھی ہین یہان کی کل زراعت بارانی ہے غرضکہ مین اور ڈیوک گاڑی مین بیٹھکر
چلے اور سب لوگ بھی آئے آسمان پر برابر ابر ہے عورتین اور مرد راستہ اسٹیشن کے دونون طرف
بکثرت کھڑے تھے نہایت خوب اور ساکت خود ڈیوک بھی بہت نجیب اور مودب اور ایک شخص ہے
ڈاڑھی زرد رنگ کی ہے اور گھنی رکھتے ہین چہرہ سرخ و سپید اور بڑی بڑی آنکھین نہایت نورانی

جہان ہین بہت دیر تک باہم فرانسیسی زبان مین ہمنے باتین کین یہانتک کہ عمارت کے آگے کے میدان مین
پہنچے باغچہ بندی اور گلکاری اور حوض اور فوارہ نہایت عمدہ میدان مین تہا جنگی رسالہ ہمارے آگے آگے
چلتا تہا یہ عمارت قدیم سے ڈیوک کے بزرگونکی ہے عمارت کے دروازہ پر ہم اوترے ڈیوک کی بیگم
آگئے تہے ہین ہاتھ ملایا ڈیوک کے بہائی کی بیگم کہ روس کی معتبر شاہزادیونمین سے ہے اوس کا نام
میری ہے اور شہنشاہ روس کی بھتیجی یا چچا کی بیٹی ہے وہ بھی حاضر تھی بڑے بڑے جواہر سر پر لگائے
ہوئے تھی اُس سے بھی ہاتھ ملاکر ہم اوپر گئے نہایت آراستہ اور پر اسباب عمدہ عمارت ہے ڈیوک ہمکو
خاص کمرے مین لیگئے جو ہمارے واسطے معین ہوا تہا ذرا بیٹھکر کپڑے بدلکر ہم ڈنر یعنی کہانیکے
کمرے مین گئے سب آدمی تھے ہمارے سیدہے ہاتہہ کو ڈیوک اُلٹے ہاتہہ کو اُنکی بیگم بیٹھی تھی کہانا بہت
اچھا کہایا گیا کہانیکے بعد کسیقدر ٹہر کر ہم عمارت کے نیچے کے باغچہ مین گئے اچھے اچھے پہول تھے سب لوگ
وہان حاضر تھے کسیقدر پہر کر ہم گاڑی پر سوار ہوکر ڈیوک کے ساتھ اُس راستہ سے جدہر سے آئے
تھے ریل پہ گئے ہم ریل مین سوار ہوکر شہر ہیڈن ہیڈن کو چلے گئے - اور ڈیوک ہرکان کو پلٹ گئے
کہ صبح کو آجائین ڈارمسٹاڈ سے جب ہم آگے نکل گئے - اُلٹے ہاتھ کیطرف سب جگہہ قریب قریب
پہاڑ اور جنگل اور سیدہی طرف ہموار میدان تہا مگر بائین طرف کے پہاڑون کا سراتے یعنے ابتدا
ٹیلے کی مثل اور کم جنگل ہے رفتہ رفتہ جب ہیڈن کے قریب ہوتا جاتا ہے اُسکا جنگل گہنا اور کم بلندی
زیادہ ہوتی جاتی ہے وہان کی زمین اور پہاڑ بالکل چمن اور ہوا بہت ٹہنڈی ہے غرضکہ غروب کے
بعد ہم شہر ہیڈن ہیڈن مین پہنچے درے کے بیچمین ایک شہر ہے اُسکے اطراف مین تمام پہاڑ اور سبزہ
اور جنگل اور چمن ہے بعینہ کلار دشت مازندران کے پہاڑون کی مثل ہے آسمان برابر اکثر
اور بہت ٹھنڈا اکہر رہتا ہے کبھی کبھی مینہ بھی شدت سے برستا ہے - اشرف اور صفی آباد مازندران
کے موسم سے بہت مشابہ ہے - فرنگستان کے مالدار آدمیون نے جابجا عمدہ عمدہ کوٹھیان
بنائی ہین اور اکثر عیش دوست وہان گرمیون مین جمع ہوتے ہین بھشت کے موسم ہے - ایک
ندی شہر ستانک کی ندی کی مثل درہ سے آتی ہے اور شہر کے بیچ مین سے گذرتی ہے ایسا شہر

نہین ہی کہ آدمی اوسکے تماشے سے سیر ہو عاشقون اور راحت طلب عیاش آدمیونکے واسطے خوب گوشہ ہی
خوبصورت عورتین اور حسین حسین لیڈیان خیابان اور چمنونمین اور پہاڑون پر پیادہ اور سوار اور گاڑیون
مین ہر وقت پھرتے رہتے ہین حقیقت مین ہر یونکا شہر ہے ایک معتبر گرجا رومن کیتھولک مذہب
والون کا رکہتا ہی پروٹسٹنٹ مذہب کے آدمی بھی ہین شہر گیاس کے لمپونسے روشن ہی عمدہ عمدہ
حمام قدرتی گرم پانی وغیرہ کے ہین تالاب اور پہاڑ سب جگہہ پیچدار سڑک اور خیابان ہین کہ گاڑی سب جگہہ
چلی جاتی ہی۔ شاہزادہ منچیکوف جو روس مین ہمارا مہماندار تہا یہان نہایت عمدہ مکان اور
بی بی اور سامان زندگی رکہتا ہی وہ خود بھی موجود تھا حضور مین آیا صحبت ہوئی شاہزادہ کی بی بی
بھی آئی تھی غرضکہ ایک نہایت عمدہ ہوٹل مین ہم ٹھہرے تھے گاڑی سے اوترکر اوپر گئے عورتین اور
مرد تماشائی بہت تھے رات کو کہانے کے بعد نیچے اوترکر ہم نے سیر کی باجے بجاتے تھے مینہ بھی کم کم برستا تہا
وہین قریب بہت خوشنما دکانین اور نہایت عمدہ میدان تہا کہ سب مین چمن اور پھولدار
کے درخت تھے ہم دکانون مین گئے بعض عمدہ عمدہ اسباب خریدا سب جگہہ عورتین اور
مرد تماشائی بہت تھے غرضکہ ہماری خرید کو بہت دیر لگی۔ بعدہ مکان پر واپس آئے
آتشبازی چہوڑی گئی پھر ہم اوپر جاکر تھوڑی دیر تک بیٹھکر پھر سو رہے۔

سولھوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

صبحکو اوٹھکر میلے کپڑے پہنے شاہزادہ گرچکوف وزیر اعظم روس بھی عیش اور ہوا خوری کیواسطے
کل یہان آیا ہی۔ حضور مین آیا صدر اعظم بھی حاضر تھا صحبت ہوئی اوسکے جانے کے بعد مین بھی
حمام کو گیا اچھا حمام تھا بخاری یعنی آتش خانہ وغیرہ کے ذریعہ سے گرم کیا گیا تہا سنگ مرمر کا چھوٹا سا
حوض تھا مین حوض مین نہاکر باہر آیا اور کپڑے پہنکر مکان کو گیا تھوڑی دیر کے بعد ڈیوک آئے
مین اور وہ چرٹ پر سوار ہوکر سیر کو گئے جنرل بھی ہمارے ساتھ تھا آسمان پر ابر اور سردی بہت تھی
کبھی مینہ بھی برستا تہا مین لمپسیونمین حمام سے نکلکر آیا تہا اور اوڈر کوٹ نہین پہنا تہا راستہ مین

مجھے بہت سردی معلوم ہوئی - کبھی ہم چڑھائی پر کبھی اوتار پر جاتے تھے اور عمدہ عمدہ پاکیزہ مقامات
سے گذرتے تھے یہانتک کہ بلندی کے اوپر پہنچے وہان ایک گرجا تھا اوترکر اسمین داخل ہوئے
اس گرجا کو املاک بغدان یعنی والیشیا اور مالدیویا کے پہلے رئیس نے کہ شاہزادہ رومانیا لقب رکھتا ہے
ایک جوان بیٹے کی یادگار مین جو انکا مرگیا تھا بنایا ہے خود شاہزادہ اور انکی بی بی اب اس شہر
مین رہتے ہین انکے بیٹے کی تصویر کو عمدہ سنگ مرمر سے بنایا ہے انکا مقبرہ بھی گرجا کے ایک سمت
ہین قبر کے اوپر سنگ مرمر کی مورتین بنائی ہین اوسکے مقابل اپنے واسطے بھی قبر بنائی ہی کہ مرنے کے
بعد وہان دفن کرین انکی اپنی اور بی بی کی تصویر اس قبر کے اوپر ہے اس طرح کہ اپنے ہاتھ سے
بیٹے کی قبر کیطرف اشارہ کرتا ہے گرجا کو رنگ رنگ کے مرمر سے بنایا ہے بڑی عالیشان عمارت
ہے اسکا گنبد سنہری ہے باہر سے نیکولاس شہنشاہ روس کے بھائی میچل کی بیٹی کے مقبرہ کے
مثل ہے جو دیس بیڈن مین دیکھا تھا - وہانسے باہر آکر پھر ڈیوک اور جنرل کے ساتھ بگھی پر
سوار ہو کر چلے پستی اور بلندی اور بہت خوشنما اور خوش فضا مقامات سے گذرے شدت کا مینھ
برستا تھا نیچے اوترے شاہزادہ سنچیکوف کے مکان کے دروازہ پر سے گذر کر ایک نہایت عمدہ
خیابان مین سے نکلے دریا کے کنارے پر ایک بہت اچھا فوارہ تھا جسکا دور ایک ڈہال قدرتی
چٹان کی شکل پتھر سے بنایا ہے فوارہ سے پانی چادر کی شکل حوض مین گرتا تہا ڈیوک نے وہ عمارت
جسمین بادشاہ انگلنڈ اور نپولین فرانس اور بادشاہ پروشیہ وغیرہ نے قیام کیا ہے ہمکو دکھائے
اس راستہ مین چونکہ مینھ آگیا مین اور ڈیوک اکیلے ٹپ وار گاڑی مین بیٹھ گئے - اور مکان پر
آئے ذرہ ٹھیر کر پھر ہم ڈیوک کے ساتھ گاڑی مین بیٹھ کر انکی قصر کو گئے بہت قدیم عمارت اور ٹیلے
کے اوپر واقع ہی گرینڈ ڈیوک کے بزرگون نے بنائی ہے نہایت عمدہ چشم انداز شہر کے اطراف اور
جنگل اور پہاڑ کی طرف رکھتی ہے - ہم قصر کے دروازے پر پہنچے عورتین بہت تھین اوترکر
اوپر گئے عمارت کے اوپر کے درجے مین کہانا کھایا تھا عمدہ عمدہ کمرے جھاڑ اور تمام اسباب اور تصویرونکے
اچھے اچھے پردون سے آراستہ تھے خاصکر ڈیوک کے باپ دادون کی تصویرین جو دیوارون پر لگائی ہین تھوڑی دیر

پھر کر پھر منیر پر گئے صدر اعظم اور اور ہمارے شاہزادے وغیرہ حاضر تھے مینھ کے سبب سے ہوا بہت لطیف
اور ٹھنڈی ہے کھانیکے بعد اوٹھکر عمارت کی کھڑکیون مین سے تھوڑی دیر تک ہمنے صحرا اور پہاڑ
اور شہر کو دیکھا نہایت عمدہ چشم انداز ہے فرانس کے پہلے سرحدین اور پہاڑ کہ اس لڑائی سے پہلے دولت
فرانس مین شامل تھے نظر آتے تھے مگر اب چونکہ الزاس اور لورین دونون صوبے پروشیہ نے فرانس
سے لے لئے ہین فرانس کی سرحدین یہان سے دور ہو گئی ہین چند منٹ سیر کے بعد ڈیوک ہمکو
عمارت کے اوپر والے درجے مین لیگئے اور شکارون کی تصویرین اور پرندون کی قسمین جو اس
ملک مین پیدا ہوتے ہین اور قدیم سے کھینچ کر مکان کی دیوارون پر لگایا ہے —— ہمکو کہا ہین
انمین سے ایک پرندہ جسکو کاک دی بوئیس کہتے ہین یعنی جنگلی مرغ کہ انھین جنگلون مین پیدا ہوتا ہے
اوسکا سر اور ترکیب کاروانک کے مشابہ ہے مگر بڑا زیادہ ہے دم کاروانک کے مثل بلند نہین ہے
مرغ چتردار کی دم کے مثل ہے بہت اچھا جانور ہے اس قسم کا پرندہ ایران مین نہین ہے یہ جنگل
کانکر اور میا اور شوَر اور اس قسم کے مرغ زیادہ رکھتا ہے — پھر ہم نیچے آکر گاڑی مین سوار ہو کر
اسٹیشن کو گئے تھوڑی دیر منتظر رہے شاہزادہ گرچکوف وزیر روس اور شاہزادہ منچیکوف اور بہت
آدمی تھے آخر ہم ریل مین سوار ہوئے ڈیوک بھی معہ ہمارے صدر اعظم کے میرے سامنے بیٹھے تھے
وہان سے روانہ ہوئے بیڈن بیڈن اور کارلس روہ کے بیچ مین ایک شہر اور قلعہ راستاٹ
نام سے مشہور ہے جو یورپ کے مضبوط اور نامی قلعون مین سے ہے دور سے دیکھا گیا ڈیوک کے
قصر مین ایک آئینہ بہت بڑا دیکھا پانچ گز اونچا اور دو گز چوڑا کہتے تھے اسی مملکت بیڈن کے آئینہ سازی
کے کارخانے مین جو شہر مانہم مین ہے بنایا ہے — غرضکہ ہم برابر چلے گئے یہانتک کہ شہر کارلسروہ
پر پہونچے جو گرینڈ ڈیوک کا پائے تخت ہے باہم وداع کرکے وہ تو چلے گئے اور ہم اسی راستہ سے
جدھر سے آئے تھے چلکر غروب آفتاب کے وقت واپس بیڈن مین پہونچے بیڈن بیڈن بھی
قریب بیس (۲۰) فرسخ یعنی ایک سو پانچ میل مسافت ہے جو ریل کے راستہ سے پانچ گھنٹہ مین طے
ہوتی ہے گرینڈ ڈیوک شہنشاہ جرمن کی ہمشیرہ سے تین بیٹے رکھتے ہین انکا بڑا بیٹا جو سترہ اٹھارہ

برس کا ہے ولی عہد ہی - گرینڈ ڈیوک ظاہر ہین چالیس برس سے زیادہ معلوم ہوتے ہین

سترہوین ربیع الثانی

آج ہم شہر اسپا کو جائینگے جو سلطنت بلجیہم کی علاقہ کی ابتدا ہی صبحکو سویرے اٹھکر کپڑے پہنکر صدر اعظم اور جنرل مہماندار کے ساتھ گاڑی پر سوار ہوکر اُس خیابان سے جو ہر یج کو راستہ جاتا ہے دریا کے گہاٹ تک پہونچے وہان فوج کہڑی تھی اُنکو دیکھا کشتی مین گئے کرسیان اور پہولونکے گملے وغیرہ جہاز کی عرشی پر لگا رکہے تھے غرضکہ ہم جہاز مین بیٹھے سردی بہت تھی ہماری ہمراہی اسباب کی کٹہرون سمیت سب اُس جہاز مین تھی - اس جہاز کے کمرے دوہرے اور بہت لمبے لمبے اور عمدہ تھے دوسرے درجہ کا کمرہ سفرہ خانہ یعنے شاہزادون اور سب آدمیونکے کہانا کہانیکی جگہہ تھی اُسکے بیچ کے کمرہ کو ہماری واسطے معین کیا تہا مگر ہم ہر وقت اوپر رہتے تھے کبھی کبھی نیچے جاتے تھے کشتی مین سوار ہونیکے وقت امین السلطان اور غلام حسین خان پیچھے رہ گئے ساتھ نہ تھے جب ہمنے کشتی کو چہوڑ دیا وہ گہاٹ پر پہنچے ہمنے اشارہ کیا اور ٹوپی اُتار کر ہلائی کوئی ملتفت نہین ہوا غرضکہ ایک آدمی مامور ہوا کہ ریل کے رستہ سے اونکو شہر کلون مین لے آوے اور ہم چلے گئے رہین ندی بہشت کی مثل ہی اسکے اطراف مین ہر جگہہ قصر کوٹہیان آبادی زراعت اور ریل کی سڑک ہی برابر گاڑیان چلتی رہتی ہین دخانی کشتی اس جہاز کی مثل جسمین ہم بیٹھے تھے برابر آتی جاتی ہین جو کہ سیاح اور مسافر اور تجارت کا مال لادی ہوئی ہین دریای رہین کا عمق ۱۰ گز تک یعنے ۳۰ فٹ ہوتا ہے دریا کے دونون طرف سب جگہہ نیچا نیچا پہاڑ اور ٹیلہ ہے مگر بلند پہاڑ بالکل نہین ہی - تمام پہاڑ پر جنگل اور انگور کے درخت ہین دریا کی اطراف کے تماشے سے آدمی کا جی نہین بہرتا ہے ہر منٹ مین قصر اور نئی طرح کی تازہ عمارت نظر آتی ہی جو کہ مالدار آدمیون نے گرمیون مین آنے اور عیش کرنیکے واسطے بنائی ہی حق یہ ہی کہ تفرح کیواسطے کوئی جگہہ اس سے بہتر پیدا نہین ہوسکتی بعض کوٹہیان بلندی کی اوپر اور جنگلونکے اندر اور چٹانونکے اوپر بناکر اُسکے سامنے نہایت عمدہ باغچے اور باغات اور گلکاری

لگائی ہی کہ حد تعریف سے خارج ہی۔ غرضکہ قصبے اور گاؤن اور کارخانے بہت دیکھے جو بکام مین مشغول
تھے یہانتک کہ ہم شہر کوبلنٹز مین پہنچے ہماری کشتی ایک بہت بڑے آہنی پل کے نیچے سے نکلی جو
تین در رکھتا ہی اوسکے اوپر سے ریل کی سڑک جاتی ہی اور دونون کنارون پر بہت مضبوط قلعے
بنائی ہین مگر شہر کی عمدہ آبادی بائین ہاتھ کیطرف ہی سیدہی طرف کے قلعہ سے جو پہاڑ کی چٹان پر اور
تمام پتھر کا ہی توپ داغی گئی اس شہر مین سلطان عبدالعزیز خان سلطان عثمانی فرنگستان کی سفر مین
شہنشاہ پروشیہ سے ملے اور تین شب رہے تھے۔ شہر کوبلنز مین سب قلعے بہت مستحکم ہین غرضکہ وہان سے
بھی گذر کر ہم شہر بون مین پہنچے۔ کشتی گھاٹ پر ٹہری ہمراہی آدمی اسباب سمیت ریل پر سوار
ہونیکے واسطے کشتی سے اُترے بعد کو ہم بھی گئے عورت اور مردونکی بڑی بھیڑ جمع تھی غرضکہ ہم ریل پر
پہنچے ہماری گاڑی بدل دی گئی تھی ہم گاڑی مین بیٹھے اور چلکر شہر کولن مین پہنچے وہانسے بلجیم کی
سرحد کیطرف چلے تمام جنگل سبز اور چمن اور آبادی ہی۔ ایک پہاڑ کے سوراخ مین سے نکلے کہ پانسو
گز کے قریب راستہ تہا یہان اکثر راستہ کے دونو نطرف ٹیلے ہین اور گاڑی کی سڑک تنگ درہ مین سے
ہی یہی سبب ہی کہ اکثر گاڑی کا راستہ آج پہاڑ کی نیچے سے جاتا ہی غرضکہ شہر اسپا تک ہم پندرہ سوراخون سے
گذری جنمین چہ سوراخ بہت لمبے دوسو گز سے تین سو گز تک اور چار سو گز تک اور باقی تمام پچاس سے
ستر اسی گز تک سی زیادہ نہ تھے۔ ہم شہر دورن مین پہنچے کہ پروشیہ کے شہرون مین سے ہی وہان سے
گذر کر شہر ایکس لا چپل مین جو پھر پروشیہ کے شہرون مین ہی پہنچے وہان تاجگی ملٹن کہری گئی
اُتر کر ہم صفہ کے آخر تک گئی پھر ریل مین سوار ہوکر چلے جب کیقدر چلا لئے ایک [illegible]
جو بلجیم کی سرحد کے نزدیک ہی گاڑی ٹہری جنرل بوئن مہماندار نے حضور مین آکر رخصت ہوکر اپنے
ماتحتون سمیت مراجعت کی گربیل مترجم معہ ایک دوسرے روسی کے جو ابتک ہمارے ساتھ تھے
وہانسے مرخص ہوکر چلے گئے اور ہم روانہ ہوئے تھوڑی دور چلکر ہم ایک چھوٹی سی ندی پر پہنچے
ایک چھوٹا سا پل بھی رکھتی تھی اور پروشیہ کی سرحد گویا یہی دریا ہی مگر خداوند عالم قادر مطلق نے
ملکون اور قومون کو کیونکر ایک کو دوسرے سے جدا کیا ہی کہ عقل حیران ہی آن واحد مین

یکا یک آدمی زبان مذہب وضع ہیئت پانی پہاڑ زمین بدل گئی کچھ مشابہت پروشیہ سے نہین رکھتی
یہان کے پہاڑ اسیقدر اونچے اور درختون سے بھری ہوئے ہوا سرد زبان سب کی فرانسیسی آدمی
زیادہ بعض شخص خانگی وضع اور فوج کی وردی اور مخلوق کا لباس بالکل سب بدل گیا سپاہی بلجیم فرانس
کی زبان بولتے ہین اپنی زبان علیحدہ بھی رکھتے ہین مذہب انکا اغلب کیتھولک یہان ملک کے
آدمی پروشیہ کی نسبت زیادہ آزاد ہین بادشاہ کا نام لیوپولد دوئم اور پایۂ تخت شہر بروکسل ہے
ولیس بیڈن سے اسپانگ جہاز اور ریل کے راستہ سے ہم آٹھ گھنٹے سے کچھ زیادہ عرصہ مین آئی غر
دریا اور ٹیکرے اور جنگل وغیرہ مین سے چلکر ہم شہر اسپا مین پہونچے اگرچہ ہم باقاعدہ جلوس کے
ساتھ وارد نہین ہوئے مگر پھر بھی شہر کا گورنر اور اعیان شہر اور جنگی رسالہ اور تماشائی وغیرہ آدمیون
کی بڑی جمعیت اگر ہمراہ موجود تھی گاڑی سے ہم اترے گورنر نے اڈریس پڑھا مین نے جواب دیا
اچھے آدمی ہین گورنر کا نام ہنری پلٹز ہے ہم بگھی مین سوار ہو کر چلے چھوٹا سا خوبصورت شہر ہے
درے اور پہاڑ مین واقع ہے اطراف مین پہاڑ اور بن ہر سب جگہ بھیڑ تھی ہم اور سنج ہوٹل مین جا کر اترے
ہم پہونچے کے دربہ مین ٹھہری تھی سب آدمی اور ہمراہی نیچے اور اوپر کے کمرونمین ٹھہرے ڈنر یعنی رات کے کھانے
بعد ہم معہ صدر اعظم اور سب آدمیون کے بازار مین پھرنے کو گئے عورتون اور آدمیون کی بڑی بھیڑ
ہمکو گھیرے ہوئے سب جگہ ساتھ تھی بازار مین روشنی کی تھی اس کوچہ کا نام بلجیم کی زبان مین ہمایان توا
گلینشہ ہے اچھا کوچہ تھا دکانون مین جا کر مینے بعض اسباب صندوقچے اور تصویرین وغیرہ خریدین عمدہ
عمدہ اسباب تھا دوکانون کے آگے ایک ڈھال بلور کا تختہ ہے کہ تمام اسباب آئینہ کے پیچھے سے
نظر آتا ہی ہم بازار کے آخر تک گئے ایک حوض اور فوارہ بنایا تھا بجلی سے روشنی کرتے تھے اور بلور سے
طرح طرح کے رنگ فوارون کے پانیکو دیتے تھے ایک بالاخانہ لکڑی کا بنا کر روشنی کی تھی وہان باجا بجاتے
تھے اور نہایت خوش آیند گیت اور شعر گاتے تھے پھر آہستہ آہستہ ہم ہوٹل کو پھرے امین السلطان
اور غلام حسین خان بھی آگئے ہمارے چلے آنیکے بعد جہاز مین بیٹھ کر شہر کلون جا کر وہان سے
ریل مین بیٹھ آ گئے تھے وہان ایک شخص اسٹریہ کا شہر ہانوور کا رہنے والا مل گیا جو فارسی زبان جانتا تھا

کہ انکے کام آیا خلاصہ پروشیہ کی عورتین زیادہ محنت اور کام مین مشغول ہین خاص کر زراعت اور
باغبانی مین اپنے مردون سے بہت زیادہ کام کرتی ہین ۔ بگھی وغیرہ کے گھوڑون کے کان
پروشیہ مین سرخ بانات سے ڈہانکتے ہین کہ مکھیون سے محفوظ رہین برلن اور تمام شہرون
مین چھوٹے چھوٹے بچے سپاہیونکا جھولا یعنی خلتہ کندہے مین لٹکا کر سڑکون پر دوڑتے ہین
اور بگل بجاتے ہین کتنی اچھی بات ہے کہ بچپن سے ہی انکو سپہ گری کی عادت ڈالتے ہین پروشیہ
کے بازارون مین پتھر کے فرش کی سڑک بہت اچھی بناتے ہین پتھرون کو چوکور چھوٹا چھوٹا تراش کر
لگاتے ہین اور بہت اچھا وصل کرتے ہین فرنگستان کی اینٹین ایران کی اینٹون کے مثل مربع
اور بڑی نہین ہین بلکہ طہران کی تراشی ہوئی اینٹ کی ترکیب ہے اسپا ایک چھوٹا سا شہر ہے ایک
بڑے کوچہ سے زیادہ نہین رکھتا باقی سب گلیان ہین ۔۔۔

اٹھارہوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

صبح کو اسپا مین سوتے سے اُٹھ کر کھانا کھا کر گاڑی پر سوار ہو کر ہوا خوری کو گئے گورنر بھی گاڑی
مین سوار آگے آگے جاتا تہا اور راستہ بتاتا تھا کوچہ سے گذر کر چڑہائی پر گئے اور ایک حمام مین پہونچے
گورنر نے ہم سے کہا پطر کبیر کا حمام ہے ایک دفعہ پطر بیمار ہو کر وہان قدرتی گرم چشمہ مین گیا ہے
غرضکہ ہم اور چڑہائی پر گئے تھوڑی دور پر شہر تمام ہو گیا ایک خیابان یعنی پارک مین
اور گاڑی کی سڑک پر پہونچے ۔ ابراہیم خان بھی دوسرے جلو دار سمیت ہمارے گھوڑون کو
ساتھ لئے ہوئے آتا تھا ہم وہان پہونچے جہان ہوٹل تھا قدرتی گرم پانی کے دو حوض ہین یعنی
زمین سے چشمہ اوبلتا ہی چند سیڑھیان پڑتی تھین نیچے ایک عورت کھڑی تھی اوسکے
پاس گلاس تھے کہ آدمیون کو پانی دیتی تھی جو لوگ ضعف معدہ رکھتے ہین یا لاغر ہین خاص کر
عورتین وہان جا کر کھانے سے پہلے وہ پانی پیکر کرسیون پر بیٹھ کر ہوٹل کے باورچی سے کھانا لیکر کھاتی
ہین خصوصًا انگریزون مین سے وہان بہت سیاح آتے ہین مینے ذرا سا اُس پانی مین سے پیا بہت ہی

بدمزہ تھا چشمہ بابا ایک بزرگ کے پانون کا نشان پتھر پر تھا گو نہ رکھتا تھا کہ یہہ قدم مرتضی علی کا قدم ہے کہ فرنگیون کے بزرگون مین سے ایک شخص ہے جو عورت حاملہ نہین ہوتی وہان آکر اپنے پانوان کو اس نشان مین رکھتی ہی تو حاملہ ہو جاتی ہی بہت ہی عجیب بات ہے ایران مین بھی ایسے عقیدے بہت ہین غرضکہ ہم سوار ہوکر دوسری پارک سے دوسری ہوٹل اور معدنی چشمہ کے پانی پر گئے چند نفر مرد اور عورتین فرنگی بھی گاڑی مین ہمارے پیچھے پیچھے تھے — مین اسپ صباح الخیر پر سوار ہوکر تھوڑی دیر تک جنگل اور پارک مین گھوڑا ادوڑا کر آخر ہوٹل اور دوسرے چشمہ کے پانی پر پہونچا جو پہلے سے زیادہ بدمزہ تھا مینے دو سے دو شخص انگریز دیکھے گھوڑا ادوڑا کر اونکے قریب جا کر کسی قدر زبان فرانسیسی مین باہم باتین کین اہل انگلستان سے ایک شریف آدمی تھا کہ اکثر الہ آباد ہندوستان مین رہا ہی اور تازہ فرنگستان مین آیا ہی اوسکی عورت کہانیکی کتاب پڑھتی تھی کتاب کو لیکر مینے کسی قدر دیکھا پھر مین ایک تنگ راستہ سے گھوڑی پر گیا کہ ایک پنچکی کے موافق پانی بھی اوسکے قریب جاری تھا گاڑیون کو دوسری راستہ سے لے گئے تھے مینہ بھی برستا تھا پھر دوسری ہوٹل مین گاڑی پر جا کر ہم مکان کو چلے آتے آتے ہی میری طبیعت بگڑ گئی اسی بیڈن کے حمام سے کہ پسینون مین نکل کر مین ڈیوک کے ساتھ پھرا اور مینے سردی کھائی تھی اب اوسکا اثر ہوا ایک گھنٹہ بھر تک مجھے لرزہ رہا اور میرے سر مین درد ہونے لگا ڈاکٹر ڈکسن آیا اور ڈاکٹر طھولوزان بھی جو مسٹر کرب کے پاس گیا تھا آج شب کو آگیا غرضکہ رات کو مین سو یا الحمد للہ میری حالت درست ہوگئی —

انیسوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

صبح کو مین اوٹھا میرا حال اچھا تھا آسمان پر ابر ہے اور مینہ برستا ہے آفتاب ان مقامات مین بالکل نظر نہین آتا آج عیسائیون کی اکیشنبہ کا دن ہی ایک گروہ عورتون اور لڑکیون کا ہوٹل کے سامنے بازار سے گرجا کو جاتی تھین بازارون مین سب جگہ چراغ رکھے ہوئے تھے اور بہشت سے درخت جو گملون مین تھے وہان لاکر لگائے تھے اور زمین کو سبز گھاس سے فرش کیا تھا ٹرنیٹی کی جلوس کا سے بہم

کرجا کو لے گئے ـــ دو سو کے قریب خوبصورت لڑکیاں عمدہ سفید پوشاک لباس پہنے ہوئے جالی
کی سفید نقاب سر پر ڈالی ہوئے گلدستہ لئے ہوئے پھر دوسرا دستہ اُنسے کم عمر دو تین سو[200] کے قریب
چھڑیوں پر پھول بندھی ہوئی ہاتھوں میں لئے ہوئے تھیں اور چھوٹے چھوٹے بچے خوبصورت
لڑکے اور لڑکیاں عمدہ عمدہ لباس پہنے ہوئے ہاتھوں میں چھڑیاں اُن پر شمع زربفت اور مخمل
کے علم لئے ہوئے حضرت مریم علیہا السلام کی تصویر کو لئے جاتے تھے اور نہایت خوش الحانی سے
گاتی اور ذکر کرتے تھے اُنکے پیچھے ایک چوکھٹا سجایا ہوا اُسکے اوپر حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہم السلام
کی تصویر جو کھٹا نیچے سے خالی تھا پادری اُسکے نیچے پیادہ پا جاتا تھا اور اس چوکھٹے کو چھتر کی شکل چار آدمی پکڑ کر
پادری کے سر پر لئے چلاتے تھے ـــ رات کو ہم تھیٹر کو گئے ہماری مکان سے بہت قریب تھا پیادہ گئے
عورتیں اور مرد بہت تھے چھوٹا سا تماشا خانہ ہے حاجی ترخان کے تھیٹر سے چھوٹا ہے بہت خوشنما اور منزلہ ہے
اسمیں ایک جھاڑ نہایت عمدہ تھا جو گیاس سے روشن کیا تھا پردہ بلند ہوا مرد اور عورتوں نے کسیقدر
فرانسیسی زبان میں گفتگو کی عشق اور عاشقی کا سوانگ بنایا تھا پھر ایک عجیب و غریب بازی گر آیا ـــ کوتاہ قد
اور جوان آدمی تھا ایک عورت بھی بہت خوبصورت رکھتا ہے بازی گر کا نام گازنو اور بازی گری کو زبان فرانسیسی
میں پریسٹی ڈیجی ٹیشن کہتے ہیں عجیب و غریب تماشے دکھائے کہ انسان حیرت کرتا تھا ازانجملہ لوگوں کی
گھڑیوں کو اُنکی جیبوں میں سے نکال لیتا تھا اور بغیر اسکے کہ اُنکی کوک کو ہاتھ لگاوے بازمیں پر رکھے
مناسب گھڑیوں میں تین گھنٹہ رات گئی تھی کھول کر دکھاتا تھا تو ایک گھڑی میں چار گھنٹہ رات
گئی تھی دوسری میں آٹھ گھنٹہ پھر بڑے بڑے دو قفلوں کو کھول کر اور بند کرکے معتمد الملک کو دیا جو
اُسکے قریب حجرے میں بیٹھا تھا معتمد الملک نے انکو خود بند کرکے زور کیا نہیں کھلا قفل کو ایک لکڑی میں
پرو کر اُسکے دونوں سرے معتمد الملک کے آدمی کے ہاتھ میں دیدیے اور کہا بتاؤ کتنے عدد چاہتے ہو کہ تم
کہ قفل کھلجاتے معتمد الملک نے کہا بارہ[12] بازی گر نے ایک ایک شمار کیا جب بارہ پورے ہوگئے کہا قفل
کھل جا فوراً قفل کھل گیا گنجفہ کی شرکت بھی شعبدہ عجیبہ کرتا تھا معتمد الملک نے ایک کاغذ میں کچھ لکھا
بازی گر آدمیوں کے سامنے کاغذ کو جلا کر چلا گیا اور ایک بٹوا لاکھ سے بند کیا ہوا نہایت مضبوط لا کر معتمد الملک کی

ہاتھ مین دیا معتمد الملک نے بٹوے کو زور سے کھولا اُس بٹوے کے اندر سے ایک دوسرا پاکٹ اور نکلا اسی طرح
بیس ۲۰ بٹوے تک سب بند اور مضبوط آخری پاکٹ کے اندر سے وہ نوشتہ جو معتمد الملک نے اپنی قلم سے
لکھا تھا نکلا پھر چار بڑے سکے یعنی روپیہ ایک چھوٹے بکس مین ایک ایک کھلا ایک آدمی کے ہاتھ مین
دیدیا کسی قدر دور کو ایک میز رکھی ہوئی تھی میز پر چینی کا ایک پھول دان رکھا تھا بازیگر اشارہ کرتا تھا
یہ روپیہ ایک ایک ڈبیا مین سے چھنا چھن بول کر اُس پھولدان مین جا کر گرتے تھے جب ڈبیا خالی ہو گئی
پھولدان کو وہان سے اُٹھا کر لایا سب روپیہ اُس پھولدان مین تھے اول بھی جب پھولدان کو وہان رکھا
تھا خالی تھا سب نے دیکھا بہت کام کئے زیادہ ہم لکھ نہین سکتے ۔ پھر اپنی عورت کو لا کر کرسی پر بٹھایا
نہایت خوبصورت اور خوش لباس عورت تھی اُسکو کسی قدر ہاتھون کی حرکت یعنی عمل مسمریزم سے سلا دیا
بعد سلانیکے اُسکی بی بی غائب چیزون کا حال بتاتی تھی منجملہ اُسکے معتمد الملک نے لکھا کہ آج کی رات بہت
اچھی رات ہی بازیگر نے اپنی بی بی سے پوچھا کہ کیا لکھا ہی بعینہ جو لکھا تھا نہایت خوبصورتی سے بتا دیا

بیسوین ربیع الثانی سنہ ۹ ۱۴ھ

انشاء اللہ تعالیٰ آج ہم بخیر و عافیت برسلز پایہ تخت بیلجم کو جائینگے خانیکوف روسی کو مین نے
شہر اسپا مین دیکھا حضور مین حاضر ہوا تھا سب سے بارہ برس پہلے سلطانیہ کی چھاونی مین دیکھا تھا
اب خوب جوان اور فربہ ہو گیا ہے ۔ روس کی علمی مجلس کے ممبرون مین سے ہے پیرس مین رہتا ہے
آج الحمد للہ میرا حال اچھا تھا گاڑی پر سوار ہو کر مع صدر اعظم کے ہم اسٹیشن کو گئے بادشاہ بیلجم کی [illegible]
آئے تھے بہت اچھی گاڑیان تھین ہم سوار ہوئے آدمیون کی بڑی جمعیت تھی کل کی رات والے
بازیگر کی عورت بھی وہان ملی صدر اعظم اور حکیم طولوزان بھی ہماری گاڑی مین بیٹھے تھے روانہ ہوئے
بیلجم کی ریل گاڑیان بہت بے جنبش اور عمدہ ہین تکان کم دیتی ہین اور بہت تیز چلتی ہین ۔ ایک
گھنٹہ کے بعد ہم شہر لیگ پر پہونچے جو بندوق سازی اور ریل کی گاڑیان بنانیکے بڑے کارخانے
رکھتا ہے اسپا سے لیگ تک تمام راستہ درہ اور ٹیلہ اور جنگل ہے تین چار سوراخون مین سے بھی گذرے

کہ ایک اسٹیشن سے تین سو گز لمبا تھا۔ مگر لیگ سے اُس طرف میدان میں لیگ تک ہم شہر
حد سے زیادہ آدمی جمع تھے گورنر اور شہر کے معزز لوگ سب آئے تھے ہم ریل سے اترے
فوج بانات کی وردی پہنے ہوئے کھڑی تھی باجہ بھی بجاتی تھی اسقدر اژدحام تھا کہ چلنے کا
راستہ نہ تھا کسی قدر ٹہلنے اور پھرنیکے بعد زبردستی آدمیوں کو ہٹا کر ہم گاڑی میں گئے اور
چلے لیگ بہت بڑا اور آباد اور خوبصورت شہر ہے تمام شہر درہ اور ٹیکری کی پستی اور بلندی
میں واقع ہے باغات اور گلکاری نہایت عمدہ رکھتا ہے بیلجم کی طرف والے گاڑی کی سڑک
سب پتھر سے فرش کیا ہے تمام صحرا ہرا بھرا اور زراعت اور آبادی ہے ان راستوں میں
لیگ تک نہایت خوشنما زرد پھول جو باقلے کے پھول کی شبیہہ ہے بہت تھا غرضکہ چار گھنٹے بلکہ
تین گھنٹے چل کر ہم شہر برسلز میں پہونچے کہ مملکت بیلجم کا پایۂ تخت ہے اسٹیشن پر اعلیحضرت
پادشاہ لیوپولڈ دویم معہ اُنکے بھائی کے جنکا نام کونٹ آف فلانڈرس ہے اور معہ سب
افسران فوج وغیرہ کے حاضر تھے باقاعدہ تعظیم و تواضع عمل میں آئے پادشاہ نے اپنے
متعلقین کو پیش کیا ہمنے بھی اپنے ملازمین اور اتباع کو پیش کیا۔ پھر گاڑی پر سوار
ہوکر میں اور بادشاہ باتیں کرتے ہوئے چلے سڑک کے دونوں طرف بڑا مجمع تھا میں
اور بادشاہ لوگوں سے صاحب سلامت کرتے تھے۔۔۔ سب آدمی ہُرّا ہُرّا پکارتے تھے
اور دوڑتے تھے۔ اسطرح ہم شاہی عمارت میں کہ جو شہر کے اندر ہے پہنچے اوپر کے دوسرے
درجہ میں ہمارے ٹھہرنے کی جگہہ کو بادشاہ ملوک آرا نے مکان کو جو اس عمارت کے
آخر کمروں میں تھا تشریف لے گئے جسنے اپنی تصویر کا نشان بھیجا جو بادشاہ کیواسطے
بھیجا پھر ہم انکے بازدید کو گئے بادشاہ اور ملکہ نے استقبال کیا بیٹھے بات چیت کیے پھر اپنے
مکان پر چلے آئے بادشاہ اکتیس برس کے آدمی ہیں بلند قد قدرے لاغر زرد رنگ ہیں
لمبی ڈاڑھی رکھتے ہیں ولیعہدی کے زمانہ میں ہندوستان اور اسلامبول اور مصر اور
ملک شام کی سیاحت کی ہے لوئی فلپ سابق بادشاہ فرانس کے نواسے اور بادشاہ حال معنی نگار

ملکہ معظمہ انگلستان کے ماموں کی بیٹی ہین تین بیٹیان رکھتے ہین اور بیٹا نہین رکھتے انکا بھائی
کونٹ آف فلاندرس فرضی ولیعہد ہے عمر مین بادشاہ سے کسی قدر چھوٹا ہے بادشاہ کے بھائی
کی بی بی پروشیہ کی شاہزادیون مین سے ہے اور بادشاہ کی بیگم اسٹریلیا کی شاہزادیون مین سے اور
اسکی اصل ملک ہنگاریہ سے ہے بیلجم کا ملک نہایت آزاد اور کامون کا بندوبست پارلیمنٹ سے متعلق ہے
کہ وہان وکلاء ملت جمع ہوکر تصفیہ کرتے ہین پارلیمنٹ کی مجلس ایک عالیشان عمارت اور شہر کے اندر
ہے اب بھی کھلی تھی اور وکلا جمع تھے اس ولایت کے اخبار نویس بہت آزاد ہین جو کچھ لکھتے ہین کسی سے
نہین ڈرتے بروسلز کی جمعیت قریب ایک لاکھ چھہتر ہزار کی ہے اور کل ملک بیلجم کی آبادی پچاس لاکھ
سے کچھ زیادہ ہے مالیات یعنی آمدنی ایک کرور پچاسی لاکھ ہے ۱۸۵۰۰۰۰۰ فوج لڑائی کے وقت ایک لاکھ آدمی
سابق مین یہہ تمام ملک ہالنڈ کے تابع تھا اب سے بیالیس برس ہوے پہلے انگلنڈ اور فرانس وغیرہ سلطنتون
نے ملکر اس سلطنت سے نکال کر لیوپولڈ اول کو کہ بادشاہ انگلنڈ ان اعلیحضرت ملکہ وکٹوریہ کا ماموں
تھا دیکر بادشاہ کردیا - خلاصہ جنرل سر ہنری سی راولن سن کی - سی - بی - اور کرنل میر ارنالڈ - بی
کیمبل - کی - سی - ایس - آئی - اور رنالڈ طامسن انگریز سکرٹری سفارت طہران اور چند نفر
دوسرے انگریز جو ہمارے ہی کیواسطے آئے تھے دیوان حضور مین آئے صحبت ہوئی راولن سن
بارہ برس اب سے پہلے طہران مین ایلچی تھا اب کسیقدر بوڑھا ہوگیا ہے کھانیکے بعد ہمنے کسیقدر
آرام کیا ایک چھوٹا سا باغ عمارت کے اندر گملہ مین لگے ہوئے درختون سے بنا کر اسکی چھت کو
شیشون سے ڈہانک دیا تھا اس باغ مین گرد اس کے جھاڑ اور فوارہ اور چھوٹا حوض نہایت خوبصورت
تھا پانی حباب کی مثل فوارے سے گرتا تھا طرح طرح کے پھول تھے اسکو بھی ہمنے دیکھا - عمارت کے
آگے میدان اور میدان کے اس طرف نہایت عمدہ ایک باغ ہے عام اہل شہر کی سیر کے واسطے
بنایا ہے مگر مین اسمین نہین گیا مگر ایک باغ اس عمارت کے ساتھ مخصوص ہے شہر بروسلز بہت
خوشنما ہے آباد ہے اور چوڑا ہے مگر شہر نیچی اور بلندی مین ہے بازار اور مکانات اغلب اونچے
نیچے واقع ہوئے ہین دو اور ٹیلا ہے ایک معتبر بڑا گرجا ہے کہ گلون کے گرجا سے کم نہین ہے

رات کو ہم بادشاہ اور بادشاہ کی بی بی کے ساتھ سوار ہو کر شاہی تھیٹر کو گئے بہت دور تھا آدمیون نے
بھی عجیب بھیڑ لگا رکھی تھی غرضکہ تھیٹر مین پہنچکر اوپر گئے اور خاص درجہ مین بیٹھے ہماری ہمراہی اور شاہزادگی
سب یونی فارم مین یعنی جنگی فلڈ ریس پہنے ہوئے معہ سب سفیرون کے دوسری درجون مین تھے بقدر
تین ہزار کے مرد اور عورتین تھے بڑا اور چھ درجہ کا تھیٹر ہی سب گیاس سے روشن تھا۔ پیرز برگ کے
بڑی تھیٹر سے کم نہ تھا تماشا اوپیرا تھا یعنی گیت گاتے تھے باجا بھی عمدہ بجاتے تھے بہت خوش آیند گاتی تھی
ناچنے اور گانے کے بعد بال دیا یعنی فقط عورتین ناچین بہت دیر کی آخر کار جب پردہ چھوٹا مین اوٹھ
کھڑا ہوا بادشاہ معہ اپنی بی بی کے میرے ساتھ گاڑی مین بیٹھ کر مکان کو آئے وہ ہمکو رخصت کرکے
چلے گئے مین بھی سو رہا اکثر ہمارے پیش خدمت ہوٹل مین ٹھہری ہین یہہ عمارت جسمین ہم اتری ہین
نہایت عمدہ اور آراستہ عمارت ہی نہایت عمدہ عمدہ تصویرون کے پردے رکھتی ہی اگرچہ چھوٹی ہے
مگر بہت اچھی ہے بڑی بڑی بہت پاکیزہ متعدد جھاڑ اور کمرون کی آرایش کا اسباب میز و کرسی وغیرہ کی
قسم سے سب اعلی درجہ کا طیار ہی شہر مین گیاس کی روشنی ہے —

اکیسوین ربیع الثانی سنہ ۹۰ ۱۲ ہجری

صبح کو کھانیکے بعد غیر سلطنتون کے ایلچی حضور مین آئے یہان سب ملکون کے ایلچی ہین بلجم کے
وزیر بھی حضور مین حاضر ہوئے اُنکی جانیکے بعد پھر بادشاہ آئے ہین اور وہ باہم سوار ہو کر بولغوری
کو گئے اور شہر کے بازارون مین پھرے ایک میدان مین پہونچے جہان ان بادشاہ کے باپ کی
تصویر کو ڈہال کر ایک مینار پر نصب کیا ہے شہر اور صحرا کی طرف نہایت عمدہ چشم انداز رکھتی ہی
ہمنے اپنی شاہزادون کو یہان دیکھا کہ پیادہ پا پھر رہے ہین ہمنے کہا ہمارے ساتھ آؤ وہانسے
ہم بڑے گرجا کو گئے گاڑی سے اُتر کر گرجا کے اندر گئے نہایت عالیشان عمارت ہی پانسو برس سے
بنا ہوا ہی پادری نے ہمکو گرجا کے اطراف مین لیجاکر سیر کرائے جارج بادشاہ سابق انگلستان
کی قبر اور اسطرح بلجم کے قدیم بادشاہون مین سے ایک کی قبر اس گرجا مین ہے معمار اور مزدور بہت ہی

مشہور تھے نہایت عالیشان اور بلند عمارت ہے بنت کام کی لکڑی کے ممبر اور محراب مین بہت عجیب رکھتا ہی
گرجا کی سیر کے بعد وہان سے باہر آکر ہمنے عمارت کی شکل ایک برج دیکھا کہ قدیم سے اس شہر مین بنا ہوا ہی
اور اسی ترکیب پر قائم رکھا ہی اسمین عجائب خانہ بنایا ہے دنیا کی قومونکا اسباب اور ہتیار طرح طرح کے
یہانتک کہ ایران کا قمہ یعنی پیش قبض اور خنجر اور چہریان بھی وہان بہت تھے نہایت سلیقہ سے
سجایا تھا قدیم زمانہ کی مشہور گھوڑون کی کہال کو کہ مثلاً فلان پہلوان یا فلان بادشاہ سوار ہوتا تھا
اسی گھوڑے کی صورت پر بناکر رکھا ہی کلاہ خود زرہ پاکہر اور ہتھیار تمام اسباب سر سے پانون تک کہ
فرنگستان کے قدیم پہلوانون وغیرہ نے پہنا ہی وہان موجود تھا تھوڑی دیر تک سیر کرکے ہم نیچے
اوترے اور قصر لاکن کو روانہ ہوئے جو بادشاہ اور ملکہ کا ییلاق یعنی گرمیون مین رہنے کا مقام ہے
ایک نہایت عمدہ طولانی پارک ہے جس سے ہم جاتے تھے بائین ہاتھ کیطرف نہر ہی جسکو ہاتھ سے کھود کر
بنایا ہے تاکہ اینٹی ورپ بندر تک جو فرنگستان کے معتبر قلعون مین سے بلجم کے متعلق ہی جہازونکی
آمد و رفت ہو سکے ایسی ندی جو شہر کے بیچ مین سے نکلتی ہو یہان نہین ہے پانی کیواسطے بڑی
بڑی زحمت کے ساتھ شہر کے باہر سے لاکر گہرون پہونچایا ہے خلاصہ بہت مسافت کے بعد شہر کے
آخر مین ہم قصر لاکن کے باغ کے دروازہ پر پہونچے نہایت پاکیزہ باغ اور پارک تھے یہ باغ بادشاہ
کے واسطے مخصوص ہے کوئی وہان نہین جاتا بہت اچھے جنگل اور قوی قوی درخت رکھتا ہے
بعض جگہہ پر پانی ٹھہر کر جھیل کی مثل بنگئی ہی اسمین عمدہ عمدہ پھول اور چمن ہی ہم آہستہ آہستہ
بگھی پر گئے یہانتک کہ مکان پر پہونچے ملکہ وہان موجود تھین انھون نے استقبال کیا نشان آفتاب
سعد اسکی حمائل کے ہمنے ملکہ کو دیا انھون نے اسیوقت لگا لیا ہم ایک گنبد دار ہال مین بیٹھے
شہزادہ باغ کی طرف چشم انداز رکھتا ہی ہال کے دونون طرف کمرے تھے باجا بھی بجتا تھا ہمارے
شاہزادہ وغیرہ بھی آگئے کمرون کی سیر کے قدیم طرز اور پرانے کام کے بنے ہوئے فرش
تصویر پردون سے منقش نہایت عمدہ جو بروسلز ہی مین بنتے ہین دیوارون پر لگے ہوئے تھے
ملکہ اینہا کارخانہ اچھا بند ہی قصر لاکن کا باغ اور چمن نہایت عمدہ ہی غرضکہ شہر کو پلٹ کر ہم

باغ حیوانات کو گئے مگر اس سبب سے کہ وقت نہ تھا اچھی طرح سیر نہین کی - ایک پنجرے مین رنگ برنگ کے چھوٹے اور بڑی قسم کے اور عجیب و غریب کتے دیکھے ایک چھوٹا سا ماہی خانہ بھی تھا اسکو بھی دیکھکر ہم مکان کو گئے قصر لاکن جانے سے پہلے ہوٹل دی ویل یعنی گورنر اور حکام ولایت کی نشست کی جگہہ کو گئے - نہایت عالیشان اور قدیم عمارت ہی عمارت کے اوپر ایک برج بہت بلند ہے اوسمین ایک ہال ہی جسکی چھت مین بہت اچھی نقاشی ہوئی ہی فرشتہ اسرافیل کی شبیہہ کو کہ صور پھونک رہا ہی نقاش نے ایسی ترکیب سے بنلایا ہی کہ انسان جسطرف جاوی اوس تصویر کی آنکھہ اوسکے سامنے ہی - اس نقاش کا کام نہایت عجیب اور دنیا مین مشہور ہے مکانکی دیوارون پر تصویر دار قالین نصب کیے ہین - ہوٹل کے آگے ایک بڑا میدان ہی وہان بہت لوگ جمع تھے آگ بجھانے والے گارد نے آکر بہت عمدہ قواعد کی مگر آگ بجھانیوالے سوار نہین ہین پیادے ہین اغلب شہر کے مکانات اور بازار کو توڑ کر از سر نو بناتے ہین نہایت عالیشان ہائیکورٹ بھی تعمیر کر رہے تھے عصر کیوقت مکان کو مراجعت ہوئی شام کو اس عمارت مین ہم بادشاہ کے ہان موعود تھے ہم سب یونی فارم یعنے فل ڈریس یا رسمی لباس کے ساتھہ گئے باہر کے سفیر وغیرہ بھی سب حاضر تھے نہایت عمدہ دعوت ہوئی لوٹکر ہم مکان کو واپس آئی - کل صبحکو بندر اسٹانڈ کے راستہ سی ہم انگلستان کو جائینگے اس سبب سے مین جلد ہی سو رہا

بائیسوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

صبحکو بہت سویرے اوٹھے رات کی بیخوابی کی کسالت مین آٹھکر مینے کپڑے پہنے سردی بہت تھی اہل شہر بھی ابھی سوتے تھے ایک پلٹن معہ باجے کے آکر مکان کے نیچے جمی ہوئی کھڑی تھی رسالہ بھی تھا بادشاہ تشریف لائے گاڑی مین بیٹھکر بازارون اور خیابانون مین سے گذر کر اسٹیشن پر پہنچے ویسی پرسون والی گاڑیان حاضر تھین پیادہ پلٹن معہ باجے وغیرہ کے حاضر تھی بادشاہ سے رخصت ہو کر ریل مین بیٹھکر ہم روانہ ہوئے صوبہ فلانڈر یعنی فلیمش سے ہو کر گذرے سب جگہہ ہموار میدان آبادی سبزہ چمن باغ اور پھول ہین ان مقامات

مین فلیمش زبان جو ہولنڈ یعنی فرنچ کی زبان ہی بولتے ہین غرضکہ ہم اوسٹانڈ بندر مین پہنچے ایک معتبر تجارتگاہ
ہی جہاز بہت تھے خوب آباد شہر ہی۔ بروسلز سے یہانتک تین گہنٹہ سے کچہہ کم رستہ تہا ریل آج بہت تیز جاتی تہی
بیلجم کے مامور شدہ افسر رخصت ہوئے۔ اوسٹانڈ کے گورنر اور صاحبان منصب نے حضور مین آکر اڈرلیس پڑہا
اوسکے بعد ہم اوترکر منجہہ گہات سے اعلیحضرت بادشاہ انگلستان کے جہاز مین داخل ہوئے جسکا نام
ویجی لنٹ ہی۔ رالِن سن اور وہ انگریز جو ہمارے ساتھ تھے راہ نمائی اور معرفی کرتے تھے
انگلستان کے جہاز و نکا بڑا امیر البحر ماک کلنٹ ٹوک جو چند دفعہ جزائر قطب شمالی کی سیاحت کو گیا ہی
اور بہت مشہور و معروف آدمی ہے ہمارے استقبال کو آیا تہا جہاز مین حاضر تہا بحری عہدہ دار
بھی بہت تھے ہم اپنے خاص کمرے مین جاکر بیٹھے جہاز تیز رو اور نہایت عمدہ ہی۔ صدر اعظم خلوت
کے عملہ سمیت اور دوسرے اشخاص ہماری کشتی مین اور شہزادے اور سب لوگ دوسرے دو
جہازوں مین تھے جو اس جہاز کے مثل تھے۔ ہم بہت دیر تک منتظر رہے آخر اسباب کو لے آئے
اور ہمارے ہمراہی لوگ اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھ گئے مینے کسالت اور تکان کے سبب سے نیچے کے
کمرے مین جاکر کسیقدر آرام کیا پہر اوپر آیا میز پر عمدہ عمدہ میوے تھے بہت اعلے قسم کے شفتالو اور سفید اور
سیاہ انگور نہایت معطر اور پاکیزہ کیلے جو بہت اچھی چیز ہے اور چھوٹے خربزے بھی نہایت شیرین تھے ان
سب میوونکو گرم خانہ یعنی مسقف دار باغ مین بوتے ہین اور اونکی قیمت بہت ہی گران ہی انگور کا ایک خوشہ
دو ہزار کو بیچتے ہین یعنی چودہ آنہ اور بھی اسی پر قیاس کرلو۔ غرضکہ ہم روانہ ہوئے کہانا کہایا ہم امیونکو
بہت اچھا کہانا کہلایا تہا۔ بندر اوسٹانڈ سے بندر دوور یعنے انگریزی علاقہ کے شروع تک
پانچ گہنٹہ کا راستہ ہی اور یہ دریای مانش یعنی انگلش کنال طوفان اور موج مین زیادہ مشہور ہی مگر
الحمد للہ دریا گذشتہ کے مثل ٹھہرا ہوا تہا کسیکی طبیعت برہم نہین ہوئی۔ ندی کے سفر کے مثل
بے موج تہا۔ ہماری پیچہے پیچہے تین جہاز ردیف بہ ردیف چلے آتے تھے۔ دو جہاز جنگی زرہ پوش بھی ایک
ہماری سیدہی طرف دوسرا بائین طرف تعظیم کیواسطے آتے تھے کبھی توپ کے فیر کرتے تھے تہوڑی
دور ہم چلے تھے کہ ایک جہاز اور آیا جسمین دو برج اور ہر برج مین دو توپین تہین۔ برج کو جس طرف چاہتے

تھی بہر لیتے تھے۔ یہ جہاز بھی زرہ پوش یعنے آہنی ہی کہتے ہین پانچہزار گھوڑونکا زور رکھتا ہی جہاز
کی دیواریں بھی دریا سے کچھہ زیادہ بلند نہ تہین کہتے تھی اس جہاز کی توپ کا گولہ اور جہازونکو چکنا چور
کر دیتا ہی دو تین فیر اوسکی توپون کے کہی بڑی آواز دیتی تھے۔ تجارتی جہاز وغیرہ بہت آتے جاتے
تھی غرضکہ ہم انگلستان کے کنارونکے قریب ہوئی دریا کے کنارے کے پہاڑ نظر آئے بہت جنگی جہاز
استقبال کو آئے تھی سب نے فیر کیئے دریا کا سطح کشتیون اور بوٹون اور بڑی دخانی جہازون سے
کہ عمائد و شرفای انگلستان اونمین بیٹھکر تماشا دیکہنے آئے تھے پٹا ہوا تھا کنارے کے پہاڑ کچھہ
ایسے اونچے نہین ہین اور اونکا پتھر چونے کی کان کے مثل سفید رنگ کا ہی غرضکہ جہاز ڈوور
بندر مین پہنچا۔ ایک بہت لمبا چبوترہ سنگین پختہ بنایا ہی کہ بندر مین جہاز موج اور طوفان سے
محفوظ رہی بہت دور تک دریا کے اندر چلا گیا ہی اوسکے اوپر عورتین اور مرد اور لیڈیان اور
شریف و عمائد شہر اور پلٹن اور سوار بہت آدمی کھڑے تھے اس مقام پر ہم ٹھہرے اعلیحضرت ملکہ
انگلستان کے بیٹے مع لارڈ گرینویل وزیر دول خارجہ اور اعیان و اشراف لندن کے آئے تھی
اعلیحضرت ملکہ کے منجھلے بیٹے ڈیوک آف ایڈنبرا۔ اور تیسرے بیٹے پرنس آرتھر ہین ہم جہاز مین
کھڑے ہو گئے بادشاہ کے بیٹے اور وزیر خارجہ اور لارڈ چمبرلین یعنی ناظر دربار شاہی کہ ایک ممتاز
شخص اور بادشاہ کا پیشخدمت ہی جہاز مین آئی ہم کمرے مین گئے وہان بیٹھکر باتین کین جب
تک اسباب کو جہاز سے اوتارا ملکہ کا دوسرا بیٹا بہت خوشرو اور تنومند جوان ہی شربتی آنکھین
اور چھوٹی چھوٹی ڈاڑہی رکھتا ہی اوسکا قد کچھہ ایسا بلند نہین ہی۔ عمر ستائیس برس کی ہوگی
تیسرا بیٹا جو اوس سے چھوٹا ہی اوسکا لقب ... باریک اور بدن چھریرہ ہی ناظر دربار شاہی
کا نام لارڈ سڈنی ہے۔ ایک بوڑہا اور قوی الجثہ آدمی ہے۔ غرضکہ جہاز سے ہم اوٹھکر
گھاٹ کے زینو نسے اوپر گئے عجیب اژدہام اور جمعیت تھی ریل مین سوار ہوئے مین اور ملکہ
کے بیٹے اور صدر اعظم اور وزیر خارجہ اور ملکہ کا پرائیوٹ سکریٹری ایک گاڑی مین بیٹھے بہت اچھی
گاڑیان تہین کبھی ایسی گاڑیان نہین دیکھی تہین آہستہ آہستہ چند قدم چلکر اوس عمارت مین جہان کہانا حاضر کیا تہا

گئے مین ایک چھوٹے کمرے مین چلا گیا۔ حکیم الممالک جو چند روز سے یہان تہا اسنے ہمسے کہا ڈوور کے
گورنر نے اڈریس حاضر کیا ہے پڑہنا چاہتا ہے۔ مین ایک ہال مین جا کر بلند زینہ پر کھڑا ہو گیا سب شہزادے
اور اعیان و عمائد انگلش اور ہمارے شاہزادے اور نوکر حاضر تھے گورنر نے اڈریس کو مفصل پڑہا
ہماری بہت تعریف و توصیف تھی ہمنے بھی جواب دیا۔ راولنسن انگریزی ترجمہ بیان کرتا تہا
لوگ تالیان بجاتے تھے پہر وہان سے پلٹ کر ہم کھانیکی میز پر گئے ہمراہی بھی سب موجود تھے
گرم اور پختہ غذا اور میوہ وغیرہ حاضر کیا ہمنے کہایا پہر اوٹھکر انہین اشخاص کے ساتھ ریل مین
بیٹھکر روانہ ہوئے۔ سب جگہہ پہاڑ کی بغل اور درے مین سے جاتے تھی متعدد سوراخون مین سے
گذرے کہ دو ادمین سے بقدر پون میل کی لمبے اور بہت تاریک اور گہٹے ہوئے تھے انگلستان کی زمین تمام
زمینون سے ذرا بھی شباہت نہین رکہتی بن زیادہ ہے درخت قوی اور آبادی پیوستہ زراعت بکثرت ہے
انگریزونکا تمول تو دنیا مین مشہور ہے لکہنے کی ضرورت نہین ہے۔ قصبہ چیسلہورسٹ کی آبادی کے نزدیک سے
ہم گذرے کہ وہان نپولین سیوم کا مقبرہ نہادہین مرا ہے قبر بھی اوسکی وہین ہے۔ ریل اسقدر تیز جاتی تھی
کہ امکان نتہا کوئی جگہہ کو دیکھے حد سے زیادہ تیز جاتی تھی پہئیے کی دہری سے آگ نکلکر ایک گاڑی جلگئی
سب جل جانے مین کچھہ ہی کسر رہگئی تھی۔ ریل کو ٹھہرا کر نیچے اوترے بجہائی درست ہوگئی پہر چلے
یہانتک کہ شہر لندن کے سرے پر پہنچے۔ اور آبادی جمعیت اور شہر کی بڑائی اور ریل کی سڑکونکی کثرت کہ برابر گاڑیان
ہر طرف سے آتی جاتی ہین اور کارخانونکے دہوئین وغیرہ کی تشریح نہین کرسکتے ہم مکانونکی چھتونکے اوپر سے
جاتی تھے غرضکہ اسٹیشن پر پہونچے یہان بڑی تماشائی تماشائی لوگونکے حد سے زیادہ بہیڑ تھی۔ انگریزی فوج
اور زرہ پوش رسالہ خاص اور نواب ولیعہد انگلستان معروف بہ پرنس آف ویلز اور سب وزرائے سلطنت
اور اعیان و اشراف حاضر تھی ریل سے اوتر کر ہم ولیعہد اور صدر اعظم اور لارڈ مہدلی مہماندار کہلی ہوئی [illegible]
مین بیٹھکر روانہ ہوئے راستہ کے دونو طرف اور کوٹھی اور بالاخانے عورت مرد اور بچون سے بہرے ہوئے تھے
بہت خوشی ظاہر کرتے تھے ہرّو پکارتے تھے اور رومال ہلاتے تھے تالیان بجاتے تھے عجیب معرکہ تہا مین
برابر ہاتہہ اور سر سے سلام لیتا تہا تماشائیونکی جمعیت کی انتہا نہ تھی اس شہر کی جمعیت کو آٹھہ کرور سے زیادہ

یعنی بہم لاکہہ سے زیادہ آدمی باقی ہین - نہایت خوبصورت عورتین رکہتا ہی نجابت اور بزرگی اور تمکین و وقار عورتون
اور مردونکی صورت سے ٹپکتی ہے معلوم ہی کہ ایک بہت بڑی قوم ہی اور خاصۃً خداوند عالم نے قدرت اور
توانائی اور عقل اور ہوشمندی اور علم و تربیت انکو ہی عطا فرمایا ہی یہی باعث ہی کہ ہندوستان جیسے
ملک کو مسخر کیا ہی اور امریکہ اور تمام عالم مین تصرفات کامل رکہتے ہین نہایت قوی ہیکل اور خوش لباس
سپاہی اور زرہ پوش خاص سوارونکا رسالہ بہت قوی اور اچھے جوان خوش لباس تھے - روس کی سوارون
کی مثل عمدہ عمدہ قوی ہیکل گہوڑے مگر اونکی تعداد اوس سے کم ہی چار رجمنٹ ہین ہر ایک رجمنٹ چار سو
آدمی کی ہی - اسطرح سے جب ہم آدہا راستہ آچکے تو بڑا بہاری مینہ آگیا لوگونکو سر سے پاؤن تک بہگو دیا
مین بہی بہت بہیگ گیا - مگر مین نے حکم دیا کہ گاڑی کا ٹپ ڈہانکدین - صدر اعظم اور لارڈ ہوربی کا
سر کہلا ہوا تہا بالکل تر ہوگئے - غرضکہ ہم عمارت بکنگ ہام مین پہنچے جو ہماری اترنے کی جگہ ہی ہم گاڑی
سے اوترے - یہ عمارت بادشاہ کی شہر مین رہنے کی منزل ہی نہایت عالیشان اور بڑی عمارت ہی
ولیعہد اور سب شاہزادے ہمراہی کر کے ہمکو عمارت مین لیگئے ہماری تمام ہمراہی بہی اسی عمارت مین
ٹہری ہین ایک باغ نہایت وسیع باصفا عمارت کے آگے ہی بہت اچھا چمن رکہتا ہی بہت اچھی اصلاح
کی ہی ہاتھ گاڑی کی مثل گہاس کاٹنے کی ایک کل ہی جسکو گہوڑا کہینچتا ہی اور پیچھے سے گہاس ایک
اندار پر کٹکر گاڑی مین گرتی جاتی ہی - ایک قدرتی جہیل نہایت عمدہ کشتی اور بوٹ کے تفریح
کیواسطے ہی - باغ کے ہر ایک گوشہ مین چند خیمے نہایت عمدہ برپا کئے ہین نہایت تناور جنگلی درخت اور
بہت عمدہ عمدہ پہول ہین بہت سے مور اور ایک سارس بہی چمن مین پہر رہا تہا - غرضکہ مین بہت
کسلمند اور خستہ تہا زیارات کو جلدی سو رہا بادشاہ قصبہ ونڈسر مین ہین کہ شہر لندن سے اٹہارہ میل دور ہے
مگر ریل کے راستہ سے آدہی گہنٹہ مین جاتی ہین - زینونکے اوپر اور عمارت کے اندر انگریزی بوڑہے سپاہی
اب سے چار سو برس قبل ملکہ الیزبات کے عہد کا لباس پہنے ہوئی کہڑے تہے عجیب طرحکا لباس ہے -

باب چہارم - سیاحت انگلینڈ ۱۸ روز - ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

صبحکو مین اٹہا - آج مین نواب ولیعہد سے ملنے کو گیا انکا گہر کچہہ ایسا دور نہ تہا بہت اچہا مکان رکہتی ہین

پیاری پیاری سات آٹھ بچے ہین۔ ولیعہد کی بی بی بادشاہ ڈنمارک کی بیٹی اور ولیعہد روس کی سالی
ہین۔ ولیعہد روس اور انکی بی بی بھی وہین تھی۔ چندروز ہوے ملنے کو آئے ہین اور ایک مہینہ اور بھی
رہینگے غرض کسیقدر ہم بیٹھے صحبت رہی۔ عمارت مین سب جگہہ کمرونکی دیوارون وغیرہ پر ہرنون کی
تصویرین اور تیر کمان وغیرہ لگی ہوی تہین۔ وہان سے ہم اٹھکر شہزادہ الفرڈ کی ملاقات کو کہ
ملقب بہ ڈیوک آف ایڈنبرا ہین گئے۔ انکا مکان بہی نہایت عمدہ ہے مرال یعنی بارہ سنگہا اور ہرنو کے
اور اُس ہاتھی کا سر جو انہون نے کیپ آف گڈ ہوپ مین شکار کیا تہا معہ انواع واقسام خوشنما خال
پرندون کے اچھے شیشون وغیرہ کے خانونمین لگا رکہا تہا۔ شکار کا سامان بھی تہا۔ شاہزادہ آرتہر
نہ تھے فوج کی قواعد کو گئے تھے۔ وہان سے ہم ڈیوک آف کیمبرج ملکہ معظمہ کے چچازاد بہائی کے گھر گئے
عمدہ مکان رکہتے ہین کل سپاہ انگلش کے کمانڈر انچیف (سپہ سالار) ہین اور خصوصاً شاہی توپخانہ کی رجمنٹ
کے کرنیل اور توپخانہ کے افسر ہین بوڑہے آدمی ہین۔ مگر قوی الجثہ اور قوی ہیکل سرخ و سفید نہایت خوش
منظر شخص ہین بہت محترم اور ممتاز ہین کسیقدر صحبت ہوی پہر ہم انہین ڈیوک آف کیمبرج کی بہن کے
گھر گئے جو ڈیوک آف ٹیک کی بی بی ہین کہ شہزادگان ور وسار پروشیہ سے ایک شخص اور بہت اچھے جوان ہین
بڑی بڑی مونچہین اور خوبصورت آدمی ہین مکان اور باغ نہایت عمدہ رکہتے ہین جو گورنمنٹ کیطرف
سے اونکو ملا ہے۔ چونکہ سفرای خارجہ اور انگلینڈ کے وزیرونکے حضور مین آنیکا وقت تہا ہم جلدی اٹھکر
بکنگہم پیلس آئے اور پہلی عمارت کے اوپر بالا خانہ مین گئے ہمارے شاہزادے اور وزیر اعظم موجود تھے
بالاخانہ مین حسب دستور بادشاہ محمد سب سفیرونکے آکر کہڑے ہوئے ہمنے ایک ایک کی احوال پرسی کی
روس کا ایلچی کبیر بیرن برنو اچھا آدمی ہے اور تیس برس سے لندن مین ایلچی ہے مسیو رس پاشا
ایلچی کبیر سلطنت عثمانی اہل یونان سے ہے اور بوڑہا آدمی ہے مسیو لنیت ایلچی آسٹریا مرد پیر عاقل و بزرگ منش
شخص ہے پہلے آسٹریہ کا وزیر اعظم تہا پروشیہ کا رہنے والا ہے۔ کونٹ ڈی ہرکوٹ سفیر فرانس و سار فرانس
وغیرہ اور بھی سب حاضر تھے سلطنت جاپان کا سفیر بہی تہا۔ نواب راجہ دلیپ سنگہ پسر رنجیت سنگہ
معروف بھی حاضر تہا کئی برس سے لندن مین ہے گورنمنٹ اوسکو بہت تنخواہ دیتی ہے

اچھی چشم و ابرو کا جوان ہے انگریزی زبان بولتا ہے جواہرات اور موتی بہت پہنے ہوئے تھا ہندوستان کا شاہزادہ ہے۔ اُنکے جانیکے بعد انگلش کے سب وزیر جو اِندنون مین وہگ پارٹی مین سے ہین۔ لارڈ گرینول وزیر امور خارجہ یعنی فارن سکریٹری لارڈ گلاڈسٹون وزیر اعظم۔ ڈیوک آف ارگائیل وزیر ہند اور تمام وزرا امرا و عمائد سلطنت سب حضور مین آئے۔ لارڈ گلیڈسٹون اور وزیر خارجہ انگلستان سے ہمنے بہت دیر تک باتین کین پھر وہ بھی چلے گئے ہم تنہا رہے۔ اوپر کی عمارتون کو بھی ہمنے دیکھا عجیب عمارت ہے تصویرین اور پردے نہایت عمدہ رکھتی ہے۔ رانکو ڈنر یعنے طعام شب کیواسطے ہم ولیعہد کے گہر مہمان ہین کہ وہان سے ڈیوک آف سدرلینڈ کے گہر جو انگلینڈ کے روسا سے ایک شخص ہین اور سالانہ ایک کرور تومان۔ یا۔ پانچ لاکھ تومان یعنی قریب ۲۴ لاکھ روپیہ کے آمدنی رکھتے ہین جائین کہ وہان ناچ کی مجلس ہے۔ غرضکہ ہم ولیعہد کے گہر گئے کہانا کہایا ہمارے شاہزادہ اور صدر اعظم وغیرہ اور وزرا انگلینڈ اور ولیعہد روس اور دونون ولیعہدونکی بیبیان موجود تھے۔ ڈنر کے بعد ہم ڈیوک آف سدرلینڈ کے گہر گئے عجیب و معقول بی بی رکھتے ہین مکان بھی بہت اچھا ہے بہت آدمی تھے ایک لمبے ہال مین ہم کرسی پر بیٹھے عورتین اور انگلینڈ کے شاہزادے اور ہندوستانی شاہزادہ اور نواب ناظم بنگالہ معہ اپنی بیٹی کے حاضر تھے دو برس ہوے کسی کام کے واسطے لندن مین آئے ہین اور یہین رہ گئے ہین ٹیپو صاحب معروف کا پوتا ہے غرضکہ ناچ تمام ہوا اور ہم مکان پر آکر سو رہے۔

۲۴ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ

آج ہم قصر ونڈسر کو جائینگے کہ اعلیحضرت وکٹوریہ بادشاہ انگلینڈ کے رہنے کا مقام ہے ریل کے ذریعہ سے ایک گھنٹہ کا راستہ ہے غرضکہ ہم کپڑے پہنکر معہ صدر اعظم اور لارڈ مورلی کے بگھی پر سوار ہوکر چلے حد سے زیادہ آدمی سرراہ اور سڑک کے دونوطرف کھڑے تھے اسقدر گاڑیان تہین کہ حساب نہ تھا خیابان ہائیڈ پارک اور شہر سے گذر کر اسٹیشن پر پہنچے ریل مین سوار ہوئے۔ نہایت اعلی درجہ کی گاڑیان تہین گاڑیوں کے دونوطرف ایک ڈال بلور کا تختہ تھا آباد مقامات اور صحرا اور چمن سے گذرے کہ دور سے قصبہ ونڈسر نظر آیا چہار برجی قلعے کے مثل معلوم ہوتا تھا قریب پہنچکر اوترے اور گھوڑے کی گاڑی مین

سوار ہوئی ہمارے متعلقین بھی سب ساتھ تھے جب زینے کے قریب گاڑی ٹھہری اعلیٰحضرت بادشاہ نے زینے کے نیچے تک ہمارا استقبال کیا بیٹے اوتر کر اونکا ہاتھ پکڑ کر اپنا بازو اونکو دیکر دونوں اوپر گئی کمروں سے اور خوبصورت دالانوں میں سے کہ اونمیں عمدہ عمدہ تصویریں لگی ہوئی تھے ہوکر خاص کمرہ میں پہنچکر کرسی پر بیٹھے۔ بادشاہ نے اپنی اولاد اور متعلقین اور ملازمونکو پیش کیا ہمنے بھی اپنی وزیر اعظم اور شاہزادوں وغیرہ کو ملایا۔ لارڈ چمبرلین جو بادشاہ کے دربار کا وزیر ہے نشان آرڈر آف دی گارٹر ہیرے جڑا ہوا کو جو زانو بند نام سے مشہور ہے اور انگلینڈ کے بڑے معتبر اور معزز تمغوں میں سے ہے ہمارے واسطے لایا بادشاہ نے اوٹھکر اپنی ہاتھ سے ہمکو تمغہ پہنایا اور اوسکی حمائل ڈالی۔ ایک لمبا جوراب بند لپٹنے کا رٹر بھی دیا۔ اس نشان (آرڈر) کے داستان اسطرح ہے جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

نشان موسوم بہ گارٹر کے باب میں جسکو اڈورڈ سیوم بادشاہ انگلستان نے سنہ ۱۳۴۹ع ایکہزار تین سو اونچاس عیسوی میں قصر ونڈسر کے اندر ایجاد کیا مورخین کے دو عقیدے ہیں ایک یہ کہ کریسی کے فتح کی یادگار میں کہ جو ستمبر فلیپ بادشاہ فرانسہ کو شکست دی اس نشانکو ایجاد کیا۔ دوسرا یہ کہ بال کی مجلسوں میں سے ایک مجلس میں کونٹس سالزبوری اڈورڈ کے معشوقہ کا گیٹس یا جوراب بند کھل کر گر گیا اور حاضرین کے ہنسنے کا باعث ہوا تھا۔ بادشاہ نے کمال غیرت اور تعلق کی وجہ سے جو اوسکے ساتھ رکھتا تھا اس عبارت کو ادا کیا [ہنی سوئٹ کوئی مالی پونس] یعنی فضیحت ہو جیو وہ شخص جو خیال بد کرے } کہ اب بھی یہی عبارت گیٹس کے فیتے پر لکھی ہے۔ اور بادشاہ نے کہا کہ میں گیٹس کو اسقدر معزز اور محترم کرونگا کہ تم سب اوسکے حاصل کرنیمیں مشقت کروگے اور احسان اوٹھاؤگے۔ یہ سبب ہوا کہ اوسکو سلطنت کا اول نشان اعزاز قرار دیا۔ اور سوا بادشاہ انگلستان کے کہ اس تمغہ کے دفتر کا افسر ہے۔ اور انگلستان کے شاہزادے اور غیر ملکوں کے بادشاہوں کے یہ نشان کسیکو نہیں دیا جاتا اور اس تمغہ کے رکھنے والوں کے عدد بھی گھر کے اور باہر کے سب ملاکر چھبیس ۲۶ آدمی سے زیادہ نہونگے۔ خلاصہ نشانکو نہایت احترام سے لیکر ہم بیٹھے گئے

سینے بھی نشان آفتاب جسمین ہیرے جڑے ہوئے تھے اور اسکی حمائل اور اپنی تصویر کا تحفہ بادشاہ انگلستان کو دیا اُنہون نے کمال احترام سے قبول فرماکر لگا لیا پھر اُٹھ کر ہم میز پر گئے بادشاہ کی تین بیٹیان اور ایک چھوٹا بیٹا جو ابھی اُنکے پاس سے کہین نہین جاتا اور اُسکا نام لیڈ پولڈ ہے بیٹھے تھے یہ لڑکا آج اسٹیشن تک ہمارے استقبال کو آیا تہا بہت خوبصورت جوان ہے۔ اسکاٹ لینڈ کا لباس پہنے ہوئے تہا۔ بادشاہ کی ایک سولہ برس کی بیٹی بھی ہمیشہ اونکے مکان مین رہتی ہے ابھی شوہر نہین رکھتی اونکی دوسری دو بیٹیان شوہر دار ہین ہمارے شاہزادے اور وزیر اعظم اور لارڈ گرینویل وغیرہ موجود تھے بہت عمدہ کہانا کہایا گیا بہت اچھے اچھے میوے دسترخوان پر تھے۔ بعد کو بادشاہ ہمارا ہاتھ پکڑ کر آرام گاہ کے کمرے مین لیجا کر آپ چلے گئے تہوڑی دیر ہم وہان بیٹھے خاص شاہی زرہ پوش رسالہ معہ ایک پلٹن کے ایک چھوٹے سے میدان مین قصر کے آگے کہڑے تھے نہایت عمدہ سوار اور شاندار و دیدار و پیادے ہین۔ انگلینڈ کا لشکر اگرچہ کم ہے مگر بہت اچھا لباس اور عمدہ ہتیار اور بہت قوی ہیکل جوان رکھتے ہین نہایت خوش آہنگ باجہ بجاتے تھے۔ قصر کے آگے ایک بہت عریض و طویل خیابان ہے جسکا طول ۳ میل ہے اور اوسکے دونطرف بہت اونچے اونچے تناور اور پرانے سبز اور شاداب جنگلی درختونکی دوہری باڑ ہے زمین سراسر چمن اور پھول اور سبزہ ہے۔ ہم مکان سے نیچے اوترے بگھی پر سوار ہو کر وزیر اعظم اور لارڈ مہاندار کے ساتھ خیابان مین سے چلے اور سب آدمی بھی گاڑی مین بیٹھے ہوئے ہمارے پیچھے پیچھے آتے تھے کثرت سے عورتین اور مرد اور حسین حسین عورتین اور بچے اور جوان ونڈسر کے ہی رہنے والون مین سے سر راہ کہڑے تھے اور خیابانون مین پیادہ پا اور سوار اور بگھیون مین پھرتے تھے بڑا لطف تھا جب ہم کسیقدر آگے بڑھ گئے۔ بھیڑ کم ہوگئی بہت سے ہرن بکریونکی ریوڑ کے مثل ہزار ہرن کے قریب خیابانون مین چھوڑ رکھے ہین دستہ دستہ چرتے پھرتے تھے

اور آدمی سے کچھہ ایسی وحشت نہین رکہتے تھے کسی کی مجال نہین کہ اونکو ستاوے
حقیقت مین ہرن نہین ہے بلکہ چیتل اور ہرن اور جہانگ کے بیچ مین ایک حیوان ہے
بہت خوبصورت غرضکہ خیابان اور درخت اور چمن کی انتہا نہین ہم جہیل گئے ایک اور
خیابان مین سے نکلے کہ بہشت کی مثل تہا خیابان کے دونون طرف بلند بلند گنجان درخت
اور سب مین بڑے بڑے پہول آبی اور قرمزی وغیرہ رنگ کے آئے ہوئے تھے کنیر کی
قسم سے ہے اسقدر لطیف و باصفا تھے کہ اُس سے زیادہ خیال نہین ہوسکتا۔ ہم ایک
پانی کی بڑی جہیل پر پہنچے عورتین اور لڑکیان جہیل کے گرد بہت تہین۔ جہیل سے بڑھکر
ایک چہوٹی سی پاکیزہ عمارت پر پہنچے جو بادشاہ کی ہے وہان اُترکر پانی کے اُس پار گئے
عورت اور مردون کی بڑی بہیڑ تھی تہوڑی دیر ہم پانی مین ٹہرکر ایک چہوٹا سا نمونہ جنگی
جہاز کا بنایا تہا زنبورک کے برابر جو بیس[۲۴] توپین رکہتا تہا اوسکو دیکھنے گئے اوسکو اندر
سے دیکہکر باہر آکر کشتی مین بیٹھکر پہر اوس عمارت مین گئے وہان سے گاڑی مین سوار
ہوکر دوسرے راستہ سے کہ پہر تمام مین چمن اور خیابان اور بہت سے ہرن تھے
ونڈسر کو گئے اور وہان سے ریل مین بیٹھکر شہر کو چلے آدمیونکی بہیڑ صبح کی مثل کہڑی
تھی بہت آوبہگت کی گئی یہانتک کہ ہم مکان پر پہنچے۔ ونڈسر کی عمارت بہت قدیم ہی
باہر سے چندان رونق نہین رکہتی پرانی عمارتونکی شبیہ ہے نہر سے بنایا ہوا اور اکثر
پتہر اینٹ کے برابر ہین ایک بڑا برج اور چند چہوٹے برج بہت بلند رکہتی ہے مگر اندر سے
بہت آراستہ اور خوبصورت۔ اور سامان سے پُر ہے نہایت عمدہ عمدہ کمرے اور ہال اور
دالان اور ہتیارونکا عجائب خانہ رکہتی ہے۔ بادشاہ کی عمر پچاس برس کی ہے مگر دیکہنے
مین چالیس برس کی معلوم ہوتی ہین بہت بشاش اور خوبصورت ہین۔
آج کی شب ہم لارڈ مائر پرانے شہر لندن کے گورنر کے ٹہرات کے جلسے اور دعوت
کے واسطے مہمان ہین رات کو گاڑی پر سوار ہوکر روانہ ہوئے۔ ہمارے مکان سے

لارڈ مائر کے مکان تک پورے تین میل تھے تمام راستہ اور مکان کے دونو نطرف اسقدر مرد اور عورتین تھے کہ شمار نہ تھی سب ہرّے پکارتے تھے مین بھی برابر سب کے ساتھ صاحب سلامت کرتا تھا۔ بازار گیاس کے لیمپ سے روشن ہین۔ اسکے علاوہ کوٹھون پر سے اور کھڑیون مین سے برقی روشنی نے بازار کو دن کے مثل روشن کر رکھا تھا بعض شخصون نے گیاس کے چراغ مختلف صورتون کے ساتھ کوٹھون اور بالاخانون وغیرہ پر لگائے تھے۔ شہر اور بازار کو آئین بندی کیا تھا عالیشان عمارات اور نہایت خوشنما و مرغوب دوکانون اور میدانون سے گذر کر آخر شہر کے دروازے مین ہم داخل ہوئے یعنی شہر قدیم لندن کہ لارڈ مائر ایسے شہر کا حاکم ہے اسکے سوا تمام شہر اور محلون پر اختیار نہین رکھتا یعنی تمام شہر لندن حاکم نہین رکھتا ہر محلہ مین ایک کونسل ہے یعنے پنچایت اگر کسی امر کا اتفاق ہوا تو پولیس مین کہ اوس محلہ کا سپرنٹنڈنٹ ہے رجوع ہوتا ہے وہ بھی وزیر داخلہ یعنی ہوم سکرٹری کی خدمت مین رجوع کرتا ہے۔ اس شہر کا پولیس آٹھ ہزار آدمی ہین سب اچھے اچھے جوان ایک خاص وردی پہنے ہوئے شہر کے آدمی پولیس سے بہت ڈرتے ہین جو کوئی پولیس کے ساتھ گستاخی یا بے عزتی کرے اُسکا قتل واجب ہے۔ غرضکہ ہم لارڈ مائر کے مکان مین داخل ہو کر زینے سے اوپر گئے نہایت عمدہ ہال تھا۔ ولی عہد انگلینڈ اور ولی عہد روس اپنی بیبیون سمیت اور تمام غیر سلطنتون کے ایلچی اور ہمارے شاہزادے وغیرہ اور اُن شاہزادے اور شاہزادونکی لیڈیان اور دوسری معزز عورتین اور بزرگان شہر اور انگلینڈ کے وزیر حاضر تھے۔ دونون ولی عہدون سے ہاتھ ملاکر ہمنے ملاقات کی۔ یہ عمارت گورمنٹ کی ہے جس مین شہر کا گورنر رہتا ہے عمارت کا نام گویلڈ ہال ہے ہر سال ایکدفعہ یہ گورنر اہل شہر کے انتخاب سے تبدیل ہوتا ہے۔ کونسل کے ممبر عجیب و غریب لباس رکھتے تھے بڑی بڑی سمور کی ٹوپیان اور جامہ اور سمور اُستر کا لبادہ ہر ایک کے ہاتھ مین ایک پتلی اور لمبی چھڑی۔ ہاتھ مین قدیمی طرز کا کھانڈہ ہمارے آگے آگے چلتے تھے غرضکہ ہم اُس کمرہ مین کھڑے ہوگئے لارڈ مائر نے اسپیچ کہا ہمنے بھی جواب دیا

پھر ہم اس احترام و تعظیم کے ساتھ ایک بہت بڑے ہال مین جہان جہاڑ کے لیمپ روشن
تھے گئے۔ انگلینڈ کے ولی عہد کی بی بی کو مین بازو دیے ہوئے تھا یعنے وہ میرا بازو
پکڑے ہوئی ساتھ تھین اور بھی عورتین اور مرد بکثرت تھے آجکی رات تین ہزار آدمی مدعو تھے
لارڈ مایر ایسا جبہ کہ جسکا پیچھے کا دامن بہت لمبا تھا اور زمین پر گھسٹتا تھا پہنے ہوئے تھا ہم
مجلس کے صدر مقام پر گئے چند سیڑھیان پڑتی تھین اوپر جاکر ہم کرسی پر بیٹھ گئے دونون
ولیعہدون کی بیبیان ہمارے دونون طرف بیٹھین۔ اور سب آدمی کھڑے تھے۔ لارڈ مایر نے
انگریزی زبان مین ہمارے ورود کی تہنیت اور انگلستان اور ایران دونون سلطنتون کی دوستی
اور اتحاد کی نسبت لکھا ہوا اڈریس پڑھا۔ اوس اڈریس کو فارسی زبان مین چھاپکر اسکا ایک ایک
ورق فارسی جاننے والون کے ہاتھ مین دیا۔ لارڈ مایر کی اڈریس کے بعد صدر وزیر اعظم نے اوس
فارسی کو کمال فصاحت سے پڑھا۔ ہم نے جواب دیا۔ راولن سن صاحب نے انگریزی زبان
مین ترجمہ کیا اوسکے بعد دربار کا جلسہ ختم ہوا۔ پھر ہر ایک کے ہاتھ مین ایک سنہری قلم جسمین
سیاہی تھی معہ ایک کاغذ کے جس پر نام لکھے ہوئے تھے دیا کہ جو شخص جسکے ساتھ ناچنے
کی رغبت رکھتا ہو اوسمین لکھدے۔ ایک طلائی بکس بھی ہمکو پیشکش کیا۔ پھر ناچ کی مجلس
شروع ہوئی۔ مین اوسی جگہہ بیٹھا ہوا تماشہ دیکھتا تھا دونون ولیعہد معہ لیڈیون کے اور سب آدمی
ناچتے تھے۔ ناچ تمام ہونیکے بعد پھر ولیعہد انگلینڈ کی بی بی کو بازو دیکر ہم شام کی میز پر گئے
کہ آدھی رات کے بعد شام کے کھانے کی دعوت تھی بڑے بڑے ہال اور چند زینون اور کئی
برامدون سے کہ سب امیر زادون اور حسین عورتون سے پر تھے اور طرح طرح کے پھول اور درخت
کہ گملون مین لگے ہوئے تھے اُن زینون پر اور کمرون مین رکھے ہوئے تھے اونمین سے نکلکر
ایک بڑے ہال مین جہان شام کی میز چنی ہوئی تھی گئے۔ چار سو آدمیون کے قریب میز پر تھے
ایک شخص باشندگان شہر سے جو لارڈ مایر کا نائب تھا میرے پیچھے کھڑا تھا۔ ہر دفعہ بلند آواز
سے اہل مجلس کو آگاہ کرتا تھا کہ یہ صاحب ٹوسٹ یعنے تعظیم کے واسطے آمادہ ہون کہ صاحب خانہ

بزرگون کی سلامتی کا جام پیتا ہے لازم ہی سب اوٹھین اور پئین - اول لارڈ مائر نے ہماری سلامتی کا جام پیا پہر ولی عہد انگلینڈ نے ٹوسٹ کیا یعنے کہڑے ہوکر تعظیم کی بعد پہر لارڈ مائر نے ٹوسٹ کیا - ہر دفعہ وہ شخص اہل مجلس کو وقت سے پہلے خبر کرتا تہا - غرضکہ سپر تمام ہونے کے بعد ہم اوٹھکر مکان کو گئے واپسی مین بھی کہ آدہی رات تھی پہر اوسیطرح انبوہ تھا آج کی شب گاڑی مین میرے ساتھہ بادشاہ انگلینڈ کا پرائیوٹ سکرٹری اور صدر اعظم تھے - بادشاہ انگلستان ایک کتاب رکہتے ہین کہ جو شخص قصر ونڈسر مین اونکی زیارت کو گیا ہی اپنا نام اوسمین لکھہ آیا ہے مین نے بھی آج لکھا تھا -

پچیسوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

آج ہم کارخانہ ولوچ کو کہ سلطنت انگلینڈ کا اسلحہ خانہ اور توپ خانہ اور آہنگر خانہ ہے گئے ہمارے مکان سے وہان تک گہوڑا گاڑی مین دو گہنٹہ کی راہ ہے کہ سب راستہ شہر اور آبادی مین سے جاتا ہے ولویچ بھی ایک شہر ہے مگر حقیقت مین لندن کا ایک محلہ اور آبادی شہر کے قریب ہی صبح کو ہم گاڑی پر سوار ہوکر چلے - شاہزادے وغیرہ بھی جو کہ خدمتگارون سمیت تھے شہر کے آباد محلون اور دریائے ٹائمز کے پل پر سے گذر کر اور شہر کے آخر کے کوچون مین سے کہ اغلب قصاب خانہ تھا اور کاریگر اور مزدور کہ سبکا منہ کوئلون کے دہوئین سے سیاہ تھا جمع تھے نکلکر ہم قصبہ ولویچ مین کہ بہت کارآمد اور ضروری مقام ہی پہنچے انگلینڈ کے سب سپاہیون اور سوارون کی لین وہان ہی دریائے ٹائمز کے کنارے پر واقع ہی - ڈیوک آف کیمبرج اور پرنس الفرڈ اور پرنس آرتہر اور جنرل ووڈ کمانڈر توپخانہ اور ملٹری گورنر ولویچ اور توپخانہ کے سب افسر اور پلٹن کے افسر [illegible] ہمارے استقبال کو آئے تھے اور ہماری آگے آگے چلتے تھے ہم کارخانون کے تماشے کہولسطے [illegible] مین [illegible] دور [illegible] کوچون مین سے گئے سڑک کے دونو طرف [illegible] ہوئی بہت تھی ہر دو [illegible]

تین بھی سلام لیتا تھا - آخر کارخانون مین پہنچے گاڑی سے اوترکر کارخانون مین گئے
اب رسم ہی کہ توپون کو قالب مین نہین ڈہالتے لوہے کے تختے کو ایک کل کے ذریعہ سے
جس اندازہ کی توپ چاہین نال موڑ لیتے ہین - پہر دوسرے کارخانہ مین لیجاکر دُخانی ہتوڑے
کے نیچے رکھکر دبا کر کوٹتے ہین اور تپاتے ہین توپ طیار ہوجاتی ہے - اس قسم کی توپ کا
زیادہ اعتبار بتاتے ہین ہمنے ایک ایک کارخانہ کو دیکھا کہین توپ مین خار بناتے ہین کہین
لیجاکر سوراخ کرتے ہین کہین ہتوڑے سے پیٹتے ہین بہت سی توپین قدیم زمانہ کی کارخانون کے
آگے رکھی ہوئی تہین اور گولی اور اسباب بہت رکھا ہوا تہا انگلینڈ کا تمام میگزین یہان ہی خوب سیر
کرنے اور آگ کی بھٹیون کے پاس جو نہایت گرم تہین جانیکے بعد گاڑی پر سوار ہوکر پہلی عمارت
کو جس کے قریب سے آئے تھے چلے صبح کا کہانا وہان حاضر کیا تہا وہان ایک ہال ہی کہ افسران
بحری و بری و توپخانہ اوسمین کہانا کہاتے ہین بہت اچھی جگہہ تھی ہمنے کہانا کہایا بعد کہانیکے
اسپ صباح الخیر پر سوار ہوکر بادشاہ کی بیٹیون اور ڈیوک آف کیمبرج اور تمام افسرونکے ساتھ
توپخانہ کی قواعد دیکھنے کیواسطے ایک ایسے صحرا کو کہ بالکل چمن تھا گئے کچھہ زیادہ وسیع میدان
نہ تھا بیس[20] ہزار عورت اور مردون سے زیادہ میدان کے دور اور چمن مین تماشے کے واسطے
کھڑے تھے چہوٹی اور بڑی توپین نشتر ضرب تہین کہا کہ یہ توپخانہ ہندوستان سے تازہ آیا ہی
اور پہر وہین چلا جائیگا توپچی اور افسر نہایت خوش لباس تھے - انگلینڈ کی توپین مثل قدیم کے
ہین منہ کیطرف سے بھری جاتی ہین - کرپ کی توپ کیطرح پیچھے سے نہین
بھری جاتی توپخانہ نے پیادہ پا اور گہوڑے پر سوار ہوکر مارچ پاسٹ کیا یعنے قدم قدم سامنے
سے گذری پہر دوسری دفعہ دُلکی آکر سامنے سے گذری پہر پوئیہ آئے پہر سرپٹ - قواعد کے
بعد سلامی کے فیر کئے - توپچی توپونمین سے ایک توپ ہمکو پیشکش بھی دی - پہر گاڑی پر سوار
ہوکر اوس راستہ سے کہ پہلے آئے تھے مکان کو پلٹ آئے - رات کو ہم تھیٹر کو جاینگے کپڑے
پہنکر بادشاہ کے اصطبل کے داروغہ کے ساتھ کہ ایک عاقل و دانشمند آدمی ہی اور لارڈ چیمبرلین

[illegible]

یعنے ناظر دربار شاہی کے ساتھ گاڑی مین بیٹھکر چلے راستہ مین بڑی بھیڑ تھی سب کے ساتھ صاحب سلامت کرکے تھیٹر مین پہنچے ولی عہد انگلینڈ اور ولی عہد روس اور دونوکی بیبیان معہ شاہزادیون اور بزرگان ملک کے سب موجود تھے۔ بہت بڑا تھیٹر ہے چھہ منزلہ بہت اچھے اچھے پردے دکھائے اکٹر یعنے تماشہ کرنے والے بھی بہت تھے۔ مسماۃ پاتی کو جو یورپ کی مشہور اور نامی گانے والیون مین سے ہے خاص طور پر پیرس سے بلایا تھا بہت اچھا گائی بہت حسین عورت ہی۔ بہت روپیہ لیکر لندن آئی تھی۔ ایک دوسری بھی تھی جسکا نام البانی ہی اور امریکہ کے ملک کناڈا کی رہنے والی ہے بہت خوب گائی اور اچھے اچھے کرتب کئے۔ آخر ہم اٹھکر مکان پر چلے آئے۔

چھبیسوین ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ ہجری

آج ہم کھانیکے بعد باغ وحش یعنی حیوانات کے عجائب خانہ کو گئے حسام السلطنۃ اور نصرۃ الدولہ میرے ساتھ بگھی مین بیٹھے پلیشخدمت یعنے پرائیوٹ سکرٹری وغیرہ بھی ساتھ تھے چونکہ اتوار کا روز تھا سٹرکین سب سنسان تھین اور آدمی چمن اور باغون مین سیر کرنیکو گئے تھے چند ہزار آدمی دیکھے کہ پارکون مین لیٹے ہوئے تھے پھر ہماری گاڑی کو جب دیکھتے تھے ہر طرف سے دوڑکر آتے تھے اور ہرّو پکارتے تھے غرضکہ راستہ دور تھا کوچون اور میدانون وغیرہ سے نکلکر ہم باغ وحش پر پہنچے گاڑیون سے اترے باغ مین اور سٹرک پر گاڑیان بہت تھین معلوم ہوا اتوار کے سبب سے باغ وحش مین بہت آدمی آئے ہین باغ کا ڈائرکٹر حاضر ہوا بوڑھا اور کانون سے بہرا بھی ہے کسیقدر فرانسہ زبان بھی جانتا تھا ہمنے باتین کین عورتین اور مرد بہت تھے ہم عورتون اور مردون کے بیچ مین سے تنگ راستہ سے نکلے برابر ہرّو پکارتے تھے۔ انصاف یہ ہی کہ دل سے ہمارے ساتھ محبت رکھتے ہین اور حد سے زیادہ ادب اور حرمت کا برتاؤ کرتے ہین۔ خلاصہ یہان کے حیوانات کیو اسطے

علحدہ علحدہ پنجرے ایکدوسرے سے جدا بنائے ہین۔ چند حیوان یہان عجیب تھی جو دوسرے جگہہ نہین دیکھنے مین آتے۔ اول ہیپوپوتام ہے جو دریائی گھوڑا اپنے عجیب چیز ہے تین عدد تھے یعنی ایک جوڑا نر اور مادہ اور ایک بچہ دہین جنا تہا بچہ بھی بہت بڑا تہا پانی سے باہر کھڑا تہا اور بڑے دونون پانی مین تہے کہانا اونکے مُنہ مین ڈالتے تہے۔ اپنے منہ کو ایک دروازہ کی شکل کہولتے تہے بہت تیز دانت اور نہایت عظیم الجثہ تہے۔ میرے خیال مین تو دریائی گینڈا ہی۔ دوسرے ایک بندر بہت بڑا اور کریہ المنظر یعنی مہیب صورت بعینہ انسان خاصکر ہاتہہ پاؤن انسان سے بہت متشابہ ہین اُسکا محافظ نچاتا تہا بندر پاؤن زمین پر مارتا تہا کہڑا ہو جاتا تہا۔ محافظ بات کرتا تہا وہ انگریزی زبان سمجہتا تہا ہمارے آگے آگے چلتا تہا۔ مگر چاہتا تہا اوسکے ہاتہہ پکڑ کرلے چلین۔ پہر اوسکو بندرون کے پنجرے مین ڈالدیا عجیب جست وخیز کرتا تہا۔ رسی پرنٹ کا کام کرتا تہا۔ تیسرے شیر اور لومڑی دریائی ہی کہ دونون پانی کے حوض مین تھے۔ حوض کے دور مین کہڑا تہا ایک شخص فرانسیہ زبان مین اون سے بات کرتا تہا بہت تیز ہوش تہے۔ شیر کا جثہ بہت بڑا ہی اُسکے بدن پر نرم نرم بال ہین اور ہاتہہ اور پاؤن مچھلی اور چمگادر کی پرون کی شبیہہ ہین مگر اونسے ہی بہت تیز چلتا تہا۔ حوض کے کنارہ پر اور بیچ مین چبوترہ تہا اوسپر کرسی بچہائی تہی شیر کرسی پر جاکر بیٹھ جاتا تہا۔ لومڑی بھی شیر کے متشابہ تھی بہت چھوٹی پانی کے اندر غوطہ لگا جاتی تہی محافظ آواز دیتا تہا اوسیوقت پانی سے باہر نکل آتی تہی۔ حوض کے چبوترہ پر بیٹھکر محافظ کا بوسہ لیتی تہی۔ وہ کہتا تہا ایک بوسہ دو بوسہ جسقدر چاہتا تہا بوسے لیتی تہی عجیب کیفیت تہی۔ چوتھے بہت چھوٹے چھوٹے بندر سلطانی چوہے کے برابر دیکھے نہایت عجیب وغریب تہے۔ ہاتھی اور گینڈا اور بڑے بڑے لٹکتے ہوئے بالونکا شیر سیاہ تیندوی۔ شیر ببر یعنی خالدار شیر وغیرہ اور پرند جانور رنگ برنگ کے طوطے تھے یہان نکے سوا اور بھی بہت جگہہ تہے۔ چونکہ مین تہکا ہوا تہا پہر نہ سکا ادمی بھی بہت تہی ناچار لوٹ آئے

ستائیسوین ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ

آج ہم جنگی جہازون کے ملاحظہ کیواسطے پورٹ اسموتھ بندر کو جائین گے کہ انگلینڈ کے معتبر جنگی بندرون مین سے ہے صبح کو مین سویرے سے اٹھا بیخوابی کی کساست رکھتا تھا۔ کپڑے پہنکر گاڑی پر سوار ہوکر معہ صدر اعظم اور شاہزادون وغیرہ کے پورٹ اسموتھ کی ریل پر گئے بہت بہتر تھی گاڑی مین سوار ہوکر کسیقدر ٹھہرے رہے یہانتک کہ ولیعہد انگلینڈ اور ولیعہد روس معہ اپنی بیبیون وغیرہ کے آگئے وہ بھی دوسری گاڑی مین یعنے ہماری گاڑی کی پیچھے سوار ہوکر چلے تمام راستہ آباد اور ہرا بھرا اور کلج کا جنگل تھا تین گھنٹہ سے کم مین راستہ طے ہوا آخر ہم پورٹ اسموتھ مین پہنچے ایک معتبر شہر اور بڑا جنگی بندر ہی قلعے اور مضبوط مضبوط مورچے رکھتا ہے ہم گھاٹ پر اترے شہر کے گورنر نے معہ اپنے ماتحتون کے حاضر ہوکر اسپیچ پڑھا اور جلوس کے ساتھ ہمارا استقبال کیا۔ کنارہ سے اور دریا سے توپ کے فیر کئے۔ ہم وکٹوریہ البرٹ نام جہاز مین جو بہت تیز رو اور بڑا اور عمدہ اور خاص بادشاہ کا جہاز ہی معہ دونون ولیعہدون اور شاہزادون اور بحری وغیرہ سردارون کے داخل ہوئے۔ اس کشتی کے کپتان کا نام پرنس لیناج ہی یعنے ہز سیرین ہائنس ارنسٹ لیوپولڈ۔ وی۔ ای جے۔ اپی۔ پرنس آف۔ لی نین جن۔ جی۔ سی۔ بی۔ کہانا طیار کر رکہا تھا ہم اور سب صاحب جاکر کشتی کے کمرے مین کہانے پر بیٹھے۔ بعد ولیعہد انگلینڈ نے کہا اوٹھیئے جہاز کے اوپر چلین سب جہاز سلامی دینگے۔ ہم اوٹھکر اوپر گئے سب آدمی بھی آئے۔ ولیعہد انگلینڈ کے دو چھوٹے بیٹے بھی ملاحی لباس پہنکر آئے تھے ہم اوپر کھڑے ہوگئے پچاس جنگی جہازونکے قریب دونون طرف برابر قطار باندھے ہم مین کو بیچ چھوڑے ہوئے لنگر ڈالے ہوئے تھے فیر کئے ملاح مستولون پر چڑھے ہوئے غل مچاتے تھے اور ہرہ پکارتے تھے سب تماشائی لوگ بھی جو لندن اور دوسرے بندرون وغیرہ سے آئے تھے دخانی جہازون مین اور چھوٹے اور بڑے

بوٹون مین بکثرت تھے دریا کا سطح تماشائیون سے پٹا ہوا تہا سب ہرّو پکارتے تھے ایران
کے نشان کی جہنڈیان سب جہازون مین لگائی ہتین عجیب ہنگامہ تہا جزیرہ ویٹ تک گئے جو
اسی انگلش کنال مین ہے اور بہت خوش فضا جزیرہ ہے ایک شہر موسوم بہ رائد اسی جزیرہ
مین پہاڑ کی بغل مین نمودار ہوا کہ مرتبہ بمرتبہ خوبصورت اور خوشنما مکانات رکہتا تہا۔ اس جزیرہ مین
بادشاہ ایک قصر رکہتے ہین جو انہون نے اپنے شوہر کے ساتھہ بنایا تہا موسوم بہ آسبورن دور سے
نظر آتا تہا۔ دیکہنے مین بہت اچھی عمارت معلوم ہوتی تھی ایک ٹیلے پر واقع ہے اور اُسکے دور
مین جنگل اور چمن تہا۔ وہان سے گذر کر جنگی جہازون کی دونون قطارون کے بیچ مین سے نکلے
سب نے فیر کیئے اور سلامی دی سیر تمام ہونے کے بعد ہم بوٹ مین سوار ہوکر دو جہازون کے
دیکہنے کیواسطے چلے اول اول جہاز موسوم بہ اجنکورٹ مین ہم گئے کہ سلطنت انگلیسیہ کے بڑے
جنگی جہازون مین سے ہی۔ اس جہاز کا کپتان امیرالبحر جی۔ ٹی۔ فیپس ہارن بی بہت افسرون سمیت
حاضر تہا۔ جہاز کا طول ڈیڑہ سَو ایل سے زیادہ تہا پندرہ ہزار گہوڑونکا زور رکہتا تہا۔ توپین
بہت بڑی بڑی تہین بعض اوپر کے درجہ مین اور اکثر توپین نیچے کے درجے مین لگی ہوئی
تہین۔ ہم نیچے کے درجہ مین گئے۔ باورچی خانہ اور ملاحون کے کہانا کہانے کی جگہہ وغیرہ
سب کو ہمنے دیکہا۔ بگل پہونکا کہ سب لڑائی کے واسطے حاضر ہو جاوین۔ ایک منٹ مین کل
ملاحون نے اوپر کے درجے سے نیچے آکر نہایت تیزی سے لڑائی کی قواعد کی۔ اس قدر
بڑی توپون کو کل سے جو اوسمین لگی تہی چکر دیتے تھے نہایت تعجب کا مقام تہا بالقدر تیس ۳۰
توپ کے بہت بڑی بڑی اوسمین تہین جہاز زرہ پوش بھی ہی۔ اس جہاز سے ہم بوٹ مین
بیٹھکر دوسرے جہاز موسوم بہ سلطان مین گئے یہ جہاز بہی بہت بڑا اور دونون رخ سے
زرہ پوش یعنے لوہے سے منڈہا ہوا ہے اور ناخدا یعنے کپتان کا نام وین زٹیارٹ ہی
اس جہاز کی توپین تہوڑی تہین مگر بہت بڑی بڑی تہین ملاحظہ کے بعد جہاز سے اوترکر بوٹ
مین بیٹھکر ہم اپنے جہاز کیطرف چلے۔ ہماری کشتی مین ولیعہد روس و انگلینڈ اور انکی بیبیان

اور معتمد الملک اور ڈیوک آف کیمبرج وغیرہ تھے ایک دخانی چھوٹی کشتی ہمارے بوت کو کھینچتی تہی جیسے ہی دخانی کشتی کے زینے کے نیچے ہمارے بوٹ پہنچے وہان سے بڑہکر انجن کے چرخ کے نیچے چلے گئے انجن کا چرخ بھی حرکت مین آکر پہرنے لگا ذرا ہی کسر رہ گئی تھی کہ چرخ کا پنکھا ہمارے بوٹ سے ٹکرا جائے اگر خدانخواستہ ایک پنکھا بھی ٹکرا جاتا ہم سب غرق ہوجاتے الحمدللہ چرخ ٹھہر گیا اور ہم نے کھٹکے نکلکر اپنے جہاز کے اوپر آگئے اور بندپورٹ اسمتھ کو پھرے وہان پہر ایک کمرے مین کہانا تیار رکہا تہا ہمنے کہانا کہایا۔ پہر گاڑی پر سوار ہوکر اون کارخانون مین گئے جہان جہاز اور ہر قسم کا اسباب بحری بناتے تھے سیر کے قابل جگہہ تھی وہان سے زینہ پر چڑہکر اوپر گئے ایک بہت بڑا جنگی جہاز بنارہے تھے ہم اوسکے اندر گئے مزدور کام کررہے ستھے جہاز کا نام ناصرالدین شاہ[1] رکہا تہا نیچے اوترکر ریل گاڑی مین سوار ہوکر شہر کو چلے دن بہیے پہچگئے رات کو ہم کنسرٹ یعنے باجے اور گانیکی مجلس مین جو البرٹ ہال مین ہے جائین گے رات کو کہانیکے بعد بگہی مین سوار ہوکر معہ صدر اعظم وغیرہ کے چلے۔ ہائیڈ پارک سے نکلکر عمارت مین داخل ہوئے۔ ولی عہد انگلینڈ اور ولیعہد روس معہ تمام انگلش وغیرہ افسرونکے موجود تھے۔ اول ایک دالان مین پہنچے جسکا عرض چہ سات گز سے زیادہ اور چہت شیشے سے پٹی ہوئی تہی لوہا بھی تھا دالان کے اطراف مین کارخانونکا سب اسباب یعنے کلین دیکہین۔ شیرینی بنانیکی کل۔ سیگرٹ یعنے کاغذکے چرٹ بنانیکی کل۔ تمباکو کاٹنے کا آلہ۔ آٹے کے سیوسیان بنانے کی کل جسکو اہل فرنگ میکرونی کہتے ہین۔ لیمونیڈ اور سوڈا واٹر بنانے کی کل کہ بوتلون مین ایک آن کی آن مین بہر کر اوسکا سنہ مضبوط بند کردیتے ہین۔ ٹین کے بکس بنانیکا کارخانہ۔ ریشم پہرانے اور صاف کرنیکا آلہ کپٹرے بننے کا آلہ۔ اخبار چہاپنے کا پریس اور اسیطرح انواع واقسام کی صنعتون کی کلین کہ لکہنے مین نہین آسکتین کمال آسانی سے ان کلون اور کامونکو بناتے تھے بہت مفصل سامان تہا۔ اس نمائشگاہ کا اہتمام اور افسری بزرگان انگلش مثل لارڈ گرینول وزیر دول خارجہ وغیرہ

[1] ناصرالدین شاہ قاچار [illegible]

اشخاص سے متعلق ہے وہ لوگ بھی ہمارے آگے آگے چلتے تھے ولیعہد انگلینڈ وغیرہ سب
صاحب موجود تھے۔ خوب تماشا دیکھکر بہت سیڑھیان چڑھکر اوپر کئے درجہ مین ایسے ہالون مین
پہنچے کہ سب تصویرونکے پردون سے آراستہ تھے۔ تصویر دار روغنی پردے نہایت ممتاز تھے
کہ ہمنے کہین اس خوبی کے پردے نہین دیکھے ان نقشون اور تصویر دار پردون کے پریذیڈنٹ
شاہزادہ الفرڈ بادشاہ انگلینڈ کے فرزند ہین جو کہ امیر البحر ہین اور ان نقشونکو بحری افسرون اور
جہازی عہدہ دارون نے کہ ہر ایک نے اپنی طبیعت سے نقاشی کی ہی یہان بھجا ہی غرضکہ
ان کمرون سے نکلکر ہم اون دالانون مین پہنچے کہ نیچے کے کارخانون کا بنا ہوا اسباب
وہان لاکر بیچنے کیواسطے رکھتے ہین۔ عورتین اور حسین حسین میمین نیچے کے کارخانونمین
اور اوپر اسباب بیچنے مین مشغول تھین وہان سے نکلکر ہم ایک بہشت کی مثل جگہہ مین پہنچے
یہہ سب دالان اور عمارتین اور کارخانے مختلف اور عجیب ترکیبون سے گیاسی روشن تھے
کنسرٹ کی اصل ایک بہت بڑے احاطہ مین ہی کہ اوسکی چھت گنبد کے طور پر اور بہت وسیع
اور بلند ہے۔ اس گنبد کے دور مین سات درجے ہین یعنے اوپر نیچے سیڑھیان کہ سب
آدمیون کے بیٹھنے کیجگہہ ہے۔ سب خوبصورت اور آراستہ عورتون سے اور شرفا اور
بزرگان شہر سے بھرے ہوئے تھے۔ زمین کا سطح بھی عورتون اور مردون سے پر تھا
بہت سے لیمپ گیاس کے روشن تھے۔ ہم پہنچے گئے اوس مجمع کے اندر کرسیان
بچھا رکھی تھین۔ ولیعہد انگلشیہ کے ساتھ ہم سب ترتیب سے کرسیون پر بیٹھے۔ ہمارے سامنے
ایک بہت بڑا ارگن باجہ تھا ایک مکان کی برابر ہے اور لوہے کے ستون اور نلیان رکھتا ہی
باجہ کی آواز امین سے نکلتی تھی جنگل کے درخت کے مثل ہی۔ عمارت کی دیوار کے ایک
ضلع سے ملا ہوا تھا۔ ارگن کے دہنے بائین آٹھ سو میمین اور عورتین نہایت حسین چار سو ایکطرف
اور چار سو ایکطرف سیڑھیون پر بیٹھی تھین سبکا لباس سفید مگر چار سو آبی حمائل ڈالے ہوئے
اور چار سو قرمزی۔ اور ان عورتون کے پیچھے لڑکے نہایت پاکیزہ لباس پہنے ہوئے وہ بھی

آٹھ بجے تھے یہ سب ملکر نہایت خوش الحانی سے باجہ اور ارگن کے سروں پر گاتے تھے ارگن کو ایک آدمی بجاتا تھا اوسکی آواز بہت دور جاتی تھی بہت خوب بجایا لیکن اُسمین ہوا بھاپ کے زور سے بجتے ہین ورنہ ایک شخص پانون سے یا ہاتھ سے کیونکر ہوا بھر سکتا ہی نیچے کے درجہ مین بہت سے باجے والے تھے ایسی مجلس ابتک کسی نے نہین دیکھی ہی بارہ ہزار آدمی تھے کسیکی آواز نہین نکلتی تھی اپنے کوئی بات نہین کرتا تھا سب اطمینان سے سنتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے ایک گھنٹہ سے زیادہ طول ہوا تمام ہونیکے بعد مین مکان پر جاکر سو رہا۔

اٹھائیسوین ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ

آج ظہر سے دو گھنٹہ بعد ہم قصر ونڈسر کو لشکر کے دیکھنے کیواسطے جائین گے کہ بادشاہ ملاحظہ کرانا چاہتے تھے۔ صبح کو سوتے سے اُٹھتے ہی وزیر ہند اور وزیر دول خارجہ اور وزیر اعظم انگلینڈ حضور مین آئے بہت صحبت رہی ڈیڑہ گھنٹہ صرف ہوا صدر اعظم بھی تھا بہت اچھا جلسہ رہا۔ پھر ہم کھانے پر گئے صدر اعظم نے آکر عرض کیا کہ وزیر ہند منتظر ہی چاہتا ہی کہ اپنے ماتحتونکو پیش کرے۔ اور انگلینڈ کے شہرونکے رؤسا اڈریس یعنے عریضہ تہنیت ورود لائے ہین پڑہنا چاہتے ہین۔ ہم ہال مین گئے۔ انگلینڈ کے بڑے بڑے شہرون سے وکلاء آئے تھے تہنیت ورود عرض کی۔ ایران کی سفارت کے ممبر پیش ہوئے۔ لندن نے یہودی اور منچسٹر وغیرہ کے مجوسی یعنے پارسی اور ارمنی سب اڈریس اور اسپیچ لائے تھے سب نے عرض کیا۔ بعد کو وزیر ہند نے اپنے ماتحتونکو پیش کیا بہت آدمی تھے۔ منجملہ اون کے کرنیل ... جے گولڈ سمیڈ۔ کی۔ سی۔ ایس۔ آئی تھا جو سیستان اور بلوچستان کے سرحد کو گیا تھا۔ اور طہران کے ٹیلی گرافر وغیرہ یعنے افسران تار برقی تھے۔ پھر ہم گاڑی مین سوار ہوکر ریل کے اسٹیشن کو گئے۔ ولیعہد انگلش اور روس اور اونکی بیبیان وغیرہ اور اکثر ہمارے ملازم ساتھ تھے سوار ہوکر ونڈسر کو چلے۔ قصر ونڈسر حقیقت مین ایک مضبوط قلعہ ہی

قدیم سے پتھر کا بنایا ہے ایک بلندی پر واقع ہی قصر کے زینے پر ہم اوترے بادشاہ پھر زینے کے نیچے تک استقبال کو تشریف لائے تھے انکا ہاتھ پکڑے ہوئے ہم اوپر گئے اور بھی سب صاحب آئی تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر ہم دونون ولیعہدون اور سب صاحبونکے ساتھ نیچے آکر گھوڑے پر سوار ہوئی۔ مین اسپ یمین الدولہ پر سوار ہوا سب جنرل اور عہدہ داران انگلش جنگی سوارونکے ایک رسالہ کے ساتھ آگے آگے ہوئے عمارت کے سامنی کی لمبی پارک مین ہوکر پارک کے آخر مین جانیکے واسطے کہ وہان پریڈ کا وسیع میدان ہی روانہ ہوئی ٹھیک تین میل راستہ تہا راستے کے دونو طرف عورت اور مرد اسطرح کہڑے تھی کہ نکلنے کی مجال نہ تھی اور برابر ہُرّے پکارتے تھی اسطرح کے انکی آواز سے ہمراہیونکے گھوڑے بھڑکتے تھے اور وحشت کرتے تھے مگر میرا گھوڑا سفر کی طول اور اُس صدمہ کے باعث جو اُسنے دریا اور ریل مین دیکھا تھا کسیطرح نہین بھڑکتا تھا چپ چاپ تھا غرضکہ ہم اوسیطرح پارک کے آخر تک پریڈ کے میدان کے قریب تک گئے وہان کہڑے ہورہی تاکہ بادشاہ اور دونون ولیعہدونکی بیبیان جو اونکے ساتھ ایک گاڑی مین بیٹھی تھین پہنچ جائین جب وہ قریب آگئے ہم بھی آگے چلے پھر بادشاہ ہمارے پیچھے پیچھے تھے پریڈ کے میدان مین پہنچے ایک وسیع چمن تھا اسکے دور مین درخت اور جنگل ہی ایک طرف مین نیم دائرے کے طور پر عورتین اور مرد تماشائی اسقدر کہڑے تھے کہ گنتی نہ تھی دس پندرہ بنگلے چوبی وغیرہ خیمہ کے مثل برابر برابر بنائی تھے کہ مرد اور شرفا و اکابران ملک کی عورتین آگے پیچھے درجہ بدرجہ بیٹھی تھین شیر و خورشید کے نشان کی جھنڈیان یعنے ایران کا مارک اور انگلینڈ کا نشان ہر جگہہ اس نصف دائرے کے آگے لگائی تھے۔ دو بڑے نشان بھی ایک ایران کا دوسرا انگلینڈ کا دائری کے مرکز مین کہڑے تھے کہ ہم وہان کہڑے ہون غرضکہ ہم پہنچکر بیرق کے نیچے کہڑی ہوئی بادشاہ بھی اک گاڑی مین کہڑے ہوئی صاحب سلامت ہوئی پھر مین اور دونون ولیعہد اور ڈیوک آف کیمبرج وغیرہ جا کر لشکر کے صفونکے آگے سی گذر کر پھر آکر بادشاہ کی گاڑی کے قریب کہڑے ہوئی آج آسمان پر ابر اور مینہ برسنے کو آمادہ تھا ہمنے خدا کا شکر کیا کہ مینہ نہین آیا۔ سات آٹھ رجمنٹین

تھین تین چار شاہی پلٹن کہ نہایت عمدہ وردیان اور بڑے بڑے بالونکی ٹوپیان ریچھ وغیرہ کی کہال کی پہنے تھے نہایت مہیب ٹوپی تھی یہہ پلٹن بہت اچھی تھین۔ دو پلٹن اسکاٹلینڈ کے لباس کی تھین۔ ایک اور پلٹن ولیعہد انگلینڈ کے نام‌ز‌د ہی کہ سب پلٹنین ملاکر قریب ۸ ہزار آدمی کے ہوتے تھے بہت اچھی قواعد کی چند دفعہ میدان کا دورہ یعنے مارچڈ رونڈ کیا پہر جاکر فیر کئے ایک مرصع تلوار مینے اپنے ہاتہہ سے ڈیوک آف کیمبرج سپہسالار انگلش کو دی بادشاہ سے بہت باتین ہوئین غرضکہ قواعد تمام ہونے کے بعد کہ غروب کے قریب دن تھا مین معہ ونواب ولیعہد اور ڈیوک آف کیمبرج وغیرہ کے قصر ویندزور تک کہ تین میل راہ ہی تمام راستہ چمن اور آدمیونکی بہیڑ سے پر یہہ طے کرکے آخر قصر تک پہونچے اوترکر اوپر گئے کیقدر خلوت کے کمرے مین آرام کیا آدہے گہنٹے کے بعد پہر ہم بادشاہ کے پاس گئے اونسے رخصت ہوکر ریل پر گئے آجکی رات ہم لارڈ گرینول وزیر دول خارجہ یعنے فارن سکرٹری کے گہر ڈنر اور بال کیواسطے موعود ہین چونکہ ولیعہد اور اونکی بیبیان تہکے ہوئے تھے ونڈسر سے تار دیا تہا کہ آجکی شب دعوت موقوف رہی اس تار کے سبب سی مینے شام کا کہانا مکان پر کہایا مگر چونکہ شب نشینی اور بال مین آنیکا مینے وعدہ کرلیا تہا شبکو وزیر دول خارجہ کے مکان پر گیا مجلس بال فارن آفس مین تہی ولیعہد وغیرہ بہی موجود تھے ہم وہان گئے نہایت عمدہ اور عالیشان عمارت ہی وزیر خارجہ کی بی بی نی استقبال کیا اوسکے ہاتہہ مین ہاتہہ دیکر ہم زینون سے اوپر گئے بہت پہول اور درخت زینون اور گذرگاہون مین رکہے ہوئے تھے۔ تمام شرفاء انگلینڈ کی عورتین اور مرد اور سب غیر سلطنتون کے ایلچی معہ اونکی بیبیونکے موعود تھے۔ ہم ایک کمرے مین جاکر بیٹھ گئے ایک مینہ کے دور مین کرسیان تھین۔ پہر ہم اوٹہکر فارن سیکرٹری یعنے وزیر خارجہ کی بی بی کا ہاتہہ پکڑکر سب کمرونکے دور مین اور زینون مین پہری۔ پہر سب سے سلام وتعارف کرکے مکان پر جاکر سو رہے۔

اونتیسوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ

آج ہم گرین وچ کو جاوینگے۔ نہ تو شہر سے قریب ہی نہ خارج شہر ہے دریای ٹائمز کے کنارے پر
واقع ہی اور حقیقت مین شہر کے دور محلون مین شمار ہوتا ہی صبحکو مین سویرے سوتے سے اٹھا۔
صدر اعظم نہین تہا۔ معتمد الملک اور لارڈ مہماندار کے ساتہہ گاڑی مین بیٹھہ کر روانہ ہوئی شہر کے
کوچونسے گذر کر پرانے لندن مین داخل ہوئے مشہور بازار رجنٹ اسٹریٹ سے کہ سب دکانین
خوشنما تہین گذرے سب خرید و فروش یہان ہوتی ہی بہت مشہور بازار ہے اسقدر بہیڑ اور جمعیت
اور گاڑیان تہین کہ انسان حیران اور مبہوت ہوتا تہا پہر ہم بازارونمین سے نکلکر پرانے لندن
کے قلعہ مین داخل ہوئی قلعہ کا گورنر جو ایک جنرل ہی شہر کے سب اعیان و اشراف سمیت حاضر
ہوا۔ قلعہ کی دیوار اور برج سب پتہر کے ہین۔ قدیم بادشاہون کے ہتیار اور جواہرات سب
وہان رکہے ہین مینے چاہا آج ہی سیر کرون مگر فرصت نہین ہوئی غرضکہ دریای ٹائمز کے
کنارے پر پہونچے ایک پلٹن سپاہیونکی معہ باجہ وغیرہ کے کہڑی تہی جمعیت بہی اسقدر تہی
کہ انسان کو حیرت ہوتی تہی دریا کے کنارے پر سب جگہہ فرش کرکے جہنڈیان نصب کی تہین
انگلینڈ کے کمیشن افیسر اور بڑے آدمی سب حاضر تہے ایک نہایت عمدہ اسٹیمر ہمارے واسطے
حاضر کر رکہا تہا ولیعہد انگلینڈ اور ولیعہد کس معہ اپنی بیبیون وغیرہ کے سب ہم سے پہلے
آکر دوسری کشتی مین بیٹھے ہوئے تہے جب ہم پہونچگئے تو سب ہمارے ہمراہی اور شاہزادہ
عماد الدولہ کے سوا حاضر ہوئے ہم کشتی مین سوار ہوئی ہوا بہت ٹہنڈی تہی بڑی آندہی
آتی تہی کشتیون اور کارخانونکے دہوئین کو ہمارے اسٹیمر مین لاتے تہے یہہ دریای ٹائمز
جزر و مد رکہتا ہی صبح سے ظہر تک پانی بڑہا ہوا ہوتا ہی عصر سے پانی کم ہوتا ہی اسقدر کہ ایک گز
اور دو گز کا فرق ہوجاتا ہی۔ انگریزونمین سے ٹوکسن اور طامسن اور لارن سون وغیرہ حاضر تہے
ہماری کشتی آگے اور ولیعہدونکی کشتی پیچہے ہوکر روانہ ہوئی اسقدر تماشائی دخانی اور
بادی کشتیونمین تہے کہ شمار نہ تہی۔ چہوٹی اور بڑی بوٹین بہت تہین اور سب ہمارے ساتہہ
آتی تہین ہم لندن کے بیچ مین سے گذرے دریا کے دونو طرف سراسر مکانات اور کارخانے

اور عالیشان عمارات ہین ہم ڈک یعنے گودی مین داخل ہوئے لفظ ڈک ایسے تالاب کے
معنے مین ہے جو کشتیون کیواسطے بنا ہی ہین دخانی وغیرہ کشتیونکو وہان بناتے ہین
اور اوسمین لنگر ڈالکر سوداگری مال کی بہرتی کرتے ہین یا مال سے خالی کرتے ہین سوداگری
مال کی گودام بھی ڈک کے کنارے پر بنے ہوئے ہین بہت بڑے جر ثقیل کی کل رکہتے ہین
کہ سوداگری مال کو کشتی سے خشکی مین یا کنارے سے کشتی مین بآسانی لاد دیتے ہین اور ان ڈکون
کے واسطے ایک دروازہ لوہے کا دریا کی طرف بنایا ہی کہ کشتیونکے گذرنے کے وقت آسانی
سے کہلتا ہی اور بند ہوتا ہی اسکا عرض کم ہے بڑا جہاز بدشواری داخل ہوتا ہی اسقدر اشخاص
اور کشتیان دیکہی گئین تعجب ہوتا تہا کہ یہ مخلوق سب کہان بہری ہوئی تھی اور سب آدمی
باتمیز تھے خوبصورت عورتین بہت تہین غرضکہ پہر ڈک سے باہر نکلکر دریای ٹائمز مین داخل
ہوکر روانہ ہوئے۔ اوسیطرح کشتیونمین جمعیت تہی کیا ہمارے ساتہہ آتے تھے اور کیا راستہ
کے دونو طرف کہڑے ہوکر تماشا دیکہتے تھے سب جگہہ توپ کے فیر کرتے تھے بہت راستہ
چلکر ہم گرین وچ مین داخل ہوئے۔ یہان انگلینڈ کا بحری مدرسہ ہی اور بڑی بڑی عمارتین
کشتی سے اوترکر ہم وزیر بحری کی عمارت مین گئے کہ بہت بڑی اور پورانی عمارت ہی
دوسو برس ہوئی بنائی گئی ہی ولیعہد مع اپنی عورتون وغیرہ کے موجود تھے اس ہال مین
قدیم افسرونکی تصویرین اور بعض بحری لڑائیونکے نقشے ہین ایک شاہ نشین تہا جسمین
چند سیڑہیان تہین ہم اوسپر گئے وہان حاضری کی میز ہمارے واسطے لگا رکہی تھی شاہزادون
وغیرہ کے ساتھ ہم وہان بیٹھے۔ اور سب آدمیونکی حاضری کی میز بہت لمبی تہی بہت عورت اور
مردون نے کہانا کہایا۔ کہانیکے بعد لارڈ نلسن کے خون آلودہ کپڑے جو ایک صندوق مین تھے
ہمکو دکہائے۔ گولی اوسکے شانے کے جوڑ مین لگکر شانہ مین سے ہوکر نکل گئی تھی اور اوسکا
سفید واسکٹ جو خون آلودہ تہا پہٹ گیا یہ لڑائی ٹرافالگر کی مشہور ہے کہ انگلینڈ کے جہاز
فرانس اور ہسپانیہ کے ساتہہ لڑے تھے اور باوجود اسکے کہ لارڈ نلسن مارا گیا پہر فتح

انگریزون سے نئے ہی کی غرضکہ پہر ہم وہان سے چلے ولیعہد اور اونکی بیبیان تو رخصت
کر کے چلے گئے مینے چاہا کہ رصد خانہ کو جاؤن - اول مدرسہ بحری کی پریڈ کو گئی ایک
بہت بڑا جنگی جہاز معہ تمام سامان کے بحری شاگردونکی تعلیم کیواسطے پریڈ کے بیچ مین تہا
کہ وہان شاگرد ہاتہہ کی صفائی کی مشق کرتے ہین بقدر پانسو کے بحری طلبہ بھی صف
باندہے ہوئے موجود تھے ہم ٹہر کر کہڑے ہو رہے کیسقدر قواعد کی پہر ہم گاڑی پر سوار
ہو کر رصد خانہ کے برج کو روانہ ہوئے ایک بلند پہاڑی پر بنا ہوا ہی اوسمین سیڑہیان
ہین بڑی بڑی دوربینین ایک برج کی مثل مکان مین لگائی ہین کہ اُس برج کو کل سی پہراتے
ہین اور جسطرف چاہتے ہین دوربین پہر جاتے ہین - منجم باشی یعنے مہتمم رصد خانہ ایک نامی
آدمی ہی کہ کتنے ہی دفعہ غبارے مین بیٹھکر آسمان کیطرف گیا ہی - شہر لندن اور دریای
ٹامز کے اطراف کیجانب نہایت خوشنما جہروکے ہین - پہر ہم نیچے اوترکر گاڑی پر سوار ہو کر
گہاٹ پر گئے اوسی کشتی مین سوار ہو کر روانہ ہوئے دریا کا پانی عصر کے قریب جزر و مد کے
سبب سے کم ہو جاتا ہی - اسدفعہ جو ہم ڈکون مین سے ہو کر واپس نہین آئے اور دریا کے
سیدہے راستے سے گئے تو کئی بڑے بڑے آہنی اور سنگین پلونکے نیچے سی نکلے حد سی زیادہ
بہیڑ کہڑی تھی آخر ہم پارلیمنٹ کے سامنے پہنچے ایک عجیب اور عالیشان عمارت ہی اونچے
اونچے برج رکھتی ہی - ساٹہہ لاکہہ روپیہ اُسکی تعمیر مین خرچ ہونا بیان کیا پارلیمنٹ دریای ٹامز
کے داہنی طرف ہی اور اوسکے مقابل بائین طرف سینٹ طامس اسپتال ہی نہایت عالیشان
عمارت ہی کشتی سے اوترکر گاڑی پر سوار ہو کر ہم مکان کو روانہ ہوئے رات کو اسی ہمارے
مکان کے اوپر کے درجے مین بال کی مجلس ہی رات کو ہم اوپر گئے سب آدمی تھے ہم ولیعہد
کی بیبی کا ہاتہہ پکڑکر مجلس مین گئے ہم بیٹھ گئے اور سب آدمی بال کا معمولی ناچ ناچے
پہر کو ایک شخص اسکاٹلینڈ کے باشندے نے اسکاٹ لباس سے آکر بلند آ[illegible] باجا ایرانی
سور[illegible] کے مثل آواز دیتا تہا - شاہزادہ الفرڈ اور شاہزادہ آرتہر اور بعض اور لوگ اُنکو سی

ناچ ناچے غرضکہ اس ناچ کے بعد مجلس متفرق ہوگئی ہم دوسرے کمرے مین دعوت شب کیواسطے گئے کہانا اور میوہ میز پر چنا ہوا تہا سب نے کہایا شاہزادہ ہندی بھی تہا۔ پہر مین نیچے آکر سو رہا۔ کل ہم لیورپول اور منچسٹر اور قصر ترنتام کو جو ڈیوک آف سدرلینڈ کی ملک ہے جائینگے۔

روز پنجشنبہ سلخ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ

صبحکو سویرے مین سوتے سے اٹہا گاڑی پر سوار ہو کر چلے معتمد الملک اور لارڈ مورلی گاڑی مین بیٹھے صدر اعظم اور شاہزادے اور اکثر لوگ لندن مین رہ گئے غرضکہ ہم رجنٹ اسٹریٹ سے ہوکر نکلے کہ نہایت عمدہ عمدہ دکانین دنیا کے تمام اشیاء اور اسباب سے پُر رکہتا ہی ایک ہوٹل بھی بہت عالیشان کہ اغلب اہل امریکا وہان اُترتے ہین اسی بازار مین دیکہا گیا جسکا نام امریکن ہوٹل ہی غرضکہ ہم یہان سی بھی گذر کر اسٹیشن پر پہونچے۔ اور ریل مین بیٹھکر روانہ ہوئے لندن سے لیورپول تک پانچ گہنٹہ کی راہ ہی اور ڈیڑہ سو میل مسافت آج ریلگاڑی پہاڑ کے بہت سوراخونمین سے نکلی زمین پست اور بلند اور ہر جگہہ جنگل اور سبزہ اور زراعت اور آبادی ہی چہوٹے اور بڑے شہرونمین سے جو سرراہ تہی ہم گذرے۔ شہر اسٹوک بھی جس مین چینی سازیکا بہت بڑا کارخانہ ہی سرراہ تہا انگریزی چینی وہان بناتے ہین۔ شہر لیورپول کے نزدیک ایک لمبے سوراخ سے گذر ہوا کہ پانچ منٹ کا عرصہ لگا سوراخ سے نکلنے کے بعد بلا فاصلہ لیورپول کا اسٹیشن دکہائی دیا حد سے زیادہ جمعیت حاضر تھی آج راستہ کے بیچ مین ایک بہت بڑی لمبے پل سے عبور ہوا جو دریای مرسی کے اوپر بنا ہوا ہی یہی ندی شہر لیورپول کے بیچ مین سے گذر کر سمندر مین داخل ہوتی ہی ندی کا طول زیادہ نہین ہی مگر بہت چوڑائی اور بڑائی غرضکہ ہم اسٹیشن سے نکلکر گاڑی پر سوار ہوئے۔ گورنر شہر اور کمیشن افیسر اور بزرگان لیورپول اسٹیشن پر حاضر تھے گورنر گاڑی پر سوار ہوکر آگے ہولیا ہم بھی پیچھے پیچھے اور معتمد الملک اور لارڈ مورلی ہمارے آگے آگے تھے لیورپول ایک شہر اور انگلش تجارت گاہ کا بڑا بندر ہے۔ اغلب امریکا سے لین دین اور

آمدرفت رکھتے ہین امریکا سے گیہون اور روئی کی تجارت زیادہ کرتے ہین۔ انگلستانکی زراعت
کے گیہون انگریزون کی خوراک کو کفایت نہین کرتے۔ تارک وطن لوگ بکثرت انگلینڈ اور پروشیہ
وغیرہ سے اسی گہاٹ سے امریکا کو جاتے ہین حساب سے معلوم ہوا کہ ہر سال دولاکہہ آدمی سے
زیادہ تارک وطن اس بندر سے امریکا کو روانہ ہوتے ہین کہ کوئی ایک ان مین سے پہر اولٹا نہین پہرتا
ملک انگلستان ایک معتبر کمپنی مہاجرین کے بہیجنے کیواسطے رکہتا ہی دو بڑے بڑے جہاز بھی
ہجرت کرنیوالونکے ندی مین شہر کے آگے لنگر ڈالے ہوئے تھے آج صبحکو جانا مقرر ہوچکا تہا مگر محض
ہماری دیکہنے کو رہ گئے ہین آج رات کو جاوینگے ان دو جہازون مین سے ایک کا نام اوشینہ ہے
بہت بڑا اور ہزار آدمی تارک وطن اوسمین تھے خلاصہ اسقدر جمعیت راستہ کے دونو طرف تھی
کہ شمار نہ تہا اور راستہ کو تنگ کر دیا تہا گاڑی گذر نہین سکتی تھی کہڑکیون اور کوٹہونکے اوپر سے
اور بازارون سے اسقدر شور و پکارتے تھے کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے کوئی بڑہیا یا بچہ شہر
مین ایسا نہ تہا کہ تماشا دیکہنے کو نہ آیا ہو تجارت اور صنعت کا شہر ہے کاریگر لوگ بہت ہین
لندن کے رہنے والونکی نسبت اوہر زیادہ مفلس دیکہے گئے کہ اونکی صورت سے ظاہر تہا کہ معاش
کو سختی سے بسر کرتے ہین۔ ہم ایک میدان گاہ مین پہنچے وہان اوترکر عمارت سینٹ جارج
مین داخل ہوئے وہان ایک لمبا ہال اور اوپر کے درجہ مین ایوان تہا ہال کے پلیٹ فارم یعنی
چبوترے پر ایک تخت بچہا ہوا تہا ہم وہان بیٹھے عورتین اور مرد ہال مین بہرے ہوئے تھے
گورنر نے اڈریس پڑہا ایران اور انگلینڈ دونون سلطنتونکے اتحاد کی نسبت تقریر کی ہمنے بھی
جواب دیا۔ راولنسن نے ترجمہ کیا مسٹر طامسن اور ڈکسن وغیرہ بھی حاضر تھے بعد کو اٹھکر پھر
سوار ہوکر ہم گورنر کے مکانکو گئے بہت اچھی عمارت تھی کسیقدر کمرے مین ٹہرے تہوڑا سا
پسینہ بھی [illegible] پہر ہم وہان سے ایک بہت بڑے ہال مین گئے حاضری کی میز لگائی ہوئی تھی
ہمنے بیٹھکر میوہ وغیرہ کہایا حاکم نے ہماری سلامتی کا جام کہڑے ہوکر پیا بعد اسکے کہانیکا
جلسہ تمام ہوا۔ بڑا مجمع میدان اور عمارت کے احاطہ مین جمع ہوا تہا ہمنے کہڑکی مین جاکر اون

جمع شدہ آدمیون سے تعارف کیا پہر مین دوبارہ خلوت کے کمرے مین جاکر کسیقدر ٹہر کر نیچے اوترا گاڑی پر سوار ہوکر ندی کے کنارے پر جانیکو روانہ ہوئے وہان کشتی مین سوار ہوئے اور سب آدمی بھی آگئے دریا کے دہنہ تک جاکر ہم پلٹ آئے ندی بہت چوڑی اور شہر کے دونو نطرف ہی شہر کی ہوا سرد تھی - پہر ہم اولٹے پہر کر گاڑی مین بیٹھکر شہر کے بیچ مین سے گذر کر اسٹیشن کو گئے ریل مین سوار ہوکر جس راہ سے ہم آئے تھے اوسی سے پلٹ کر تین گھنٹہ کے عرصہ مین قصر ٹرنٹام مین جو ڈیوک آف سٹرلینڈ کی ملک ہی پہنچے ریل باغ کے دروازہ پر ٹہرے ڈیوک اور اونکے متعلقین وماتحت حاضر تھے ہم بگہی پر سوار ہوکر چلے سراسر چمن اور خیابان اور ہرن جو ونڈسر مین دیکھے تھے یہان بھی تھے چمن مین چرتے تھے ڈیوک نے باغبانون اور مکان کے محافظونکے واسطے جابجا مکان بنائے ہین ایک ہوٹل بھی بنایا ہی ایک چھوٹا گرجا بھی رکہتے ہین غرضکہ ہم قصر مین پہنچے وہان اوتر کر کمرونمین داخل ہوئے - وہان سے خاص گرم خانے مین گئے جو عمارت کے اندر تہا پہولونکی قسمین اور کہجور وغیرہ کی درخت وہان دیکھے گئے کہ اور کسیجگہہ نہ تھے ایک مدور چھوٹا سا حوض بیچ مین تھا - سنگ مرمر سے ایک برہنہ عورت فوارے پر بیٹھی ہوئی بنائی تھی اوسکے نیچے سے پانی جاری تھا نہایت صاف پہولونکی بو وہان مہکی ہوئی تھی بخصوص ایک قسم کے سفید اور ابلق جاپانی تخم کے بڑے بڑے زنبق کہ حد سے زیادہ خوبصورت اور معطر تھے وہان کسیقدر بیٹھکر ہمنے حقہ پیا پہر ہم عمارت کے دروازے کے آگے گئے کہ ایک بہت بڑا باغ ہے گر سرد اور کاج کے چھوٹے چھوٹے درختون اور نارنگی کے درخت کے مشابہ درختون کا کہ بڑے گملونمین لگاکر باغچونمین رکہے تھے اور انکے سر کو گول تراشا تہا اور انواع واقسام پہولون سے بہرے ہوئے باغچے بہت خوبصورت اور وسیع تھے باقی زمین مین مخمل کی مثل سبزہ اور خیابان بنے ہوئے تھے اور بہت سے فوارے چھوٹ رہے تھے اس باغ اور باغچون کے آگے ایک طولانی اور ٹیڑہی بانکی قدرتی جہیل ہی کہ اوسکے اندر چند چھوٹے چھوٹے جزیرے ہین سب مین جنگل اور پہلوار اور خیابان بنے ہوئے ہین کہ کشتی

ذریعہ سے وہان جاتے تھے۔ اس جھیل کے دور مین ٹیلا یعنے بلندی ہی اوسپر سراسر سبز اور شاداب جنگل ہے اور اس باغ اور باغچونکے اطراف مین انگور کے درخت اور پہولونکے سقف دار چھپا ہان ہین میوہ جات کی ٹٹیون کولوہے سے بنایا ہے۔ انگور کی ٹٹیون اور کیاریونکے اوسطرف ڈیوک کے گرم خانے مین نہایت پاک وپاکیزہ طرح طرحکے پہول اور رنگ برنگ کے پتے امریکہ وغیرہ کے اوسمین لگائے ہین کیلہ جو کہانے کی عمدہ چیز ہے اور چہوٹے کچھے کدو کی مثل مگر اوسکے چہلکے کا رنگ جب زرد ہوجاتا ہی اوسوقت پکتا ہی خربزہ کا مزہ دیتا ہے اور نرم چیز ہے یون ہی انگلی سے چہیلکر کہا سکتے ہین کسیقدر ثقیل ہے ہندی زبان مین موز[لہ] کہتے ہین اور ایران کے مقبوضہ بلوچستان اور مکران مین بہت ہوتا ہی اور شلیل یعنے شفتالو اور ہلّوچو ایک قسم آلوچہ کی گوندنی کے مشابہ مگر بہت بڑی ہی اور سفید وسیاہ انگور انجیر آڑو اسٹابری عناب کہیرے وغیرہ ہوتے ہین اور یہہ میوہ جات سب کچھے اوہ کچے اور پکے گرم خانہ مین بکثرت پیدا ہوتے ہین ایک بیحد ارکل کو جو لگائی ہوئی ہے باغبان پہراتا ہے کہڑکیان کہل جاتی ہین اور شیشہ کی چہت بلند ہوکر پہر بند ہوجاتی ہی۔ غرضکہ ہم عمارت کے کمرے مین آئے نہایت عالیشان اور پر اسباب ہوادار کمرے تھے بہت اچہی اچہی تصویرونکے پردے ہین انگلینڈ کا کانسل جنرل جو مصر مین تہا ابہی یہان آیا ہے۔ ارل شر وزیری اسٹانٹن کہ شرفاے ملک مین سے ہے اور اسی قرب وجوار مین مکان وباغ سوتر یعنے سوٹ زرلینڈ کیطرحکا رکہتا ہے وہ بھی تہا۔ ایک شخص انگریز جو انگلش اور فرانسہ کی لڑائی سے پہلے چینیونکے ہاتھہ مین گرفتار ہوگیا تہا اوسکا نام ایچ۔ بی۔ لوچ اسکوٹر سے۔ بی۔ ہے۔ داڑہی لمبی اور بڑی رکہتا ہی وہان موجود تھا اوسکی اسیری کے حالات مینے دریافت کئے کہتا تہا چینی لوگ قید مین ہمکو بہت ستاتے تھے۔ بعض لوگ شرفاے انگلش سے بھی وہان حاضر تھے جو برسون سے ڈیوک کے رفیق اور مصاحب ہین۔ ڈیوک کا بہائی اور بھتیجا اور بیٹا بھی موجود تھے۔ ڈیوک کے بیٹے کا نام مارکوئیس ڈی اسٹافرڈ ہے۔ اور ڈیوک کے بڑے بہائی کا نام لارڈ البرٹ گوئر اور چہوٹے بہائی لارڈ رنالڈ ہین۔ غرضکہ رات کو نہایت عمدہ

[لہ] موز عربی مین کیلا کہتے ہین ۱۲

کہانا کہایا گیا بہت اچھی روشنی تھی ہمنے سیر کی۔ ایک جگہہ انٹا یا گیند کہیلنے کیواسطے بنائی ہی اسطرح کہ بیچ مین لمبا تختہ بیچ مین سے خالی ہی طرفین مین ادہر ادہر دو لین ہین لکڑی کی بہت سی چہوٹی بڑی گولیان انکے اندر رکہی ہین۔ اس لین کے دونو طرف کی زمین پر تختہ بچہا ہوا ہی ڈہلوان ماہی پشت کے مثل۔ اسکے دونو طرف نہر ہے۔ گولی کو زور سے مارنا چاہیئے کہ ان نشانو نپر جو آخر مین لگے ہوئے ہین جا کر لگے۔ جو گولی نشانہ پر لگتی ہے جیت لیتے ہین اور جو نہین لگتی ان نہرو مین جا پڑتی ہی کہیلنے والے اشخاص دو پارٹی ہوجاتے ہین۔ ایک پارٹی چوبی لین کے اسطرف دوسری اسطرف کہیلتی ہے۔ چند آدمی آخر مین بھی کہڑے ہین جگولیونکو لین مین ڈالدیتے ہین وہ آپ کہیلنے والونکے پاس چلے آتے ہے اور نشانے بھی جو لگ کر گر پڑتے ہین دوبارہ اٹہاکر لگادیتے ہین۔ ہم وہان گئے اس عرصہ مین ڈیوک اور سب آدمی آگئے مینے ڈیوک سے کہا آپ خود کہیلئے ایک دفعہ ہی ڈیوک اور سب انگریزون نے کپڑے اتار کر ٹوپی سر سے اٹہاکر کہیلنا شروع کیا بہت اچہا اور تماشے کا کہیل تہا۔ ڈیوک کے گہر کا ناظر کہ چند روز قبل جنگل مین اسکے آدمی کے ہاتھ سی بندوق کی گولی چہٹ کر اسکی ٹانگ مین لگ گئی تھی لنگڑاتا تہا۔ اسکا نام ایچ رائٹ تہا۔

غرہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۹۰ھ

صبح کا کہانا مکان پر کہاکر ریل مین سوار ہوکر ہم شہر منچسٹر کو گئے ریل بہت تیز جاتی تھی اکثر پیشخدمت وغیرہ مکان پر رہگئے۔ آج بھی بعض اندہیرے سوراخو نمین سے ریل نکلی شہردان اور آباد مقامات سے گذر کر ہم پہلے کارخانہ کرو مین گئے۔ بڑی ریل سے اوتر کر ایک چہوٹی سی ریل مین سوار ہوئے جو کارخانہ کے اندر جاتی تھی بہت خوبصورت اور نئی چیز تھی مگر ہم جلدی اوتر کر کارخانہ کی سیر کو چلے گئے وہان ریل کے انجن اور پہیونکا اسباب اور دخانی گاڑیان بناتے ہین ہم۔ اور نہایت آسان طور سے بہت بڑے اور موٹے لوہے کو گرم گرم جو سرخ تہا آرے سی کاٹتے تھے اور بیلن سکے نیچے لیجاکر دباکر تختہ بناتے تھے تعجب ہوتا تہا اسیطرح وہ لوہا جسکو زنجیر

بنانیکے واسطے ایک لمبا تار کہینچکر باریک کرتے تھے ایک منج سانپ کی مثل تہا جو زمین پر
چلتا ہوا اور لوہے کے تختونکو وصل کرنے اور برانے اور جمع کرنیکے واسطے ایک کل دو مینڈہونکی
مثل تھی کہ باہم ٹکر لڑتے ہون اُن تختون کو اوسکے بیچ مین رکہدیتے تھے اور وہ مینڈہے چوٹ
لگاتے تھے۔ غرضکہ تماشا دیکھنے کے بعد باہر آکر ہم دوسرے کارخانومین گئے جہان اسباب کو
صاف اور سوہن کاری کرتے تھے اوسکی سیر کی پہر وہان سے ریل مین سوار ہوکر منچسٹر کو
گئے۔ قصر ٹرنٹام سے منچسٹر تک ڈہائی گہنٹہ کا راستہ ہی۔ اسٹیشن پر پہونچے یہانکی جمعیت
اور تماشائی لیورپول سے زیادہ تھے۔ شہر منچسٹر کے در و دیوار کارخانونکے کثرت کے
باعث کوئلے کے مثل سیاہ ہین یہانتک کہ آدمیونکے چہرہ کا رنگ اور لباس بھی سب سیاہ
ہی۔ اور وہان کی سب لیڈیان بھی اکثر سیاہ لباس پہنتی ہین اسوجہ سے کہ جب سفید
یا دوسرے رنگ کے کپڑے پہنتے ہین فوراً سیاہ ہوجاتے ہین شہر کا گورنر اور بزرگ اور شریف
لوگ اور اطراف کے حکام اسٹیشن پر حاضر تھے ہم گاڑی پر سوار ہوکر چلے اور گورنمنٹ ہوس
مین پہنچے۔ ایک بہت بڑا ہال تہا۔ زینے کے اوپر کرسی بچہار کہی تھی ہم وہان بیٹھے گورنر نے اسپیچ کہا
مینے بھی دولت انگلینڈ کے ساتھ اظہار دوستی کی اور اس امر سے رضامندی و خوشنودی کے
بارے مین کہ ملک انگلستان مین ابتدائے ورود سے گورنمنٹ اور ملت کیطرف سے ہمارا کمال
احترام ہوا ہے ایک مفصل جواب دیا۔ راولنسن صاحب نے انگریزی زبان مین ترجمہ کیا سب نے
تحسین کی پہر مین دوسرے کمرے مین جہان کہانا چنا گیا تہا گیا کسیقدر کہانا کہاکر پہر ہم
بگھی پر سوار ہوکر روئی کاتنے کی کارخانہ کی سیر کو گئے بڑا لمبا بازار طے کیا راستہ کے دونطرف
اسقدر ازدحام تہا اور آدمی ہُرّ و پکارتے تھے کہ قریب تہا کان بہرے ہوجائین ہمارے ملنے کا
شوق بہت اظہار کرتے تھے غرضکہ ہم کارخانہ مین پہنچے پانچ درجے تھے ہر درجہ مین ایک کام
کرتے تھے اکثر عورتین کام مین مشغول تہین سوت وغیرہ درست کرتی تہین نیچے کے درجہ مین
روئی کا کپڑا بنتے ہین کہ اس کپڑے کو اور جگہ لیجاکر چہینٹ چہاپ کر تمام دنیا کو بھیجتے ہین۔

نیچے کے کارخانہ مین بہت کیفیت تھی ایک بڑے میدان کی برابر تھا البتہ بقدر دو ہزار کے کپڑا بننے کی کلین تہین ہر کل مین چار عورتین کام کرتی تہین ہمنے سبکی سیر کی ایک دفعہ ہی کارخانہ بند اور چپ ہو گیا لڑکیون اور عورتون اور مردون نے بہت اچھا گیت گایا گانا تمام ہونے کے بعد ہم باہر آکر گاڑی پر سوار ہوکر ریل پر گئے اور ریل مین سوار ہوکر قصر ٹرنٹام کو روانہ ہوئے ڈیڑھ گہنٹہ دن رہے پہنچے نواب ولیعہد وغیرہ اور سب آدمی تھے پیادہ جاکر باغ کی ہرنون کو دیکھکر پہر جاکر کشتی مین بیٹھے ڈیوک آپ زحمت گوارا فرماکر پتوار لگاتے تھے جزیرون مین جاکر پلے پہرے بہت خوشی سے وقت گذارا رات کو کہانیکے بعد پہر آنٹا بازی ہوئی سب صاحب موجود تھے ڈیوک کا بیٹا سب سے اچھا کہیلا۔

روز شنبہ دوم جمادی الاولیٰ ۱۲۹۰ھ

آج ہم لندن جاینگے عصر کے وقت چیس ویک مین ہم ہواخوری اور جلبہ صحبت اور ٹفن یعنے عصرانہ کیواسطے ولیعہد انگلینڈ کے مہمان ہین صبح کو اٹہکر جرٹ پر سوار ہوکر اور ڈیوک سے رخصت ہوکر روانہ ہوئے تین گہنٹے سے زیادہ کا راستہ تہا بعض قصبون اور متعدد سوراخون مین سے گذرے اونمین سے دو سوراخ بہت لمبے تھے ہر ایک مین پانچ منٹ دیر لگی دو تنگ اور لمبے لمبے دروازون سے عبور ہوا درے کی بلندی بھی زیادہ نہ تھی مگر دیوار کے مثل تھا درون مین سے ایک تو تمام پتھر کا تھا دوسرا پتھر اور مٹی باہم ملے ہوئے معلوم ہوتا ہی کہ کس زحمت اور کسقدر خرچ سے ریل کی ان سڑکون کو بنایا ہی غرضکہ ہم شہر لندن کے اسٹیشن مین وارد ہوئے بڑا ازدحام تھا مکان پر پہنچکر ایک گہنٹہ کے بعد چیس ویک کو گئے یہ عمارت اور باغ ڈیوک آف ڈیوانشر کی ملک ہی جو انگلینڈ کے امرا سے ایک شخص اور ڈیوک آف سدرلینڈ کا رشتہ دار ہے اور اوسنے ولیعہد انگلینڈ کو امانتاً دیدیا ہے کہ اونکے گرمیون مین رہنے کا مقام ہے حد سے زیادہ جمعیت کوچون مین اور کہڑکیون مین اور مکانون کی چہتون پر تھی صدر اعظم اور لارڈ مورلی ہمارے ساتھ گاڑی مین تھے ایک گہنٹہ کا راستہ تہا۔ بہت سی گاڑیان بھی جو دعوت مین جانیوالون کے

پہری ہوئی تہین جسپس وکیک کو جاتی تہین باغ کے خیابان مین داخل ہوکر چلے گئے یہانتک کہ باغ کے
دروازے پر پہونچے اور اُتر کر باغ مین داخل ہوئے شاہزادے وغیرہ موجود تھے چند خیمے باغ اور چمن مین
نصب تھے ایک حقیر سی عمارت ہی ہم خیمہ مین گئے ولیعہد روس اور انگلینڈ اور اونکی بیگمین بہت سی لیڈیون
کے ساتھ۔ اور غیر سلطنتونکے سفیر اور انگلینڈ کے وزیر وغیرہ سب حاضر تھے تہوڑی دیر تک ہم منتظر رہے
ملکہ معظمہ بھی آگئین ہم اونکے پاس گئے خیمے مین بیٹھکر تہوڑی دیر تک باہم صحبت رہی پہر ولیعہد انگلینڈ
کے ساتھہ ہم باغ کی سیر کو گئے بہت اچھی گلکاری تھی ایک گرم خانہ یعنے سقف دار باغ بھی تھا سب مرد
اور عورتین سیر کرتے پھرتے تھے ایک بڑے خیمہ مین کہانا بکثرت چنا ہوا تہا۔ آدمی کہڑے کہڑے
ہر کوئی کہاتا تہا پہر باغچہ مین ایک کاج کا درخت معہ ایک کُدال کے حاضر کیا کہ مین اپنی یادگار مین بوؤن
غرضکہ مینے درخت بویا۔ یہ عمل فرنگستان مین بزرگ شخصونکی نسبت ایک قسم کا بڑا احترام ہی پہر ہم بادشاہ
(ملکہ معظمہ) کے خیمہ مین گئے ہمکو رخصت کرکے وہ تو ونڈسر کو چلے گئے۔ اور ہم بھی کسیقدر ٹہرکر پہر اوسی
راستہ سے جدہر سے آئے تھے مکان کو گئے۔ شب کو فرصت تھی مین سو رہا ولیعہد روس اور انگلینڈ کی
لیڈیون کا بہائی جو بادشاہ ڈنمارک کا بیٹا ہی آج تازہ وارد ہوا تہا چودہ[۱۴] برس کا جوان ہی محکمہ بحریہ مین عہدہ
رکہتا ہے اوسکا نام والڈیمیر ہے ہمنے اُس سے بھی ملاقات کی اپنی بہنون سے ملنے کو آیا ہی دو روز اور رہے
پہر جاتا ہی

تیسری تاریخ روز یکشنبہ ۱۲۹ھ

آج آسمان پر غلیظ ابر اور کہر ہے۔ مینہ بھی برستا ہی کہانے کے بعد معتمد الملک اور لارڈ مورلی کے
ساتھہ گاڑی مین بیٹھکر تہوڑی دیر تک ہائڈ پارک مین پھرے باوجود اسکے کہ اتوار کا دن تہا اور کوئی
راستون مین نہ تھا اور مینہ بھی شدت سے برستا تہا۔ پہر بھی عورتین اور مرد کثرت سے نظر آتے
تھے۔ ہائڈ پارک کی سیر کے بعد ہم چیس وکیک کے راستہ پر ہوئے جہان کل گئے تھے چیس ویک
سے گذر کر رچمنڈ کے راستہ پر گئے اور باغ نباتات کے پہلو سے گذرے بہت آدمی وہان
سیر کر رہے تھے بہت بڑا باغ ہی مگر ہم اوسکے اندر نہین گئے ایک باریک اور بلند برج چین کی

ملہ یعنی دو دن کو [illegible] پارلیمنٹ [illegible] مین ۱۲

ترکیب پر باغ کے اندر بنا ہوا ہے کئی درجے رکھتا ہے بہت خوبصورت جگہ ہے ہم نے دور سے دیکھا۔ غرضکہ ہم رچمنڈ کو گئے ایک بلند ٹیلے کے اوپر واقع ہے۔ رچمنڈ علحدہ جگہ نہین ہے حقیقت میں لندن کے آخری محلون مین سے ایک محلہ ہے خیابان بندی اور اطراف خصوصاً دریاے ٹائمز کی طرف بہت اچھا چشم انداز رکھتا ہے۔ ونڈسر کی ہر نونکی قسم سے یہانکے چمنون مین بہت تھے چونکہ مینہ برس رہاتھا پھر نا ممکن ہوا ہمراہیون نے کہا لارڈ روسل کا گھر جوکہ انگلینڈ کے پرانے اور معروف وزیرون مین سے ہے یہان سے قریب ہے۔ میراجی چاہا اوس سے ملنے کو جاؤن غرضکہ ہم گئے اور گاڑی سے اوترکر اونکے مکان مین داخل ہوئے لارڈ نے اپنی بی بی کے ساتھ ہمارا استقبال کیا بوڑہا آدمی ہے اسّی برس کے قریب عمر رکھتا ہے کوتاہ قد ہے باوجود بڑہاپے کے پھر اچھی عقل و ہوش رکھتا ہے ویگ فرقہ مین سے ہے لازم ہوا کہ ویگ کی تفصیل لکھی جائے۔ سلطنت انگلینڈ کے کل وزراء دو فرقے ہین جو فرقہ آج کل وزارت کا منصب رکھتے ہین ویگ ہین۔ ہین کہ اونکا رئیس لارڈ گلیڈاسٹون صدر اعظم حال اور لارڈ گرینول وزیر دول خارجہ یعنی فارن سکرٹری اور سب وزراء ہین دوسرے فرقہ کو جو اوس فرقے کے خیالات کے مخالف ہین ٹوری کہتے ہین کہ اونکا رئیس ڈسرایلی اور لارڈ ڈربی وغیرہ ہین جس وقت پہلا فرقہ معزول ہو جاتا ہے چاہیئے کل وزراء وغیرہ تغیر ہوکر دوسرے فرقے سے نصب ہون غرضکہ ہم تھوڑی دیر تک بیٹھے دولت آسٹریا کا سفیر اور تمام اہل الرای وہان موجود تھے چند منٹ کے بعد سوار ہوکر ہم رچمنڈ کے ہوٹل کو گئے کہ بہت اچھا ہوٹل ہے چند سال پہلے آگ لگ گئی تھی از سر نو بنایا ہے نہایت عمدہ چشم انداز رکھتا ہے مگر کہر اور ابر دیکھنے کو مانع تہا مینہ برابر برس رہا تھا کسیقدر وہان بیٹھکر چاء پی کر اور میوہ کہا کر ہم مکان کو چلے آئے۔

روز دوشنبہ چہارم جمادی الاولی

صبحکو ہم اوٹھے آج کہانے کے بعد کل وزراء ٹوری حضور مین آے نواب ناظم بنگالہ اور اوسکا بیٹا بھی

لارڈ روسل جسکے گہر ہم کل گئے تھے آیا تہا۔ مسٹر سٹیمورسی کہ روس کے پہلے شہنشاہ نکولاس کے زمانہ مین اور قبل اسکے کہ جنگ سباسٹوپول دولت روس کے ساتھ تعلقات قطع کرے پیٹرزبرگ کا وزیر مختار تہا ملاقات ہوئی اسیطرح لارڈ ڈرلے اور لارڈ مالمزبری کہ ہر ایک سابق مین فارن سکرٹری یعنے وزیر امور خارجہ رہے ہین معارف وزراء ٹوری سے سب حضور مین آئے بعد کو ہندوستان وغیرہ کے بعض سوداگر حاضر ہوئے عجیب لباس اور ترکیب رکہتے تھے۔ ازمنی اور یہودی اور نصاری کے رئیس پہر بعض اور آدمی ہندوستان پنجاب وغیرہ کے آئے انہین اسکندر ابن سلطان احمد خان مرحوم افغان کے بیٹے کو دیکہا کہ ایک مدت اپنے باپ کے ساتھ طہران مین رہا ہے جوان چست وچالاک اور بہت اچہا سوار ہے کہتا تہا چند سال روس مین رہا ہی ایک مدت سے انگلستان مین بھی ہے لباس اور عمامہ افغانی کو انگریزی لباس سے تبدیل کرکے یعنے بغیر ٹوپی ننگے سر آیا تھا اوسکے چہرہ کا رنگ زرد اور اُڑا ہوا تہا۔ بعد کو لارڈ راڈکلیف {دی رائٹ آنریبل لارڈ ویکونٹ اسٹریٹ فارڈ دی راڈکلیف کے۔ جی۔ کے۔ سی۔ بی} حضور مین آکر بیٹھا بہت دیر صحبت رہی یہ شخص فرنگستان کے بڑے مستند اہل الراے مین سے ہے بیس برس پہلے اسلامبول مین انگلستان کا وزیر مختار یعنے سفیر تھا اور وہان نہایت با اقتدار کارروائی کرتا رہا ہے سباسٹ پول کی لڑائی مین انگریزی پالسی کا معاون اور روسیون کے خلاف رہا ہے اور نپولین اول کے زمانہ سے کہ قاروان خان (جنرل گارڈن) فرانس کا ایلچی ایران سے خارج ہوا اور خاقان مغفور فتح علیشاہ نے انگریزی سلطنت کی دوستی کو قبول کیا ملازمت مین داخل رہا ہے لیکن ایران مین نہین اور اوس زمانہ کی یادداشت کے موافق پچاسی برس کی عمر رکہتا ہے۔ اب بھی کمال عقل وشعور کے ساتھ باتین کرتا تھا نقرس کی بیماری رکہتا ہی اگر یہ بیماری نہ رکہتا ہوتا تو میری راے مین اب بھی ایسی عقل اور ہوش رکہتا ہی کہ دولت انگلینڈ اوسکو بڑے بڑے عہدون پر مامور کرے۔ پہر وہ بھی چلا گیا یعنے اوٹھکر نماز پڑہی۔ آج رات ہم عمارت بلور (کرسٹل پیلس) کو کہ شہر لندن سی باہر ہے

دی رائٹ آنریبل ... کے۔ جی۔ سی۔ بی۔ ...

جاوینگے وہان آتشبازی اور مہمانی ہے- آج وزیرون وغیرہ کے ملنے سے پہلے انگریزی
فائرپمپ والون نے آکر عمارت کے آگے باغ مین قواعد کی سیڑہیان لگاکر اس تصور سے
کہ اوپر کے مکان مین آگ لگی ہے کمال پہرتی سے اوپر چڑہ کر جلے ہوئے اور رادہ جلے اور صحیح و
سالم آدمیونکو بعضونکو کندہے پر ڈالکر نیچے اُتار لائے بعض دوسرونکو کمر مین رسی باندہکر اوتارا-
انسانونکے بچانے کے واسطے بہت اچہا ایجاد کیا ہے مگر تعجب تو اس بات مین ہی کہ ایک طرف سے
اس قسم کے ایجاد اور اہتمام انسان کو موت سے بچانیکے واسطے کرتے ہین اور دوسری طرف
سے انگلینڈ کے وولیچ اور پروشیہ کی کرپ کے ہیگرین اور اسلحہ خانون مین تازہ تازہ اختراع
توپ اور بندوق اور گولی وغیرہ کی قسم سے جنس انسان کو جلد اور بہت زیادہ قتل کرنے کے
کرتے ہین اور جس شخص کا ایجاد بہتر اور انسان کو بہت جلد تلف کرتا ہے- بڑا فخر کرتا ہے اور تمغے
لیتا ہی غرضکہ اس عرصہ مین چند آدمی انگریزی پہلوانون نے آکر بوکس کیا- بوکس ایکدوسریکو
باہم گہونسے مارنا ہی جو نہایت استادی اور چالاکی چاہتا ہی لیکن ایک بہت بڑا دستانہ جسکے اندر
تہ پشم اور روئی کی بہی ہاتہ مین پہنے ہوئے تھے اگر یہ دستانہ نہوتا تو ایک دوسریکو مارڈالتے
نہایت مضحک اور تماشہ کا کام تہا- عصر کیوقت ہم گاڑی پر سوار ہوکر عمارت بلور کو روانہ ہوئے کہ
پہلے پہل فرنگستان کی نمایشگاہ اٹھارہ اُنیس برس پہلے اس سے اس عمارت مین ہوئی تھی اب تک
بھی یہ عمارت قایم ہے- ایک گھنٹے کے عرصہ مین ہم عمارت کے دروازے پر پہونچے مگر مینہ بشدت
برستا تہا کہ لوگون کی اوقات کو تلخ کردیا تہا باوجود اسکے پہر بھی عورت اور مردونکی بڑی جمعیت سرراہ
کہڑی ہوئی مبارکباد کہتی تھی ہم پہنچکر عمارت کے قریب اوترے صدر اعظم اور ہمارے شاہزادے
اور سب نوکر موجود تھے مکان کے نیچے ایک خیمہ کہڑا تہا شاہزادہ الفرڈ اور شاہزادونکی لیڈیان
اور شرفای شہر وہان منتظر تھے میوہ ترکاری برف وغیرہ حاضر کر رکہا تہا چند منٹ وہان توقف
ہوا- اتنے مین ولیعہد انگلینڈ اور ولیعہد روس اور اونکی لیڈیان وغیرہ سب آپہنچے ولیعہد کے
بی بی کا ہاتھ پکڑکر ہم عمارت مین داخل ہوئے- عجیب مجلس دیکھنے مین آئی راستہ کے دونو طرف

سراسر کرسیان بچہا کر بنی سنوری خوبصورت عورتین اور مرد درجہ بدرجہ بیٹھے ہوئے اور ہماری
جا بیٹھکو راستہ چہوڑ رکہا تہا کہ ہم اونکے بیچ مین نکلین عمارت لوہے اور بلور کی ہے اور اسقدر بلند اور وسیع
ہے کہ آجکی رات چالیس ہزار آدمی ٹکٹ لیکر اس عمارت مین آئے تھے غرضکہ ہم عمارت کے بیچ مین گئے کہ ایک
بہت بڑا بلند گنبد ہے گنبد کے وسط مین حوض ہے کہ قدرتی چٹان اور پہاڑ کے طور پر بنایا ہے اسمین ایک بہت
خوشنما فوارہ تہا جس سے بہت پانی چہڑکا جاتا تہا بائین طرف ایک ایوان تہا اوسمین زینہ لگا ہوا تہا شانشین
مین بہت کرسیان بچہا رکہی تہین مین اور دونون ولیعہد اور اونکی بیگمین اور شاہزادونکی لیڈیان اور
شاہزادے ہم سب وہان بیٹھے نواب ڈیوک آف کیمبرج نہ تھے کہا اونکے نقرس کا درد ہے ہمارے سامنے
ایک بہت بڑا ارگن باجہ تہا البرٹ ہال کے ارگن کی مثل بہت سے باجے والی گویون سمیت تھے
جو گاتے تھے اور بجاتے تھے اور اسقدر آدمیونکا مجمع اوپر سے نیچے تک اور اطراف و جوانب مین
کرسیون پر بیٹھے تھے کہ آدمی کی آنکہین خیرہ ہوتی تہین دوچشمی دوربین لائے ہمنے اُس سے تماشا
دیکہا ہماری پشت کیطرف والے شیشون کے پیچھے نہایت عمدہ پانی کے فوارے چہوٹتے تھے
نواب سدرلینڈ کی بی بی معہ اونکے بیٹے کے ہمارے پیچھے بیٹھی تہین ڈیوک کی بیٹی بہت حسین
ہے۔ ہمارے آگے انگریزون نے نٹ کی کثرت کی نہایت ہی عجیب عجیب کام رسی کے اوپر جست و خیز
اور الٹی کلاد وغیرہ کی قسم سے کئے کہ ہر ایک کا کام نہین ہے پہر پہلوانی کے مگدر ایرانی طرز کے
لاکر ہلائے۔ پہر ایک دستہ جاپانی لوگونکا آیا چہوٹے بچہ سے لگا کر بڑے مرد اور عورتون تک نے
جاپانی لباس کے ساتھ عجیب عجیب کام اور تماشے کئے کہ عقل متحیر ہوتی تھی اکثر کام اپنے پانو سے
کرتے تھے لیٹ جاتے تھے اور ایک بڑے چوبی صندوق کو گہاس کے تنکے کی مثل جسطرح چاہتے تھے
چکر دیتے تھے اور اچہال لیتے تھے پہر پانو پر گرتا تہا ایک شخص آنکہین بند کرکے لیٹتا تہا اور ایک بہت
لمبی نردبان یعنی لکڑی کے زینے کو اپنے پانو پر سیدہا تہام رکہتا تہا۔ ایک دس برس کا بچہ چڑہکر
نردبان کے اوپر کثرت اور کلائین کرتا تہا عجب طور سے گولیان اچہالتا تہا ایک سوراخ دار
ڈبہ بھی ہاتھ مین رکہتا تہا کہ گولی ہر دفعہ ڈبہ کے سوراخ مین ہی پڑتی تھی۔ دروازے کے ایک

کو اڑکو بھی اسیطرح لپیٹ کر اپنے پانو پر چکر دیتا تھا ایسا کہ لکھہ نہین سکتے۔ ایک موٹی اور لمبی طناب گنبد کے چوٹ سے کہ زمین تک چالیس گز بلند ہوتی تھی لٹکا دی دو تین شخص انگریز کہ اونکا کام رسی پر کثرت کرنا ہی اپنی رغبت اور خوشی سے کثرت کرتے تھے یعنے نٹ نہ تھے شوقین تھے۔ طناب کو پکڑ کر پھرتی سے ساتھ گنبد کے قریب تک جا کر پھر وہان ایک پانو سے کھڑے ہو کر کچھ ہو جاتے تھے اون مین سے ایک شخص اوپر سے نیچے کو سر کے بل اوترا نہایت عجیب بات تھی پھر گنبد کی محراب کے اِدھر اُدھر رسیان لٹکا کر اونکے نیچے ایک ہنڈولا باندھکر شخص انگریز نے نٹ کا کرتب کیا کہ آجتک ندیکھا نہ سنا اسیقدر لکھتا ہون کہ بند بازی نہ تھی جادو کرتا تھا اور اُڑتا تھا مثلاً دس گز سے زیادہ اس بند سے دوسرے بند پر جو ہوا مین معلق تھا جست کرتا تھا آخر مین رسی کے اوپر سے اپنے کو گرا کر ہنڈولے مین آپڑا۔ بازی تمام ہوکر مجلس متفرق ہوگئی ہم مکان کی اوپر گئے شام کا کھانا اوس منبر پر جہان سب اشراف اور اعیان سلطنت موجود تھے تناول کیا عمارت بلور کا باغ کہ انگلینڈ کے نہایت عمدہ باغون مین سے ہے اوپر سے نظر آتا تھا متعدد فوارے کہ ہر ایک بیس گز سے زیادہ بلند ہوتا تھا باغ مین تھے ان فوارونکا منبع ایک بلند برج ہی جو عمارت بلور کے دروازے پر بنایا ہی غرضکہ بہت آدمی باوجود شدت کے مینہ کے سر پر چھتریان لگائے ہوئے مکان کے نیچے کھڑے ہوئے ہُرّے پکارتے تھے شام کے کھانے کے بعد باغ مین آتشبازی ہوئی۔ بہت خوشنما آتشبازی اور بم کے گولے کہ رنگ برنگ کے ستارے اونکے اندر سے نکلتے تھے بکثرت چھوڑے گئے آتشبازی ختم ہونیکے بعد ہم نیچے اُترے ایک تار ٹیلیگراف کے تار کی مثل بجلی سے بنایا تھا جو ہی مینے اوسپر ہاتھ رکھا آتشبازی کے بہت سی کارتوس باغ کے اندر سے چھوٹے دیکھنے کے قابل تماشا تھا۔ پھر واپسی مین ولیعہد کی بی بی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہم مکان کو چلے گئے۔

فرنگستان کے فقیر مانگنے کے بدلے دوتارا بجاتے ہین سوال کچھہ نہین کرتے اگر کسینے کچھہ دیدیا تو لے لیتے ہین نہین تو برابر دوتارا بجاتے جاتے ہین۔

ہمارے مکان کے باغ مین نر اور مادہ قرقاول (مرغ زرین یا کاروانگ کی ایک قسم ہی) درختون مین بہت

دیکھے گئے۔ فرنگستان مین کبوتر بہت ہین اور ایران کی مثل کبوتر باز انکو اڑاتے ہین خصوصاً ملک بلجیم مین بھی بہت دیکھے۔ چھوٹے چھوٹے شیرخوار بچونکو چھوٹی چھوٹی بگھیون مین پھراتے ہین نہایت خوبصورتی سے بچے گاڑی مین سو جاتے ہین چار دا اس آن ہرنون مین سے جو چمن مین چرتے تھے اور ارقالی یعنے سامر کی قسم سے مگر بارہ سنگھے کی شبیہ تھے۔ ڈیوک آف سدرلینڈ سے لیکر ہمنے ابراہیم خان کو سپرد کر دئے کہ انشاءاللہ تعالےٰ طہران کو لے چلین وہان بچے جن کر بڑھ جائین گے۔

روز شنبہ پنجم جمادی الاولی ۱۲۹۰ھ

آج ہم بنک اور شہر لندن کے برج اور سینٹ پال گرجا اور ویسٹ منسٹر اور پارلیمنٹ کی سیر کو جاینگے صبحکو کھانا کھاکر گاڑی پر سوار ہوکر شہر کو روانہ ہوئے سٹی اور برج مین داخل ہوئے وہان کے سردار حضور مین آئے۔ ہم برج کے اوپر گئے ایک بہت پرانا اور قدیم برج تھا اوسمین ایک بڑا صندوق بلور کا اور اسکے دور مین لوہے کا جالی دار کٹہرہ تھا۔ قدیم سلاطین انگلینڈ کے چند تاج اوسمین تھے عمدہ عمدہ جواہر رکھتے تھے بخصوص ایک تاج مین نہایت ممتاز اور بڑا یاقوت سرخ رنگ کا تھا سونیکی عصا دیکھی گئی اور کسیقدر سونیکے ظروف بھی تھے کوہ نور ہیرے کی شبیہ جو بلور کی بنائی تھی وہان تھی مگر اصل الماس کو لندن مین تراش کر کنول بنایا ہے۔ اور بادشاہ بطور جگنو کے سنجاق یعنے حمائل مین لگاکر سینہ پر لگاتے ہین۔ جب اونسے رخصت ہونیکو مین ونڈسر گیا تھا پہنے ہوئے تھے نہایت عمدہ الماس ہے چونکہ وقت تنگ تھا اسلحہ خانہ مین جو اسی قلعہ مین ہے مین نہین گیا سینٹ پال گرجا کو گیا وہان کا بڑا پادری بیمار تھا گرجا مین موجود نہ تھا اوسکا نائب تھا ہمنے گرجا کو اندر سے دیکھا بہت بلند اور قدیمی عمارت ہے عورتین اور مرد بہت تھے مشہور آدمیون سے جو اس گرجا مین مدفون ہین اس تفصیل کے ساتھ ہین۔ لارڈ نلسن ڈیوک آف ولینگٹن وہان سے اکر ہم شاہی بنک اور ٹکسال کو گئے شاہی اکسچینگ یعنی صراف خانہ کے پاس سے گذرے۔ لندن کے مشہور سوداگرون کے بڑی جمعیت وہان موجود تھی غرضکہ بنک کے عمارت کے دروازے پر پہونچے۔ بنک کا مہتمم اور

محرر اور بنک کے ملازم وممبر حاضر تھے۔ہم زینے سے اوپر گئے بڑی عالیشان عمارت ہی دفتر خانہ اور کونسل یعنے نشست کے کمرے سبکو ہمنے دیکھا بنک کے کاغذات یعنے تمسکات یا پرامیسری نوٹ وغیرہ چھاپنے کیواسطے پریس اور چاندی سونے کا عیار یعنے کھوٹا کھرا دیکھنے کیواسطے آزمایش کے آلات اور ہلکے کم وزن روپیون کے کاٹنے کیواسطے خوبصورت کلین اور اوزار اور دخانی کارخانے مین سبکی سیر کی۔پہر اپنے نام کو وہانکی کتاب مین لکھکر ہم نیچے اوترے اور تہ خانہ مین گئے چاندی اور سونے کی اینٹین بہت دیکھی گیئن کہ ہر ایک اینٹ ایران کے دوہزار تومان یعنے نو ہزار روپیہ کے قریب تھی تین چار کرور یعنے بقدر پندرہ بیس لاکھ روپیہ کے وہان موجود تہا۔غرضکہ وہان سے واپس آکر ہم مکان کو گئے تین چیز نہایت عجیب وہان دیکھی گیئن اول یہ کہ ہر ایک مشین یعنی کل مین جس مین نوٹ چہاپتے تھے تین قطب نما کہ ہر ایک گہڑی کی مثل سوئیان رکھتے تھے نصب کی ہوئی تہین کہ جو عدد چہپ جاتا تہا قطب نما خود بخود سوئیونکی حرکت سے حساب شمار کر لیتے تھی جب ایک حرکت کل کو دیتے تھے تو ایک کاغذ چہپا ہوا نکلتا تہا اور سوئی ایک خط سے دوسرے خط پر چلی جاتی تھی یہ امر اسواسطے ہی کہ نوٹون کی تعداد مین سے کوئی چوری نکر سکے اشرفیونکا وزن تولنے اور جانچنے کیواسطے ایک انجن تہا کہ بہت سی اشرفیان ایک پرنالہ کی مثل جگہ سے نیچے گرتی تہین اوسکے دونو طرف صندوق کی مثل ایک جگہ تھی کہ جو سکہ وزن مین ہلکا ہوتا تہا ایک کل کی ذریعہ سے ایک صندوق مین گرتا تہا اور جو سکہ بہاری اور پورا تہا دوسرے صندوق مین۔تیسری ایک آلہ تہا جو ہلکے سکون کو کاٹ دیتا تہا اور اعتبار سے ساقط کرتا تہا کہ دوبارہ سکہ کرین خلاصہ ہم مکانکو واپس آئے ایک گہنٹہ آرام کرکے گاڑی پر سوار ہوکر لارڈ گلاڈسٹون وزیر اعظم کے مکانکو گئے۔انکی بی بی ایک مسن عورت تھی دونون نے استقبال کیا اونکی لیڈی کو ہاتھہ دیکر ہم زینے سے اوپر گئے اچھے اچھے کمرے تھے۔بالاخانہ پر ایک چھوٹا ساحوض پانی کے فوارون سمیت بہت خوشنما تہا۔پارلیمنٹ اور شہر کیطرف بہت اچھا چشم انداز رکہتا تہا۔اسٹریا اور سلطنت عثمانی اور پروشیہ کے ایلچی کبیر اور انگلینڈ کے اکابرون مین سے لارڈ گرینول فارن سکرٹری

اور ڈیوک صدرلینڈ کی بی بی وغیرہ بھی موجود تھے کسیقدر بیٹھکر ہم پارلیمنٹ کو گئے اس عمارت کی
تعریف اور کمرون اور ہال اور دالانونکے شمار سے انسان عاجز ہے کہتے ہین رفتہ رفتہ بہت سا
روپیہ اس عمارت مین صرف ہوا ہی اور اسکی بنا اب سے آٹھہ سو برس پہلے کی ہی مگر دس برس
قبل اور بہت کچھہ بڑہائی گئی ہی - پارلیمنٹ کی مجلس کا ناظم جو ایک بوڑہا آدمی ہی اُسکا نام سرای
ڈی کلیفورڈ برٹ ہی ہمارے آگے ہولیا ہم ایک ایک کمرے مین پہرے نہایت عالیشان اور
مضبوط اور بارعب عمارت ہی - واقعی انگلینڈ کے پارلیمنٹ کو ایسی ہی بڑی عمارت لایق و مناسب ہے
ایک بہت بڑی ہال سے ہم گذرے جسکو واٹرلو ہال کہتے ہین دو بڑے پردے جو نہایت عمدہ
کھینچے ہین ہال کے پہلوؤن مین نصب ہین - ایک ٹرافالگر کی مشہور لڑائی کا ہی جسکی تفصیل پہلے
لکہی گئی - دوسرا پردہ ڈیوک ولینگٹن کی ملاقات کا مارشل بلوچر سپاہ سالار پروشیہ کے ساتھہ کہ
واٹرلو کی لڑائی مین شریک تہا - نپولین کی شکست کی بعد واٹرلو کے میدان مین گھوڑے پر باہم ہاتھہ
ملاکر مبارکباد کہتے ہین - غرضکہ ہم کمرے مین گئے سب لارڈ موجود تھے اس مجلس کی (ہوس آف لارڈ)
لارڈونکی تعداد سو آدمیون سے زیادہ ہی (حقیقت مین چار سو اکیاسی ہین ٤٨١) کسیقدر بیٹھکر ہم
اُٹھے اور کمرون اور دالانون مین گذر کر وکلاء ملت کے ہال مین داخل ہوئے (ہوس آف کامنس)
(اونکی تعداد تین سو پچاس ٣٥٠ نفر ہوتی ہی) چھہ سو اٹھاون ٦٥٨ تعداد اصل ہی) لارڈ گلاڈسٹون - اور
ڈ... ڈیزلی اور سب وزراء وگیا اور ٹوری موجود تھے - ایکطرف وگیہ دوسریطرف ٹوری ہم اوپر
کہ ایک تنگ سا راستہ مجلس کے اوپر تہا کرسی پر بیٹھے ایک مسئلہ طرح کیا رایونکا اختلاف ہوا
رئیس مجلس نے طرف غالب کیجانب حکم دیا جسکو میجریٹی کہتے ہین اور طرف اقل یعنی مغلوب کو
مینوریٹی کل وکلاء باہر چلے گئے کہ وہان جاکر شمار کرین مجلس خالی ہو گئی اور پریسیڈنٹ کے سوا
کوئی نہین رہا ایک منٹ کے بعد آئے - طرف غالب وگ تھے جو اب وزارت پر مامور ہین
پہر لارڈ گلاڈسٹون ہمارے پاس آئے کسیقدر صحبت ہوئی - ہم وہان سے اُٹھکر ویسٹ منسٹر
گرجا کو گئے پارلیمنٹ کے قریب ہی نہایت عالیشان اور خوش قطع گرجا ہے اوسکی بنا قدیم

اور پتھر کی ہی چھت بہت بلند اور طولانی ہی۔ ہنری ہفتم بادشاہ انگلینڈ نے ایک عالیشان عبادت خانہ بڑے گرجا کے قریب بنایا ہی شاہ نشین کے مثل واقع ہوا ہی دیوار زمین اور چھت مین نہایت عمدہ سنگتراشی کی صنعت کی ہی۔ ہنری کا مقبرہ بھی ایک لوہے کی بڑی چار دیواری کے اندر وہین ہی۔ اور دوسرے بادشاہ اور نامی نامی سردار اور شعرا بھی اس گرجا مین بہت مدفون ہین اس عبادتگاہ کا طول پانسو تیس ۵۳۰ فٹ انگریزی ہی اور بلندی دو سو پچیس ۲۲۵ فٹ۔ دوسرے بادشاہون کے نام جو وہان مدفون ہین۔ اڈوارڈ دی کان فیسر۔ ہنری سویم ہنری پنجم ہنری ہفتم۔ ملکہ الیزبات۔ اسٹوارٹ۔ اور تمام اسٹوارٹ خاندان کے بادشاہ اور سلاطین بالودر کاسب خاندان اور وزرا مین سے۔ پٹ فاکس رابرٹ پیل۔ لارڈ پالمرسٹن۔ اور سرداروں مین سے جنرل اوٹرم اور لارڈ کلایڈ ایک بہت پرانا تخت وہان تھا کہ سلاطین انگلینڈ دستور ہی اس گرجا مین اپنے تخت پر تاج سر پر رکھتے ہین یعقوب علیہ السلام کا پتھر بھی اس تخت مین نصب ہی بڑا پتھر ہی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اوسپر سوئے ہین مصر سے انگلستان مین آیا ہی یعنے دست بدست بادشاہان انگلینڈ تک پہنچا ہے۔ وہان سے ہم مکان کو واپس آئے۔ پارلیمنٹ کی عمارت مین ایک بہت معتبر کتب خانہ ہی کہ پارلیمنٹ کی نئی اور پرانی رپورٹین اور انگلینڈ کے قوانین وغیرہ اُن کتابون مین لکھے ہوئے ہین اور دوسری کتابون کے ساتھ رکھے ہین۔

روز چہار شنبہ ششم

آج بادشاہ سے رخصت ہونے کے واسطے ہم ونڈسر کو جاینگے کہانا مکان پر کہایا۔ ولیعہد روس آگئے اونسے کسیقدر صحبت رہی چونکہ ہم جاتے ہین اور وہ بھی کل انگلینڈ کے بندرون مین سے ایک بندر کو جانا چاہتے ہین یعنے اپنے واسطے ایک سواری کے جہاز کی فرمایش کی ہی اب وہ جہاز تمام ہو چکا ہی پانی مین ڈالنا چاہتے ہین اُنکے جانیکے بعد ہم ونڈسر کو گئے سب شاہزادے اور صدر اعظم وغیرہ ساتھ تھے ونڈسر مین پہنچے بادشاہ نے زینہ کے نیچے تک استقبال کیا باہم ہاتھ پکڑکر اوپر گئے

ہمکو لیجاکر عمارت کے تمام کمرون مین پہرایا بڑے بڑے عالیشان ہال اور شہر لندن اور صحرا کیطرف بہت اچہا چشم انداز رکہتا ہی۔ ایک گلکاری کا باغ عمارت کے نیچے میدان کیطرف بہت اچہا تہا ایک بہت بڑا کتب خانہ تہا بعض کتابین فارسی خط اور زبان مین دیکہین اُنمین سے ایک کتاب تاریخ ہند روزنامہ کی طرح پر لکہی ہوی تھی ہندوستانی نقاشی سے مصوری کی ہوی بہت اچھی کتاب تھے۔ ایک اسلحہ خانہ بھی بہت عمدہ تہا تمام پُرانے ہتیار کہ ہندوستان وغیرہ سے حاصل کئے ہین آئینون کی الماریون مین رکہے ہین۔ بعض جواہر اور سونے کا اسباب کہ اون مین سے ٹیپو صاحب ہندی کا تخت سلطنت اور گہوڑے کا زین مرصع تہا کہ بہت جواہر رکہتا تہا اور اسیطرح یورپ کے قدیم طرز کے ہتیار اور بادشاہونکے ہدیے اور دوسری چیزین اُس مکان مین بہت تہین ایک بہت بڑا اسنگ ملخیت (میلچٹ) یعنے نقرہی ابری پتہر کا پہولدان تہا کہ نیکولاس شہنشاہ روس نے بہیجا تہا۔ اُس بندوق کے گولی جس نے ٹرافالگر کی لڑائی مین لارڈ نلسن کو قتل کیا تہا اوسکے بدن سے نکالکر ڈبیا مین رکہی ہی اور اُسی کشتی کا ستول جس مین نلسن تہا اور توپ کے گولے نے اوسمین سوراخ کردیا ہے اونہین توپونکے چند عدد گولون سمیت وہان تہا اوسکے دور مین جنگلا لگا ہوا تہا۔ روس کے توپون کے گولونمین سے بھی جو سباسٹ پول کی لڑائی مین لئے ہین معہ دو قبضہ پتہر کلا یعنے حماق پلٹنی بندوق کے نمونہ کے واسطے وہان رکہے تھے۔ لارڈ نلسن کے آدہے جسم کے تصویر کو بھی پتہر سے تراش کر جہاز کے گولا لگے ہوی آدہے ستون پر نصب کیا تہا دو توپین بہی جو رنجیت سنگہ نے ہدیۃً بھیجی ہین وہان تہین۔ صدر کمرون مین نپولین اول کے عہد کے بادشاہون اور وزرا کی تصویرین جنکو سینٹ الائنس یعنے مقدس قرابت یا رشتہ کہتے ہین کہچی ہوئی تہین ہم بہت پہر کر بعد کو کمرے مین جاکر میز پر بیٹھے۔ مین اور بادشاہ اور اونکے چھوٹی بیٹی اور شاہزادہ لیوپولڈ کہ آج بھی اسٹیشن تک استقبال کو آیا تہا اور یہ لباس اکوسی یعنے اسکاٹ لنڈی پہنے ہوئے تہا بہت اچہا شاہزادہ ہی کسیقدر میوہ کہانے کے بعد ہم اوٹھے بادشاہ اُس کمرے کے

دروازے تک جو ہمارے واسطے معین کر رکھا تھا آکر چلے گئے ہمنے اپنی تصویر بادشاہ کو یادگار دی
اُنہون نے بھی اپنی اور لیوپولد کی تصویر مجکو دی حق یہ ہی کہ ملک انگلینڈ مین ابتدا ورود سے
آج تک بادشاہ کمال مہربانی اور دوستی ہماری نسبت عمل مین لائے ہین پہر ہم نیچے اوترے
اور بادشاہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے گاڑی تک گئے رخصت ہوکر گاڑی مین بیٹھے بادشاہ نے
خواہش کی کہ خاص اونکا مصور گاڑی مین ہماری تصویر کھینچے مصور نے چند شیشے ہمارے
عکس کے اُتارے پہر ہم روانہ ہوئے جب کسیقدر خیابان سے گذر چکے تو راستہ سے کترا کر
شاہزادی ہلینا دختر بادشاہ شاہزادہ کراسچین کی بی بی کے مکان کو گئے جو کہ ریاست ہولسٹن متعلق
پروشیہ کے شاہزادون مین سے ہی اور دولت پروشیہ آج کل اوسکے ملک پر قابض ہی اور شاہزادہ
ابہی اوس ملک کا ادعا رکہتا ہی کہ شاید کسیوقت قابض ہوجاے غرضکہ ہم شاہزادی کے مکان
مین پہنچکر کسیقدر بیٹھے مکان اور گلکاریکا باغچہ بہت اچہا رکہتی تھی قدرے میوہ کہانے کے بعد
اٹھکر ہم شاہزادہ البرٹ بادشاہ کے شوہر کے مقبرہ کو گئے بہت دور تھا بادشاہ کی والدہ ڈچز آف
کینٹ کے مقبرہ کے پہلو سے گذر کر شاہزادہ البرٹ کے مقبرہ مین پہنچے پیادہ ہوکر مقبرہ مین گئے
نہایت عالیشان اور دلکشا مکان ہی رنگین پتہرون سے بنایا ہی قبر کا تابوت پتھر کا ہی شاہزادہ
البرٹ کی تصویر کو نزع کی حالت مین لیٹا ہوا سنگ مرمر سے نہایت عمدہ تابوت کے اوپر بنایا ہے
گلدستہ جو کہ میرے ہاتھ مین تہا مینے قبر پر رکہدیا مین بہت افسردہ اور رنجیدہ ہوا پہر باہر آکر
گاڑی مین سوار ہوکر چلے سب جگہ شاہزادہ لیوپولڈ (ڈیوک آف البنی پسر کوچکتر ملکہ معظمہ) ہمارے ساتھ
تھا۔ اس جگہ پہول اور میوجات اور ترکاری بونے کے گرم خانے اور باغ اور شاہی گایون کے
رہنے کے اور بادشاہ کیواسطے دودہ اور مکہن نکالنے کی جگہ ہے ہمنے گاڑی سے اوتر کر سرو کوہی
کا درخت یادگار مین بویا پہر سوار ہوکر ریل کے اسٹیشن کو روانہ ہوئے شاہزادہ لیوپولڈ کو رخصت
کر کے ہم شہر کو چلے گئے مکان مین پہونچکر تہوڑی دیر بیٹھے پہر سوار ہوکر میڈم ٹیوسڈ کے
عجائب خانہ یا تماشگاہ کو گئے میڈم ٹیوسڈ ایک عورت تھی اور اب بیس برس اوسکو مرے ہوی

گذرے اوسکا بیٹا اور پوتا ہے اُسنے ایک جگہہ بنائی ہے کہ سلاطین اور نامی آدمیون کے اور قدیم وجدید بڑے بڑے شاعرونکی مورتین موم سے بنائی ہین اور اُسی شخص اور اوسی زمانہ کا لباس پہنایا ہے کیا مرد کیا عورت یہانتک کہ جواہر مصنوعی مثل تاج اور گلوبند اور انگوٹھی وغیرہ اونکو پہنا کر آراستہ کر کے اون سبکو کمرون مین اور ہال مین کہڑا ہوا اور بیٹھا ہوا قایم کیا ہے اسطرح کہ امکان نہین کوئی شخص تشخیص کر سکے کہ آدمی ہے یا موم غرضکہ بی بی توسنڈ کا بیٹا بیمار تہا اوسکا پوتا بناتا تہا ۔ نپولین سوم کی تصویر کو اوسی لباس کے ساتھ حالت نزع مین بستر پر بنایا ہے بعینہ ایسا جاندار آدمی ہے کہ قریب المرگ ہو بعض جاندار عورتین اونکے بیچ مین بیٹھی تہین مینے ہر چند فرق کرنا چاہا کہ حقیقی آدمی کونسا ہے اور مومی کونسا ہے مگر فرق نکر سکا ۔ آخر جبکہ عورتین اوٹھکر چلین اور ہنسین تو اوسوقت معلوم ہوا جاندار آدمی ہین ۔ انگلینڈ کے بادشاہ حال اور اونکی اولاد اور وزیرون کی صورتین سب موجود تہین اسیطرح لوئی فلیپ اور ولیعہد فرانس اور ملکہ اجنی اونکی والدہ اور بہت تصویرین تہین بادشاہون اور بزرگون کی شکلون کے علاوہ بعض اشخاص قاتل اور بدنفس کی تصویر کو جو شیطنت اور شقاوت مین دنیا کے مشہور آدمیون مین سے گذرے ہین بنایا ہے نہایت ہی مشابہ مثل ارسینی کے جو نپولین سوم کو قتل کرنا چاہتا تہا اور مزینی اٹالین وغیرہ ۔ ایک دار یعنے سولی کہ انسان کو اُسپر لٹکا کر قتل کرتے ہین فرانسیسون سے خریدی تھی وہان رکہی تھی جو آدمی کے قتل کرنیکے طرز کو ظاہر کرتے تھے کہتے تھے اس پہانسی کی لکڑی سے قریب بیس ہزار آدمیون کے قتل کئے گئے ہین انکے سوا قدیمی یادگارون مین سے ایک کمرے مین بہت تھے اکثر نپولین اول کا اسباب وہان تہا مثل اُن گاڑیونکے جو واٹرلو کے لڑائی مین انگریزون کے ہاتھ لگے ہین وُہی گاڑہی جس پر خود نپولین سوار ہوتا تہا دیکہے گئے وہ نقشہ جو نپولین نے آپ لڑائی کیطرح کہینچے تھے اور واٹرلو کی لڑائی کے دن والے کوچبان کا چابک اور نپولین کا جُبّہ یا اُوور کوٹ اور بعض اور لباس دیکہے گئے اور اسیطرح انگلینڈ وغیرہ کے بعض قدیم اور جدید بادشاہون اور بزرگونکا اسباب تہا پہر ہم باہر آئے اس مکان کے نیچے ایک وسیع بازار ہے

کہ ہر قسم کا اسباب جو خیال کیا جاوے فروخت کرتے ہین کسیقدر پہر کر ہمنے بلور کی بعض چیزین خریدین وہان سے مکان کو واپس آکر مین سو رہا۔

روز پنجشنبہ ہفتم

آج کہانا مکان پر کہا کر ہم بلور کی عمارت کو گئے سوار ہوکر وکٹوریہ اسٹیشن پر آئے اور ریل مین بیٹھکر روانہ ہوئے ریل کی سڑک مکانون کی چہتون پر سے تہی ایک دو جگہ ہمین برابر ریل یا مکانو نکے اوپر سے یا پہاڑ کے سوراخون مین گذرتے تھے بیس منٹ مین ہم عمارت بلور کے اسٹیشن پر پہنچے اوتر کر زینون پر سے اوپر گئے حد سے زیادہ مرد اور عورتین تہین ہمنے تہوڑی سی عکسی تصویرین وغیرہ خریدین۔ اس بازار کی بیچنے والی سب عورتین ہین ہر قسم کا اسباب تہا۔ اس عمارت کی تفصیل یہ ہی کہ اب سے بیس برس پہلے جو سلطنت انگلینڈ نے نمایشگاہ کا بازار ہائیڈ پارک یعنی رمنی مین جو شہر مین واقع ہے بنایا تہا اختتام کے بعد اوسکے بعض اجزا لاکر اس جگہ پر جو شہر کے باہر ہے اوسی طرح پر عمارت بناکر دائمی نمایشگاہ مقرر کرکے مہمان خانے بنا دیے ہین اہالی لندن کے واسطے عیش کرنے کی جگہ بنائی ہے فوارے اور حوض باغچے اور ہر قسم کی ایسی چیزین جو انسان کا جی بہلا دے ایجاد کی ہین اسوقت لندن کی تماشاگاہون مین یہ سب سے بہتر ہے ہمیشہ ہر روز سات آٹھ ہزار آدمی سیر و تماشے کیواسطے وہان جاتے ہین اور وہ اشخاص جنہون نے اسکو بنایا ہے بہت نفع حاصل کرتے ہین خلاصہ بعض اسباب خریدنے کے بعد ہم عورت اور مردون کے بیچ مین سے گذرے چند کالی عورتین جزائر جمیکا کی دیکہین جو نہایت خوبصورت تہین شوہر بہی رکہتی تہین باوجود سیاہ چہرون کے کہ انگلینڈ کی سرخ و سپید عورتون مین بیٹھی تہین مگر پہر اوس ملاحت سے جو رکہتی تہین نہایت نازنین اور باجلوہ تہین انکا رنگ پختہ تہوے یعنے بہونی ہوئی کافی کے مثل تہا نہایت عمدہ لفین رکہتی تہین غرضکہ وہان سے گذر کر ہم ایسی جگہ پہونچے کہ افریقہ کے یہان دار شیر کو ایک ہندستانی

ببر کے ساتھ کہ باہم لڑرہے تھے اور ایک بارہ سنگھا مرا ہوا اونکے نیچے پڑا تہا بنایا تھا
ان تینون جانورونکا بدن تو او نہین حیوانون کا اصلی تہا مگر اونکو اسطرح بنایا اور برپا کیا تہا
کہ شیر اور ببر زندہ اور بارہ سنگے مردہ سے ذرہ بھی فرق کرنا ممکن نہ تھا پنجے جو باہم مارے تھے
اور خون جاری ہوا تہا ایسا تہا کہ ابھی بدن کا گوشت پھٹکر خون ٹپکنے لگا ہے اور اسقدر عمدہ
بنایا ہی کہ دس روز تک بھی اونکے دیکھنے سے جی نہین بہرتا پہر ہمنے خاک اوس عمارت کو جو قصر الحمرا
کے نمونہ پر کہ عربون نے اندلس[1] پر اپنے تسلط اور اسپین[2] مین تولد ہونیکے زمانہ مین بنایا تھا
دیکھا بہت خوش قطع اور اچھی عمارت ہی چونہ پر نہایت عمدہ کام تراشا ہی اور بہت روشن قلعی کی ہی
یہ عمارت چند سال پہلے آگ لگ کر جل گئی تھی دوبارہ پہلی وضع پر بنائی ہی ابتک بھی تمام نہین ہوئی
چونہ مین تراش وغیرہ کا کام کر رہے تھے مگر یہانکے چونہ کی تراش ایران کی مثل نہین ہی۔ ایران
مین چونہ کا کام بڑی زحمت سے ہاتھ سے ہوتا ہے یہان سریش کے سانچے بنالئے ہین جن مین
طرح طرحکے نقش ہین جیسا نقش چاہتے ہین اوسی سانچے کو چونہ کے تختہ پر رکھدیتے ہین فوراً
نقش ہوجاتا ہے اور فوراً ہی خشک بھی ہوجاتا ہے پہر اینٹ کیطرح دیوارون مین لگا دیتے ہین
ایک حوض اور بہت اچھا فوارہ اعراب کی وضع کا تھا پہر وہان سے ہم ماہی خانہ کو گئے زینے سے
نیچے اُترتے ہین۔ زمین کے اندر ایک لمبا دالان مسقف تہا بہت ٹہنڈی اور اچھی ہوا رکھتا تھا
قسم قسم کے بحری حیوانات اور نباتات وہان برلن کی مثل تہین مگر برلن مین مچھلیون کی
قسمین اور بعضی چیزین یہان سے زیادہ تہین پہر ہم اوپر آئے اور آدمیون کے بیچ مین سے
گذر کر اُن زینون پر سے کہ آتشبازی کی رات کو گئے تھے اوپر گئے فوارون کو دیکھکر پہر باغ مین
دو غبارون کا تماشا دیکھنے گئے کہ آدمی کو لیکر اوڑا چاہتے تھے بہت دور پیادہ گئے عورتین
اور مرد اور پولیس کا عملہ بھی بہت تہا۔ غرضکہ ہم باغ کے دروازہ پر پہنچے دو غبارے بھاپ سے
بہرے ہوئے اوڑنیکو مستعد تھے اسقدر کہ ذرا بھی دیر نہ تھی۔ ایک ریشمی کپڑا غبارے کیواسطے مخصوص
ہی کہ اوسکے اوپر موم روغن کی مثل ایک چیز لگاتے ہین کہ اور زیادہ مضبوط ہوجاتا ہی اور چند رسیان

[1] تینون باہم ہم پیمانہ ہیں ۱۲
[2] اسپین اور اندلس ایک ہی ملک کا نام ہی ۱۲

بنی ہوئی مچھلی کے جال کے مثل غبارے کے اوپر ہین اور غبارے کے نیچے ایک ٹوکرا بنا ہوا ہے کہ اوسمین آدمی بیٹھہ جاتا ہی۔ ٹوکرا بقدر دو تین آدمیون کی جگہ کے تھا جو غبارا کہ اول اڑا اوس مین ایک شخص اسمتہ معہ ایک دوسرے آدمی اونیونام کے بیٹھکر ہوا پر چلے گئے اور غبارا آنکھہ سے اوجہل ہوگیا۔ دوسرے غبارے کو بھی بھاپ سے بھر کر اسمتہ کا بیٹا جو ایک جوان آدمی تہا اور کہتا تہا ابتک ایکسو ستر دفعہ اپنے باپ کے ساتھ غبارے مین بیٹھا ہون وہ بھی ہوا پر اوڑ گیا دوسرے روز خبر آئی کہ پہلا غبار الندن سے ۳۰ میل پر اور دوسرا ۳۱ میل پر اوترا آیا تہا اسکے بعد ہم باپیادہ حوض اور فوارون پر آئے آدمیون نے اسقدر ازدحام کر رکہا تہا کہ تماشے کو مانع تھے مگر ہمنے بھی جسطرح ہوسکا سب حوضون کو دیکہا واپسی کے وقت گاڑی حاضر کر رکہی تھی ہم گاڑی مین سوار ہوگئے باوجود اسکے کہ راستہ چڑہائی کا تہا ہم بہت تیز جاتے تھے عورتین اور لڑکیان اور لڑکے سب جگہ گاڑی کے ساتھ ساتھ آتے تھے ذرہ بھی پیچھے نہین رہتے تھے پہر ہم عمارت کے اوپر گئے قدرے میوہ کہایا ایک تصویر بھی ہماری کہینچی پہر ہم اوتر کر ریل مین سوار ہوکر مکان پر آئے کسیقدر مکان مین ٹہر کر البرٹ ہال کو گئے وہان کا کارخانہ کام نہین کرتا تہا پہر اون کمرون مین گئے جہا طرح طرح کے پائپ اور حقے اور ہر قوم کے پانی پینے کے برتن معہ چینی اور جاپانی حریر اور فرنگستانی وغیرہ قدیم اور جدید کپڑون کے سب وہان رکہے ہوئے تھے اونکو دیکہا پہر وہان سے اُن پردونکو دیکہنے کیواسطے اوپر گئے جنکو لوگ ان تین مہینونمین کہ نمایشگاہ کہلی ہی بعض کو بیچنے کی غرض سے اور بعضونکو محض نمایش کیواسطے وہان لاکر لٹکا دیتے ہین سبکو دیکہا مگر اکثر بہت عمدہ پردونکو یا پہلے سے فروخت کردیا یا مطلق نہین بیچے ہمنے دس پندرہ پردونکے قریب منتخب کئے اسمتہ صاحب (میجر آر ایم اسمتہ آر ای۔ ایکٹنگ ڈائرکٹر آف دی پرسین ٹیلی گراف) ہمارے واسطے ترجمہ کرتا تہا ایک گدہے کی تصویر دیکہی گئی ہمنے پوچہا اسکی قیمت کسقدر ہی نمایشگاہ کے ڈائرکٹر نے ا[illegible] بس فربہ آدمی تہا اوسکی قیمتین بتاتا تہا کہا سو لیرہ کہ ایران کے ڈہائی سو تومان کی برابر ہی۔

زندہ گدہے کی قیمت حد کے درجہ پانچ لیرہ ہی یہ تو گدہے کی تصویر ہی کیون ایسا مہنگا ہونا چاہیئے مہتمم نے کہا چونکہ خرچ نہین رکہتا اور دانہ گہاس نہین کہاتا مینے کہا اگر خرچ نہین رکہتا بوجہ بہی تو نہین اُٹہاتا اور سواری نہین دیتا بہت ہنسی پہر وقت تنگ ہوگیا اور ہم بہت خستہ تھے مکان چلے آئے۔ البرٹ ہال ایک خاص باغ بہی بہت اچہا رکہتا ہے۔

روز جمعہ ہشتم

آج کہانیکے بعد ہم ولیعہد انگلینڈ سے ملنے کو گئے ولیعہد انگلینڈ اور روس کی لیڈیان اور پرنس الفرڈ بہی تھے کسیقدر بیٹھکر پہر اوٹھکر مکان پر آئے اور ذرہ دیر ٹہر کر سینٹ طامس اسپتال کو گئے جو پارلیمنٹ کے مقابل مین واقع ہی۔ اس اسپتال کو رعیت نے بنایا ہی اڈوارڈ چہارم کے زمانہ سے تعمیر ہوئی ہے اب دو تین برس ہوئی تمام کیا ہی۔ وقف جائدادین اور آمدنی رکہتی ہی اور اُس زمانہ سی ابتک بھی ہر سال لوگ اپنی رغبت سی روپیہ جمع کر کے اسپتال کے مصارف کیواسطے دیتی ہین کہ سب مریضونکی دوا اور غذا مفت ہی بہت عالیشان اور عمدہ عمارت ہی ہمیشہ پانسو چار سو کے قریب بیمار مرد اور عورتین اور بچے اور بوڑہے وہان رہتے ہین ڈاکٹر تہولوزن بہی حاضر تہا۔ رئیس حفظ الصحۃ جسکا نام سیمین ہی سب ڈاکٹرون اور لندن کے نامی جراحون سمیت وہان حاضر تہا چہوٹے بچے ہر ایک چارپائی اور بچہونا علحدہ اور ایک صاف رکہتے تہے سبکا جی بہلانے کیواسطے کہیل کا اسباب اور خوبصورت خوبصورت چیزین مہیا کی تہین خدمتگار عورتین بہت تہین۔ ہم دوسری کمرونمین جہان مرد تھے گئے۔ باوجودیکہ عمارت کے آدار بلند ہر ٹہکار ہر نیچے کے درجہ مین ایسا سامان رکہتے ہین کہ بیمار کو کوچ پر لٹکا اوپر کے درجی پر بغیر اسکے کہ بیمار آپ حرکت کرے کہینچ لیتے ہین اسپتال کی بنیاد کے پتہر کو بادشاہ نے رکہا ہی بعد اسکے ہم ڈیوک آف ارگائیل وزیر ہند کے مکانکو گئے۔ اُنکا گہر دور تہا ہائڈ پارک سی گذر کر وہان پہنچے۔ وزیر ہند کی بی بی کہ ڈیوک آف سدرلینڈ کی بہن اور مسن عورت ہی بادشاہ کی بیٹی سمیت جو وزیر ہند کے بیٹے کی بی بی ہی استقبال کو آئی۔ اونکے ہاتہ مین ہاتہ دیکر کسیقدر باغ مین پہر کر کمرے مین گئے میز پر بیٹھکر تہوڑا ساموہ کہایا۔ ڈیوک آف سدرلینڈ بہی تھے پہر ہم نیچے اوترے باغچے مین ایک خیمہ کہڑا کر رکہا تہا

اوسمین بیٹھے ایک اسکاٹ لینڈ کے آدمی نے اسکاٹ لباس سے آکر کسیقدر نے اور بانسلی بجائی
دوسرا شخص اسکاٹ لباس سی اسکاٹ لینڈ کا ناچ ناچا ایک مدور تختہ پر چار تلوارین رکھکر تھوڑی دیر
تک تلوارون کے گرد ناچا۔ ایک مشہور شخص نے جسکا نام سر چارلس وہٹیس ٹن الف ار اس ہی ایک
قسم کا ٹیلگراف ایجاد کیا ہی کہ مثلاً لندن سے طہران کو جو اس ٹیلیگراف کے ذریعہ سے باتین کرتے
ہین وہی عبارت کاغذ پر چھپکر بکمال آسانی سے پڑھی جاتی ہی باغ مین لگا رکھا تھا ہمنے وہان جاکر
تماشا دیکھا بعد کو وہان سے ہم اولٹے پھرے۔ ہائڈ پارک مین پیادہ ہوکر اوس عمارت کے جو بادشاہ
نے اپنے شوہر کی یادگار مین بنائی ہی جاکر سیر کی تمام پتھر کی ہی اور نہایت عمدہ سنگتراشی کی صنعت
کی ہی نامی نامی اور مشہور اشخاص اور شعرا اور دنیا کے نقاشون وغیرہ کی تصویر کو اس مناسبت کیوجہ
سے کہ خود شاہزادہ البرٹ اہل علم و صناعت سے تھے پتھر سے تراش کر بنایا ہی مگر ازدحام
مانع تماشا تھا ہم اولٹے پھرے اور گاڑی مین بیٹھکر مکان کو چلے آئے شب کو ڈرری لین تھیٹر کو گئے
بازار مین بڑی بھیڑ تھی غرضکہ تھیٹر مین پہنچے ولیعہد انگلینڈ بھی وہان تھے اُنہون نے استقبال کیا
ہاتھ پکڑکر ہم اوپر گئے سین کے قریب حجرے مین بیٹھے شاہزادہ الفرڈ بھی آگئے اوپیرا اور بال یعنی گانا اور
نقلین اور ناچ دونو تھے خوب گائے اور ناچے ناچنے والے خوبصورت اور خوش لباس تھے تھیٹر
پانچ درجہ رکھتا تھا کسیقدر چھوٹا مگر بہت اچھا نیلسن نام ایک جوان عورت اہل سوئیڈن سے ناچنے
گانے والی ہی ولیعہد اوسکو اوپر لائے کسیقدر باتین کین بڑی باتون اور ذہین چالاک عورت ہی
ہر سال پیٹرز برگ اور امریکا وغیرہ کے تھیٹرون مین جاکر بہت کچھ کماتی ہی اب گوسو نام ایک فرانسیسی
سے نکاح کرلیا ہی تمام ہونیکے بعد پلٹنے مین ہم عمارت سنٹ جیمس پر سے گذرے یہ عمارت قدیم زمانہ
سے بنی ہوئی ہی اب بھی حکام انگلینڈ کو حکام سینٹ جیمس لکھتے ہین بادشاہ پہلے وہان دربار کرتے
تھے اونکے شوہر کے انتقال کے بعد پھر اوس عمارت مین نہین گئے ہین۔ اب گویا ڈیوک آف کیمبرج
کی والدہ وہان رہتی ہین غرضکہ ہم مکان پر آئے۔ صنیع الدولہ منزل بین مقرر کرنیکے واسطے پیرس کو
گیا ہی۔ خلاصہ اگر شہر لندن یا کل انگلینڈ کے حال کو مین چاہتا کہ جیسا حق ہی لکھون تو چاہئے کہ ایک

بہت بڑی تاریخ انگلینڈ کی لکہون اٹھارہ روز لندن کے توقف کی مدت مین فی الحقیقت اس سے زیادہ
لکہنا نہین ہوسکتا الانصاف انگلینڈ اور اوسکی ہر چیز بہت ہی باقاعدہ اور منتظم اور اچھی ہی آدمیون کے
تمول اور آبادی اور تجارت اور صنعت اور ہنرمندی اور ہر ایک کام مین کوشش کرنی سے سرآمد اقوام دنیا ہی

روز نہم

آج ہم فرانس کے چربرگ بندر کو جاینگے صبحکو سویرے سے اُٹھے اس اٹھارہ روز لندن کے
توقف مین سب دن ابر تہا خریدبھی لندن مین بہت ہوئی خلاصہ ولیعہد انگلینڈ لارڈ گرنیول فارن
سکرٹری لارڈ سڈنی پرنس الفرڈ پرنس آرتھر (ڈیوک آف کناٹ) وغیرہ سب آئے ہم گاڑی مین
سوار ہوکر اسٹیشن کو چلے بڑی جمعیت کمال تاسف سے حاضر تھی معلوم تہا کہ اہل انگلینڈ ہمارے جانے
سے دل ملول اور متاسف تھے ہم وکٹوریہ اسٹیشن پر پہنچے ولیعہد رخصت کرکے چلے گئے لیکن پرنس الفرڈ
اور پرنس آرتہر معہ صدر اعظم کے ہماری گاڑی مین بیٹھے حکیم الممالک کا بیٹا لندن مین رہگیا کہ پڑہے
ہم پورٹ اسموتہہ بندر کو روانہ ہوئے تین گہنٹے سے کم کا راستہ تہا لیکن آنیکے وقت ہم اس راہ سے
نہین آئے تھے بندر کے قریب پہلی راہ سے ملجاتی ہی۔ معتبر آبادی اور جن قصبون سے ہم گذرے یہ ہین
رچمنڈ۔ السیم۔ ڈارکنگ۔ ہورشام۔ ارونڈل۔ چیچسٹر۔ تھے ہم بندر مین پہنچے بہت جمعیت تھی
قلعون اور جہازون سے توپ کے فیر ہوئے وہان کے مقیم بڑے امیر البحر روچام سیمور نے استقبال
کیا ابہم لوہم فرانس کے جہاز مین داخل ہوئے اس کشتی کا نام اگلہ تہا اور نپولین سویم کی تھی کہ اپنی سواری
کیواسطے بنائی تھی اب کہ جمہوری ہوگئی اوسکا نام بدل کر انتپدانٹ رکہدیا ہی بہت اچھا جہاز ہے ہمنے صبحکا
کہانا کہایا مسیو نیکولاس مترجم فرانسہ معہ بیبرسٹن مترجم اور مسیو ۔۔ین ایلچی فرانسہ کے کہ تازہ طہران مین
رہنے کیواسطے مامور ہوا ہے اور مسیو بل چارجڈ آفر یعنے نائب سفارت فرانسہ جو سابق مین طہران مین
تہا اور مسیو ۔۔ کپتان جہاز اور سب بحریہ انفسر حضور مین آئے چند دقیقہ کے بعد کشتی روانہ ہوئی سیدہا
ہمارا است نزدیک کا انگلینڈ کے دور بندر سے فرانس ہے کیلس بندر گویے کہ دریا کے

راستہ سے ڈیڑہ گہنٹہ کا راستہ ہی مگر اس پورٹ اسموتہ کے راستہ سے چیربرگ کو آٹھ گہنٹہ کا دریا کا راستہ ہی۔ غرضکہ ایک دوسرا جہاز بھی ہمارے پیچھے تہا کہ ہمارے سب نوکر وغیرہ اسمین تھے۔ چار جنگی جہاز انگریزی بہی ہمارے جہاز کے ادہر اُدہر احترام کیواسطے آتے تھے دریا مین داخل ہوتے ہی موجین اُٹھنے لگین آسمان پر ابر اور کُہر بھی تھا اسطرح سب کے حال کو منقلب کر دیا کہ کیا کو راستہ چلنے اور بیٹھنے کی قدرت نہ تھی سب گر پڑے مین بھی بہت بدحال ہوکر بالکل سو رہا آخر بندر چیربرگ کے نزدیک پہنچے آدہے راستہ تک فرانسہ کے آٹھہ جنگی جہاز استقبالکو آئے بہت سے توپ کے فیر کئے انگریزی جہازون نے بہی فیر کئے اور ہمکو اہل فرانسہ کو سونپ کر پلٹ گئے غروب آفتاب کے وقت ہم بندر پر پہنچے جہاز نے لنگر کیا آسودہ ہوکر رات کا کہانا کہایا۔ فرانسہ کے افیسر اس تفصیل سے جہاز مین آئے۔ وائس اڈمرل پن ہوٹ حاکم بحری چیربرگ وائس اڈمرل ریجنٹ بحرے کمانڈر انچیف جنرل ڈومولین کمانڈنگ انچیف افواج متعینہ چیربرگ اور مسیو والٹر حاکم مانش پریسیڈنٹی اور مسیو لارناک حاکم شہر چیربرگ معہ سب افیسرون اور بحری و بری ایڈیکانگون کے حضور مین آکر بعد ملازمت پلٹ گئے جنگی جہازون مین بہت اچھی آتشبازی اور روشنی کی۔

تمام شد حصہ اول سیاحت یورپ اعلیحضرت امیر الدولہ اعظم سلطان ناصر الدین شاہ شاہنشاہ ممالک محروسہ ایران خلد اللہ ملکہ و سلطانہ